مَلْعُونِينَ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا (الاحزاب ۶۱)
پھٹکارے ہوئے جہاں کہیں ملیں پکڑے جائیں اور گن گن کر قتل کیے جائیں۔

حسام السیفیہ

فی تشریح العبارات الکفریۃ

لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

پیر طریقت رہبر شریعت علامہ

سیّد احمد علی شاہ سیفی ترمذی

ناشر

جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی
بالمقابل شیل پٹرول پمپ، فقیر کالونی، اورنگی ٹاؤن کراچی

الاھداء

میں اپنی اس تصنیف کو امام اہلسنت مجدد مائۃ اربعۃ عشر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا افغانی قندھاری فاضل بریلویؒ اور شیخ العرب والعجم قطب ارشاد مجدد مائۃ خمسۃ عشر حضرت خواجہ سیف الرحمن اخندزادہ مبارکؒ کی بارگاہِ عظمت پناہ میں پیش کرتا ہوں جن کی روحانی امداد واعانت سے مجھ فقیر کو اس کتاب کی تصنیف کی توفیق وسعادت حاصل ہوئی۔

؎ ایں سعادت بزور بازو نیست

خادم الاولیاء والعلماء حقانی
فقیر سید احمد علی شاہ سیفی

For More Books Click On Ghulam Safdar Muhammadi Saifi

سبب تصنیف

اس تصنیف کا سبب یہ ہوا کہ مؤرخہ 15/5/2014 بروز جمعرات ۱۵ رجب المرجب ۱۴۳۵ھ آستانہ عالیہ سیفیہ فقیر آباد (لکھوڈھیر) لاہور میں حضرت مبارک صاحب رحمۃاللہ علیہ کے سالانہ عرس کے موقع پر ایک نام نہاد مفتی نے تقریر کرتے ہوئے کچھ نازیبا ونامناسب باتیں کہیں کہ میں یہ باتیں جو کہنے جارہا ہوں اللہ کرے اس سے کسی کا دل پارہ پارہ ہوجائے۔ میں یہ باتیں بڑے افتخار سے کررہا ہوں۔ حضرت خواجہ سیف الرحمن مبارک کے حوالے سے کہا کہ "ہمارا عقیدہ سالم ہے اور کسی کے فسادی اختلافات سے ہماری کوئی وابستگی نہیں"

نام نہاد مفتی نے یہ بھی کہا کہ "دیوبندیوں اور بریلویوں کا اختلاف صرف فروعی و ذاتی ہے اور ہمارا ان سے کے کوئی واسطہ نہیں"۔ وغیرہ وغیرہ۔

نام نہاد مفتی کی ان باتوں سے سلسلۂ سیفیہ کے اکابرین مشائخ و علماء کا کوئی تعلق نہیں، بلکہ یہ حضرات ان باتوں سے بری الذمہ ہیں اور مبارک صاحبؒ کے صاحبزادگان نے

اسے ڈانٹا اور ان باتوں سے منع کیا۔ اس فتنہ انگیز تقریر کے متعلق پنجاب کے مفتی استاذ العلماء، مفسر قرآن، پیر طریقت، رہبر شریعت، علامہ مفتی عابد حسین سیفی صاحب مد ظلہ العالی نے بھرپور توجہ دلائی اور ناراضگی کا اظہار کیا کہ اس کی تردید لازمی ہے اور اپنا عقیدہ واضح کرنا ضروری ہے۔

اس لئے مفتی صاحب نے پُر خلوص اور پُرزور عرض کی کہ آپ اس پر ایک تحقیقی رسالہ تصنیف فرمائیں جس کی تائید مفتی صاحب اور دیگر جید علماء کرام فرمائیں گے۔ تو فقیر دینی غیرت و حمیت کی بناء پر اپنے فرض سے سبکدوش ہونے کے لیے اس مسئلے کی وضاحت کو ضروری سمجھتا ہے۔

For More Books Click On Ghulam Safdar Muhammadi Saifi

مقدمہ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد!

آج کا یہ پُر فتن دور اختلافات حادثہ کے عروج کا دور ہے۔ تمام شعبہ ٔ ہائے حیات میں اختلافات پائے جاتے ہیں۔ اگر اختلاف مثبت اور برائے اصلاح ہو تو اس کا نتیجہ اچھا بر آمد ہوتا ہے جب کہ اگر اختلاف، تعصب، ضد و ہٹ دھرمی اور حق کے خلاف ہو تو نتیجہ بھی شر کی صورت میں نکلتا ہے۔ اختلاف کبھی خیر اور خیر کے مابین ہوتا ہے تو اس صورت میں ہر دو فریق میں کسی کو بھی مورد الزام نہیں ٹھہرایا جائے گا بلکہ اس میں حُسن نیت کی بناء پر دونوں اجر کے مستحق ہوں گے جیسے صحابہ کرام کے مابین فروعی و علمی واجتہادی اختلاف۔

اختلاف کبھی شر و شر کے مابین ہوتا ہے اس صورت میں یہ سراسر فساد و فتنہ ہوتا ہے اور ہر دو فریق اس میں قابل گرفت ٹھہرتے ہیں اور دونوں فریق اپنی بدنیتی اور فساد پھیلانے کے سبب عذاب کے مستحق ہونگے۔ جیسے بد مذہب لوگوں کا اختلاف، یا باطل عقائد میں، باطل فرقوں (وہابیہ، شیعہ، قدریہ، معتزلہ، مرجئہ) کا آپس میں اختلاف۔

اور کبھی اختلاف خیر اور شر کے مابین ہوتا ہے چاہے خیر و شر عقیدے سے متعلق ہو یا عمل سے متعلق ہو۔ اس صورت میں خیر والا گروہ قابل اجر و تحسین ہو گا جبکہ شر والا گروہ قابل گرفت و عذاب کا مستحق ہو گا۔ اہل سنت وجماعت اور دیگر باطل فرقوں کا

اختلاف بھی تیسری صورت والا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں بد مذہب فرقوں نے اہلسنت و جماعت کے صحیح عقائد و معمولات کے حامل علماء و مسلمانوں کو "بریلوی" کہہ کر اہلسنت و جماعت سے نکالنے کی سعیٔ باطل کی کیونکہ دیوبندی وہابی خارجی اور رافضی فتنوں کے خلاف ،اہل حق، علمائے اہلسنت و جماعت ہمیشہ سے رد کرتے آئے ہیں خصوصاً جب دیوبند کے اکابرین نے گستاخانہ عقائد کا پرچار کیا تو اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضاخان قندھاریؒ (جو علاقہ بریلی (انڈیا) سے تعلق رکھتے تھے) نے ان کا رد بلیغ کیا اور قلمی جہاد کیا جس کی تائید پاک و ہند کے تمام اہلسنت و جماعت کے علماء، حتیٰ کہ حرمین شریفین کے جید علماء نے بھی کی، تو جب دیوبندی اکابر سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو سواد اعظم اہلسنت و جماعت کو بریلوی فرقہ کہہ کر اپنی ہزیمت و گمراہی پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کی۔

حالانکہ بریلی کے علماء مثلا اعلیحضرت، بدایوں کے علماء مثلا علامہ عبدالحامد بدایونی، خیر آباد کے علماء مثلاً فضل حق خیر آبادی، وغیرہ سب اہلسنت و جماعت ہیں جب کہ دیوبند کے علماء، مثلاً اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی وغیرہ، دہلی کے علماء مثلاً اسمٰعیل دہلوی، امرتسر کے علماء مثلاً ثناء اللہ امرتسری وغیرہ یہ تمام وہابی خارجی عقائد کے حامل ہیں۔ تو نام نہاد مفتی نے حضرت قیوم زمان مجدد ملت امام اہلسنت اخندزادہ سیف الرحمن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول "میں نہ دیوبندی ہوں نہ بریلوی ہوں" کا غلط مطلب بیان کر کے اپنی بد

باطنی کا ثبوت دیا اور حضرت مبارکؒ کی صاف و شفاف شخصیت کو داغدار کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ (العیاذ باللہ)

حضرت مبارکؒ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ میں علاقائی اعتبار سے نہ دیوبندی ہوں اور نہ بریلوی یعنی نہ میرا تعلق علاقہ دیوبند سے ہے نہ علاقہ بریلی سے ہے۔ اور باعتبار اساتذہ کے کہ نہ میرا استاذ کوئی دیوبندی ہے نہ بریلی کا رہنے والا ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ ان عقائد سے ہمارا کوئی تعلق نہیں کیونکہ بریلی کے علماء کے عقائد و معمولات اہلسنت و جماعت کے ہیں اور حضرت مبارکؒ کے عقائد و معمولات بھی اہلسنت و جماعت کے ہیں۔ جب کہ دیوبند کے علماء کے عقائد و معمولات خارجی وہابی عقائد ہیں۔ تو حضرت مبارکؒ اور حضرت احمد رضا خانؒ دونوں حضرات اہلسنت و جماعت کے عقائد و معمولات کے حاملین و عاملین ہیں اور حنفی بریلوی ہیں۔

حضرت مبارکؒ نے کئی مواقع پر اعلیٰ حضرت کی تحسین فرمائی اور ان کی دین حق و مذہب اہلسنت و جماعت کی خدمات کو خلوصِ دل سے سراہا۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ "اگر ہندوستان میں اعلیٰ حضرت نہ ہوتے تو یہ سارا علاقہ وہابیت سے متاثر ہوتا"۔

مزید فرمایا کہ "اعلیٰ حضرت ایک عظیم فقیہ، عالم، ولی کامل و سچے عاشق رسول ﷺ ہیں"۔ ایک دفعہ فرمایا کہ "میں (اخندزادہ) اور اعلیٰ حضرت اعتقاداً عملاً مسلکاً موافق

ہیں"۔ جب کہ علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات جب ملاحظہ فرمائی تو فوراً فرمایا یہ عبارات کفریہ وگستاخانہ ہیں۔ تبلیغی جماعت جو دیوبندی وہابی علماء کی پسندیدہ جماعت ہے اس کے عقائد کے متعلق حضرت مبارکؒ فرمایا کرتے تھے کہ "تبلیغی رائیونڈی جماعت کے عقائد جبریہ عقائد ہیں اس لیے وہ کافر ہیں"۔

اسی وجہ سے سرحد میں کسی دیوبندی، تبلیغی، پنجپیری وہابی نے حضرت مبارکؒ کی حمایت نہ کی اور نہ ہی خیر خواہی کی بلکہ سخت مخالفت کرتے رہے اور حضرت مبارکؒ کو "بریلوی" (یعنی اہلسنت وجماعت حنفی ہیں) کہہ کر مشرک وبدعتی کہتے تھے۔

مزید برآں یہ کہ بریلوی کوئی فرقہ نہیں بلکہ اہلسنت و جماعت حنفی ہیں جن کے عقائد وہی ہیں جو صحابہ کرام کے دور سے اب تک تمام اولیاء، فقہاء و محدثین اور مسلمانان عالم کے ہیں۔ ہاں البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ دیوبندی ایک فرقہ ہو کیونکہ وہ کئی عقائد میں اہلسنت و جماعت سواد اعظم شکر اللہ سعیہم کے مخالف ہیں اور باطل و فاسد عقائد کے حامل ہیں۔ اہلسنت و جماعت کے عقائد صحیحہ کے حاملین اگر بدایوں میں ہوں تو کیا وہ بدایونی فرقہ ہوگا؟ اگر وہ خیر آباد میں ہوں تو کیا وہ خیر آبادی فرقہ ہوگا؟ اگر وہ پاکستان میں ہوں تو کیا وہ پاکستانی فرقہ ہوگا؟ اسی طرح اگر وہ بریلی میں ہوں تو بریلوی بھی فرقہ ہوگا؟ نہیں یقیناً نہیں بلکہ یہ تو ایک علاقائی نسبت ہے جو علماء سلف کے عرف و عادت میں سے ہے فقط۔ فرقہ تو

عقائد کے اختلاف سے وجود میں آتا ہے جیسا کہ تمام بد مذاہب جو عقائد باطلہ کے حامل ہیں وہ اہلسنت جماعت کے مخالف گمراہ فرقے ہیں۔

نام نہاد مفتی نے یہ بات بھی مبارکؒ کے حوالہ سے کہی ہے کہ "ہمارا عقیدہ ایک سالم عقیدہ ہے اور کسی کے فسادی اختلافات سے ہماری کوئی وابستگی نہیں"۔

بر تسلیم صدق کہ یہ حضرت مبارکؒ ہی کا فرمان ہے تو بھی نام نہاد مفتی نے اپنی کج روی و غلط فہمی سے جو مطلب لینا چاہا وہ بھی حاصل نہ ہوا کیونکہ حضرت مبارکؒ ایک عظیم روحانی، علمی و مضبوط عقیدہ و وجدان کی حامل پُر تاثیر و پُر حکمت شخصیت تھی ان کے اقوال و افعال کو سمجھنے کے لیے بھی عقیدہ کی درستگی و پختگی و بصیرت و فراست اور علم نافع، عقلِ سلیم و قلب وسیع کی ضرورت ہے جو شاید نام نہاد مفتی کے پاس نہیں اس لیے وہ مبارکؒ کے فرمودات کو اپنی من مانی تشریحات کی روشنی میں سمجھنا چاہتا ہے بلکہ اپنے مذموم مقاصد کو حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس قول کا مصداق ٹھہرتا ہے "کلمۃ الحق یرید بھاالباطل" (نجانااللہ منھا)

حضرت مبارکؒ کا یہ قول" کہ ہمارا عقیدہ سالم عقیدہ ہے "الحمدللہ اہلسنت و جماعت کا عقیدہ حقیقتاً سالم و صاف و مضبوط عقیدہ ہے جو قرآن و سنت و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت و منقول شدہ ہے اور حضرت مبارکؒ ظاہراً و باطناً عقیدہ صحیحہ اہلسنت و

جماعت کے ماننے والے تھے۔ اور اس قول کے دوسرے حصے کہ "کسی کے فسادی اختلافات ہیں ہمارا کوئی تعلق نہیں" اس کا مطلب واضح ہے کہ بد مذہب باطل عقائد کے حاملین کے آپس کے اختلاف سے ہماری کوئی وابستگی نہیں کیونکہ وہ آپس میں سب گمراہ ہیں۔ تو گمراہوں کے فسادی اختلاف سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ یا اہل حق واہلسنت وجماعت کے بعض لوگوں کے فروعی اختلافات ہوں جو علمی دلائل پر مبنی ہوں تو ان میں سے کسی کو کافر یا گمراہ نہیں کہیں گے۔ لہذا ان اختلافات میں ہم دخل اندازی نہیں کرتے۔ مگر جو اختلافات خیر و شر یا حق و باطل کے مابین ہوں تو ان سے تعلق تو ضرور ہوگا یا حق کے ساتھ ہوں گے یا باطل کے ساتھ۔ حدیث مبارکہ اس پر واضح دلیل ہے۔ **من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فمن لم یستطع فبلسانہ فمن لم یستطع فبقلبہ ذالک اضعف الایمان۔**

ترجمہ: یعنی جو کسی برائی کو دیکھے تو اسے چاہیے کہ ہاتھ سے روک دے اگر ہاتھ سے روکنے کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے روکے اگر زبان سے بھی روکنے کی استطاعت نہ ہو تو دل سے برا جانے یہ ایمان کا کمزور حصہ ہے۔

حضرت مبارکؒ کی شخصیت تو سنتِ نبوی ﷺ کا پیکر تھی بلکہ آپ سے وابستگی رکھنے والے لوگ بھی شریعت مطہرہ اور سنتِ مبارکہ کے پیکر بن جاتے ہیں، تو ایسی شخصیت

کسی برائی کو دیکھ کر اسے روکے نہیں، ایسا ہو ہی نہیں سکتا، اور اس بات کا مشاہدہ جمّ غفیر نے مسلسل و متواتر کیا ہے کہ حضرت مبارکؒ ایک عمل جو خلافِ شریعت ہوتا ہے اس پر بھی تادیب فرماتے اور ناراضگی کا اظہار فرماتے حتیٰ کہ وہ شخص وہ خلافِ شرع عمل چھوڑ دیتا اور عمل کے مقابلے میں عقیدہ کی اہمیت بہت زیادہ ہے تو باطل و غلط عقیدے پر خاموشی اختیار کرنا یا اس سے صرف نظر کرنا یہ حضرت مبارکؒ کے شایان شان ہی نہیں اور نہ کبھی انہوں نے ایسا کیا چہ جائے کہ باطل عقیدے اور اس کے حاملین کی تائید کرنا!

معمولاتِ اہلسنت و جماعت جو حضرت مبارکؒ اور اعلیٰ حضرت احمد رضا خان افغانی فاضل بریلویؒ اور تمام اہلسنت کے مسلمانوں کے عقائد و معمولات ہیں مثلاً عرس کرنا، فاتحہ کرنا، میت کے لیے حیلۂ اسقاط کرنا، سنتوں کے بعد دعا کرنا خصوصاً تین مرتبہ دعا کرنا، ایصال ثواب کرنا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنا، اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری دینا، توسل کرنا، وغیرہ ان عقائد اہلسنت کو دیوبندی وہابی بدعت و شرک کہتے ہیں۔ حضرت مبارکؒ عقائد و معمولات میں اہلسنت و جماعت (جسے مخالفین بریلوی سے تعبیر کرتے ہیں) سے متفق تھے اور دیوبندی وہابی گروہ کے عقائد و معمولات کے مخالف تھے۔ حضرت مبارکؒ کے خلفاء میں بڑے بڑے علماء مثلاً (شیخ الحدیث علامہ استاذ العلماء محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندیؒ، پیر طریقت رہبر شریعت علامہ غلام فرید ہزاروی، علامہ احمد الدین توگیروی، پیر طریقت

رہبر شریعت مفتی عابد حسین سیفی) مکتبہ بریلوی کے حامل ہیں اور دیوبندی وہابی عقائد کے حامل مولوی حضرت مبارکؒ کے سُنی العقیدہ ہونے کی وجہ سے سخت مخالف تھے۔ میں (فقیر سید احمد علی شاہ سیفی) یہ حقیقت بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میرے تمام اساتذہ دیوبندی وہابی عقائد کے حامل تھے جن کی وجہ سے مجھ پر بھی ان کے عقائد اثرات تھے، یہ تو حضرت مبارکؒ کی شخصیت تھی جس نے میرے عقائد کو درست و صحیح کیا اور دلائل و بصیرت سے مجھ پر واضح کیا کہ دیوبندی وہابی، تبلیغی، پنجپیری کے عقائد باطلہ ہیں اور اہلسنت و جماعت کے عقائد ہی قرآن و سنت کے موافق و حق ہیں اور اہلسنت و جماعت ہی فرقہ ناجیہ ہے۔ ایک مرتبہ حضرت مبارکؒ نے ایک شخص محمد گل بنگش نامی شخص جو مردان کا ٹلنگ کا رہائشی تھا کو پیسے دیکر میرے پاس کراچی بھیجا کہ ایک کتاب "اعلاء السنن" جو دیوبندی کی لکھی ہوئی ہے، خرید کر اس شخص کے ہاتھ مجھے بھجوادیں میں نے وہ کتاب خرید کر حضرت مبارکؒ کی خدمت میں بھجوادی، پھر ایک سال بعد میرا حضرت مبارکؒ کی خدمت میں جانا ہوا تو حضرت مبارکؒ نے فرمایا میں نے اس کتاب "اعلاء السنن" کو ایک مرتبہ دیکھا اور کچھ مطالعہ کیا تو مجھے اس کتاب سے وہابیت و دیوبندیت کی بُو آتی ہے اس لیے اس کو میں نے دوبارہ نہیں دیکھا۔ کیوں کہ وہابیت و دیوبندیت کے عقائد فاسدہ ہیں جو شانِ الہی و شانِ مصطفیٰ ﷺ میں گستاخی پر مبنی ہیں۔

فقیر نے حضرت مبارکؒ کی حیات مبارکہ میں کئی رسائل عقائد اہلسنت و جماعت کے حق میں اور دیوبندیت، وہابیت، خارجیت کے رد میں لکھے مثلا تحفۃ الخواطر فی مسئلۃ الحاضر و الناظر، مسئلہ ایصال ثواب، یارسول اللہ ﷺ کہنے کے جواز میں ۳۱۳ دلائل، مجموعہ رسائل ج ۱، اذان سے پہلے اور بعد میں صلوٰۃ و سلام پڑھنا وغیرہ رسائل لکھے جنہیں حضرت مبارکؒ نے ملاحظہ فرمایا اور ان کی تحسین فرمائی۔ اگر ان عقائد میں خرابی ہوتی تو یقیناً مبارکؒ ناپسند فرماتے بلکہ ان سے منع فرماتے اور ناراضگی کا اظہار فرماتے۔

نام نہاد مفتی نے تقریر میں یہ بات بھی کہی کہ "دیوبندیت اور بریلویت معیار حق نہیں بلکہ حنفیت معیار حق ہے"۔

یہ بات ٹھیک ہے کہ حنفیت معیار حق ہے مگر یہ فروعی و فقہی معاملات میں معیار ہے اور عقائد و نظریات میں معیار حق ماتریدیت ہے تو ان دونوں معیارات پر جو ٹھیک طور پر پورا اترتے ہیں جو بریلوی مکتبہ فکر کے علماء و عوام ہیں۔ کیونکہ حنفیت و ماتریدیت اہلسنت و جماعت ہیں۔ جب کہ دیوبندیت وہابیت کے حاملین خود کو حنفیت و ماتریدیت کی طرف منسوب تو کرتے ہیں مگر عقائد و معمولات میں ان کے سخت مخالف ہیں۔

نام نہاد مفتی نے یہ بات بھی کہی ہے کہ "مبارکؒ نے فرمایا تھا کہ مفتی نعمان کا کہنا میرا کہنا ہے"۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ نام نہاد مفتی جو بھی غلط بات یا باطل عقیدہ

بیان کرے وہ مبارک ؒ کا کہنا ہو گا۔ (معاذ اللہ) مبارک ؒ کا یہ کہنا اس خاص وقت و موقع کے لحاظ سے تھا جب گستاخ رسول ﷺ منیر شاکر نے ناموس مصطفیٰ ﷺ کے خلاف اور اہل سنت و جماعت کے عقائد صحیحہ کے خلاف محاذ کھڑا کیا تو حضرت مجدد دوران نے اس کے خلاف اعلان جہاد فرمایا اور قلمی لسانی و عملی جہاد کیا۔ اس دوران ناموس مصطفیٰ ﷺ اور عقیدہ صحیحہ اہلسنت و جماعت کی وضاحت فرما کر اسے اپنا نمائندہ بنایا تھا کہ اس معاملے میں جو بات ہماری ہے وہ ہماری طرف سے مفتی نعمان بطور نمائندہ کے کہے گا۔ اس وجہ سے اس کا کہنا ہمارا کہنا ہی متصور ہو گا۔ مگر اس مقید بات سے مطلق دلیل لینا سراسر حماقت و جہالت کا ثبوت دینا ہے۔ خصوصاً جب کہ باطل عقائد کی طرف میلان اور ان کی تائید بھی پائی جائے تو کس طرح یہ بات درست ہو گی کہ جو (نام نہاد) مفتی نعمان کا کہنا ہے وہ حضرت مبارک ؒ کا کہنا ہے۔ (نعوذ باللہ من سوء الاعتقاد)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب کریم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے طفیل ہمیں عقائد صحیحہ اہلسنت و جماعت پر ثابت قدمی عطا فرمائے اور باطل فرقوں کے عقائد باطلہ اور ان کے شر سے ہمیں محفوظ فرمائے۔

آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

فقیر سید احمد علی شاہ سیفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام نہاد مفتی کی یہ باتیں تعصب و جہالت پر مبنی ہیں کیونکہ دیوبندیوں (جو دراصل وہابی ہیں) کے کئی عقائد گستاخانہ و کفریہ ہیں۔ جن پر کثیر علماء نے کفر کا فتویٰ لگایا۔ در حقیقت یہ اختلافات اصولی ہیں اور بعض فروعی بھی ہیں۔ جو ان گستاخانہ و کفریہ عقائد و نظریات کا قائل ہو یا جانتے ہوئے ان کی تصدیق و تائید کرے تو وہ اپنے کفریہ عقائد کی وجہ سے کافر ہے، اس پر تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہے۔ ہم وہ گستاخانہ و کفریہ عقائد بحوالہ پیش کریں گے اور اہل ایمان و انصاف کو دعوتِ فکر دیں گے کہ دیکھیں یہ عقائد شانِ رسالت ﷺ میں گستاخی ہے اور سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کفر ہے اور تمام اعمال برباد ہونے کا سبب ہے۔ (نعوذ باللہ من ھذا البلاء العظیم)

دیوبندیوں وہابیوں کے پیشوا اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان ص ۸، پر لکھا ہے۔ "اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے"۔

☆ تھانوی کی اس عبارت میں جو اس نے لفظ "ایسا" استعمال کیا اس پر علماء اہلسنت نے گرفت کی کہ "ایسا" کہنا یقیناً توہین و کفر ہے۔ تو تھانوی کو چاہیے کہ یہ عبارت واپس لے اور توبہ کرے مگر وہ اپنے کفر پر ڈٹا رہا اور توبہ نہ کی۔ مگر بعض دوسرے دیوبندی وہابی مولوی

سمجھ گئے کہ یہ لفظ گستاخی ہے مگر وہ بھی تاویلات فاسدہ کرتے رہے نہ تھانوی نے توبہ کی اور نہ ہی دوسرے دیوبندی مولویوں نے توبہ کی۔ بعض دیوبندی مولویوں نے مل کر اس کی عبارت پر حاشیہ آرائی کی جس سے یہ سب اس عبارت کے قائل و مصدّق ہوئے۔ چنانچہ مولوی غلام مرتضیٰ در بھنگی نے یہ لکھا کہ لفظ "ایسا" کبھی تشبیہ کے لیے آتا ہے جس کے معنی مانند اور مثل کے ہوتے ہیں اور کبھی اندازہ بیان کرنے کے لئے آتا ہے جس کے معنی "اس قدر" اور "اتنے" کے ہوتے ہیں۔ تھانوی صاحب کی عبارت میں اگر ایسا تشبیہ کے لیے ہوتا تو واقعی یہ عبارت کفریہ تھی کیوں کہ حضور علیہ السلام کے علم کو پاگل، حیوانوں کے علم سے تشبیہ کفر ہے مگر یہاں ایسا اندازہ کے لیے ہے یعنی "اتنے" اور "اس قدر" کے معنی میں ہیں۔ چنانچہ مرتضیٰ حسن لکھتا ہے: "واضح ہو کہ ایسا کا لفظ مانند اور مثل کے معنی میں ہی مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی "اس قدر" اور "اتنے" کے بھی آتے ہیں۔ جو اس جگہ متعین ہیں۔[1]

"عبارت متنازعہ فیھا میں لفظ "ایسا" بمعنی "اس قدر"، اتنا" ہے پھر تشبیہ کیسی[2]

جب کہ مولوی حسین احمد دیوبندی وہابی کی تشریح اس طرح ہے کہ لفظ "ایسا

---

[1] ۔ توضیح البیان فی حفظ الایمان، مصنفہ، مرتضیٰ حسن، ص ۸

[2] ۔ توضیح البیان فی حفظ الایمان، مصنفہ، مرتضیٰ حسن، ص ۱۱

"اگر یہاں "اتنا" کے معنی میں ہوتا تو یہ عبارت یقیناً کفریہ تھی مگر یہاں تو "ایسا" تشبیہ کے لیے ہے۔

اس کی عبارات ملاحظہ کریں: "حضرت مولانا (تھانوی) عبارت میں لفظ "ایسا" فرما رہے ہیں لفظ "اتنا" تو نہیں فرما رہے اگر لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور علیہ السلام کے علم کو اور چیزوں کے برابر کر دیا ہے۔ [3]

"اس سے بھی اگر قطع نظر کریں تو لفظ "ایسا" تو کلمہ تشبیہ کا ہے"۔ [4]

"نفس بعضیت میں تشبیہ دی جا رہی ہے"۔ [5]

ان خود ساختہ تشریحات پر نظر کریں تو دونوں صورتوں میں تھانوی کی اس عبارت پر کفر کا فتوی ہی لگتا ہے۔ مرتضیٰ حسن نے کہا کہ لفظ "ایسا" اس عبارت میں اتنا کے معنی میں ہے نہ تشبیہ کے لیے اگر تشبیہ کے لیے ہو تو واقعی تھانوی پر کفر عائد ہوتا ہے۔ جب کہ حسین احمد لکھتا ہے کہ لفظ "ایسا" اس عبارت میں تشبیہ کے لیے ہے اگر اتنا کے معنی میں ہوتا تو واقعی تھانوی پر کفر لازم آتا۔ اب بتائیں ان دونوں میں کون صحیح ہے کون غلط؟ حالانکہ دونوں

---

[3] الشہاب الثاقب، ص ۱۱۱

[4] الشہاب الثاقب، ص ۱۱۱

[5] الشہاب الثاقب، ص ۱۱۱

ہی دیوبندی وہابی اور تھانوی کے حاشیہ نگار! مرتضیٰ حسن کی تاویل کے مطابق تھانوی اور حسین احمد پر کفر لازم اور حسین احمد کی تاویل کے مطابق تھانوی اور مرتضیٰ حسن پر کفر لازم۔ این چہ بولہبی است۔

خلیل احمد اور رشید احمد گنگوہی کی عبارات ملاحظہ کیجئے۔

"شیطان کی یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔"

"ہر گز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو، چہ جائیکہ زیادہ"۔ [6]

ان عبارات کو دیکھئے کیسی صریح گستاخانہ و کفریہ عبارات لکھی ہیں۔ (العیاذ باللہ) (نقل کفر کفر نباشد) کیا یہ فروعی اختلاف ہے؟ ذرا غور فرمایئے۔

مولوی قاسم نانوتوی اپنی کتاب تحذیر الناس ص ۲۴ پر لکھتا ہے:

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"۔

ایک اور جگہ لکھتا ہے:

---

[6] براہین قاطعہ، ص ۵۱

"سو عوام کے خیال میں رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنٰی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں **ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین** فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے؟ [7]

مذکورہ عبارات مسئلہ ختم نبوت کو مشکوک بناتی ہے اور انہی کی سوچ سے مرزا قادیانی علیہ اللعنۃ نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ (العیاذ باللہ) مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

"خدا ایک ہے اور محمد ﷺ اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔۔۔۔ الخ۔ [8]

بشیر محمود مرزائی نے لکھا "آپ خاتم النبیین ہیں آپ کا فیضان کبھی رک نہیں سکتا ایسے نبی بھی آسکتے ہیں جو رسول کریم ﷺ کے لیے بطور ظل کے ہوں ۔۔۔۔۔۔ اس

---

[7] تحذیر الناس، ص ۲

[8] کشتی نوح، مصنفہ، مرزا غلام احمد قادیانی، ص ۳۳

قسم کے نبیوں کی آمد سے آپ کے آخر الانبیاء ہونے میں اس طرح فرق نہیں آتا۔ [9]

مولوی غلام خان وہابی اپنی کتاب (جواہر القرآن، ص ۳۷) پر لکھتا ہے:

"نبی کو جو حاضر و ناظر کہے، بلا شک شرع اس کو کافر کہے"۔

دیوبندیوں وہابیوں کی توہین باری تعالیٰ ملاحظہ فرمایئے: مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے: "امکان کذب (جھوٹ) بایں معنی کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے فرمایا اس کے خلاف پر وہ قادر ہے مگر یہ اختیار خود اس کو نہ کرے گا۔ یہ عقیدہ بندہ کا ہے"۔ [10]

دیوبندی وہابی مولوی اسمٰعیل دہلوی نے محمد ابن عبدالوھاب خارجی نجدی کی "کتاب التوحید" سے متاثر ہو کر ایک بدنام زمانہ کتاب "تقویۃ الایمان" لکھی جس میں نجدی عقائد کا خوب پرچار کیا، نجدی کی کتاب التوحید کے چند عقائد ملاحظہ کیجئے:

۱۔ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول تھے اور ان کی زندگی میں ان کی عزت و حرمت بیشک تھی مگر اب چونکہ آپ وفات پا گئے ہیں اس لیے اب ان کی عزت اور تعریف و ثناء کی ضرورت نہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ذرہ برابر بھی علم غیب نہیں دیا"۔

۲۔ کوئی نبی یا کوئی ولی بھی اختیار یا مرتبہ نہیں رکھتا۔ اور جب محمد رسول اللہ ﷺ

---

[9] دعوۃ الامیر، مصفنہ، بشیر محمود مرزائی، ص ۲۵

[10] فتاویٰ رشیدیہ، ج ۱، ص ۱۰

ہی بے اختیار ہیں تو عبد القادر جیلانی کی کیا طاقت ہے۔

۳۔ جو شخص کسی نبی یا ولی کو مشکل کے وقت پکارے اور یا محمد اور یا رسول اللہ پڑھے وہ یقیناً مشرک کافر ہے اس کا قتل واجب ہے۔

۴۔ اس وقت تمام دنیا کے مسلمان دراصل مشرک ہو چکے ہیں اور کوئی بھی موحد نہیں۔ اس لیے ان پر جہاد فرض ہے۔

۵۔ روضہ رسول اللہ کی زیارت کے واسطے سفر کرنا قطعاً شرک ہے۔ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی وغیرہ کہلانا بدعت ہے۔ کسی امام کی تقلید کرنا سخت گناہ اور شرک ہے۔ اور جو لوگ وہابی عقائد نہ مانیں ان کا کلمہ اور ایمان معتبر نہیں۔ ان کا قتل حلال ہے"۔

انہی عقائد کو مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنایا اور خوب زور و شور سے اس کی تبلیغ کی۔

انہی روح فرسا اور ایمان سوز عقائد کی وجہ سے نجدی دور میں مسلمانان اہلسنت اور علمائے اہل سنت کو قتل کیا گیا ان کی جان و مال لوٹے گئے حتی کہ ان نجدیوں نے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گرانے کی ناپاک جسارت بھی کی مگر قہر الٰہی نے انہیں اس ناپاک جسارت سے باز رکھا اور ان کی سازش کو خاک میں ملایا۔

مولوی گنگوہی کے چند عقائد فاسدہ جس پر اس نے اور دیگر دیوبندیوں وہابیوں نے زور دیا۔

ا۔ خدا تعالیٰ کا کذب ممکن ہے۔

۲۔ سرکار دو عالم ﷺ کا مثل پیدا ہونا ممکن ہے۔

۳۔ حضور علیہ السلام بحیثیت بشریت کے تمام بنی نوع انسان کے برابر ہیں۔

۴۔ حضرت محمد ﷺ سے شیطان لعین کا علم زیادہ ہے۔

۵۔ مجلسِ مولود مروجہ بدعت سیئہ حرام ہے۔ [11]

"محمد ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے"۔ [12] "نجدی عقائد کے معاملہ میں تو اچھے ہیں" [13]

"خدا معلوم کیا ذہن میں آیا ہوگا جس کی بناء پر یہ کہا گیا ویسے تو عقائد میں نہایت ہی پختہ ہیں"۔ [14]

"حنفی کفر کی پیداوار ہیں"۔ [15]

"جو چار مصلے جو مکہ معظمہ میں مقرر کیے ہیں۔ لاریب یہ امر زبون ہے۔ [16]

---

[11] ۔ فتاوٰ رشیدیہ براہین قاطعہ، مولفہ خلیل احمد مصدقہ رشید احمد گنگوہی

[12] ۔ فتاویٰ رشیدیہ، ج ۱، ص ۱۱۱

[13] ۔ افاضات یومیہ تھانوی، حصہ ۴، ص ۶۳

[14] ۔ افاضات یومیہ تھانوی، حصہ ۴، ص ۷۷

[15] ۔ خطبات مودودی، ص ۷۶

"کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لاجواب ہے۔ استدلال اس کے بالکل کتاب اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا، پڑھنا، اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے"۔ [17]

"حضرت مولانا شہید صاحب کا فیض عام نہ تھا مگر تام تھا۔ تقویۃ الایمان کا طرز اس کا شاہد ہے"۔ [18]

"مولوی اسمٰعیل صاحب عالم متقی اور بدعت کو اکھاڑنے والے اور سنت کو جاری کرنے والے۔۔۔۔۔ الخ [19]

اہل حدیث وہابی مولوی عبداللہ روپڑی لکھتا ہے: "اگر کوئی لاالہ الا اللہ پڑھے اور محمد رسول اللہ کا قائل نہ ہو تو وہ امیدوار نجات ہے"۔ [20]

یہی عقیدہ خارجیوں کا بھی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "من عرف اللّٰہ و کفر بما

---

[16] سبیل الرشاد، رشید احمد گنگوہی، ص ۲۱، سطر ۷

[17] فتاویٰ رشیدیہ، ج ۱، ص ۲۰

[18] افاضات یومیہ تھانوی، حصہ ۴، ص ۴۰۰

[19] فتاویٰ رشیدیہ، ج ۱، ص ۲۱

[20] رسالہ اہلحدیث کے امتیازی مسائل، مصنفہ: مولوی عبداللہ روہڑی، ص ۷

سواہ من رسول وجنۃ فھو بریٔ من شرک"۔ [21]

دیوبندیوں کا تقویۃ الایمان کے مصنف اور اس میں درج تمام عقائد فاسدہ کی تحسین کرنا واضح طور پر ان کے وہابی و خارجی ہونے کی علامت ہے کیونکہ تقویۃ الایمان میں درج عقائد، محمد بن عبدالوھاب نجدی کی کتاب التوحید کے عقائد ہیں جو یقیناً خارجی عقائد ہیں۔ مثلاً رسول کریم ﷺ کا بڑے بھائی کے برابر ہونا، حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور حضرات اولیاء کرام کو چمار سے بھی ذلیل سمجھنا، حضور علیہ السلام کو مٹی میں مل گیا ہوا سمجھنا، نبیوں کا مقام بس گاؤں کے چوہدری کے برابر سمجھنا، مشائخ و بزرگان دین کے سلسلوں کو یہودیت بتانا، تمام اولیاء اللہ کے معمولات، عرس، گیارہویں، میلاد شریف، وظیفہ یا رسول اللہ وعظمت واحترام انبیاء کرام کو کفر و شرک بتانا (نعوذ باللہ من خرافات الوھابیۃ الخارجیۃ)

اے میرے مسلمان بھائیو! کیا یہ شانِ مصطفی ﷺ اور انبیاء کرام و اولیاء کرام کی شان میں گستاخی نہیں ہے؟ یقیناً ہے تو پھر کیا یہ اختلافات اصولی نہیں ہیں؟ یقیناً ہیں! تو نام نہاد مفتی کس طرح یہ کہتا ہے کہ یہ اختلاف صرف ذاتی اور فروعی ہیں۔

پتہ نہیں نام نہاد مفتی کے دل میں کیا حسد و تعصب ہے جو واضح حقائق سے نظریں چُرا رہا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ مسلمان کے لیے عظمت و تعظیم مصطفی ﷺ سب

---

[21] غنیۃ الطالبین، ص ۹۷

سے اہم فرض وضروری ہے۔ ورنہ سب کچھ بے کار ہے۔ شاعر نے خوب کہا!

محمد ﷺ کی غلامی دینِ حق کی شرطِ اول ہے
جو ہو اس میں خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

باری تعالیٰ کے لیے کذب کا ممکن ہونا بھی دیوبندیوں وہابیوں کا عقیدہ ہے۔ جیسا کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے یکروزی میں لکھا ہے:

"پس لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنٰی سطور باشد؛ الی قولہٖ الّالازم آید کہ قدرت انسانی زاید از قدرت ربانی باشد"۔ [22]

یعنی پس ہم نہیں مانتے کہ خدا کا جھوٹ محال بالذات ہو ورنہ لازم آئے گا کہ انسانی قدرت خدا کی قدرت سے زائد ہو جائے گی۔

مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا:

"الحاصل امکان کذب سے مراد دخولِ کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے"۔ [23]

یعنی مولوی گنگوہی دیوبندی کے نزدیک جھوٹ قدرتِ الٰہی میں داخل ہے۔ (العیاذ باللہ)

محمود الحسن دیوبندی لکھتا ہے: "کذب متنازعہ فیہ صفات ذاتیہ میں داخل نہیں

---

[22] ۔ یکروزی، مصنفہ، اسمٰعیل دہلوی، مطبوعہ، فاروقی، ص ۱۴۵

[23] ۔ فتاویٰ رشیدیہ، حصہ اول، ص ۱۹

بلکہ صفات فعلیہ میں داخل ہے"۔ [24]

مزید لکھتا ہے: "افعال قبیحہ مقدور باری تعالیٰ ہیں"۔ [25]

دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک جھوٹ مقتدر الٰہی میں داخل ہے۔ جیسا کہ مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا "کلام لفظی افعال میں سے ہے اور صدق مرتبہ فعل میں مقدور ہے اور قدرت ضدین سے متعلق ہوتی ہے تو بوجہ مقدوریت صدق اس کی ضد کذب بھی مقدور ہو گا۔۔۔ الخ [26]

دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک یہ کلیہ ہے کہ "حالانکہ یہ کلیہ ہے کہ جو مقدور العبد ہے مقدور اللہ ہے"۔ [27]

میرے مسلمان بھائیو! غور کریں کہ ان کا یہ کلیہ کس قدر غلط و شنیع ہے اور اس خود ساختہ کلیہ کو کوئی بھی صاحب ایمان و صاحب علم تسلیم نہیں کرتا۔ کیونکہ اگر یہ مان لیا جائے کہ جو مقدور العبد ہے وہ مقدور الٰہی بھی ہو تو یہ لازم آئے گا کہ چوری، شراب خوری،

---

[24] ۔ الجہد المقل، مصنفہ، محمود الحسن، دیوبندی، ج ۲، ص ۴۰

[25] ۔ الجہد المقل حرا، ص ۸۳

[26] ۔ خلاصہ کلام تھانوی، بوادر النوادر، ج ۱، ص ۲۱۰

[27] ۔ تذکرۃ الخلیل مصنفہ، عاشق الٰہی میرٹھی، مشن پریس میرٹھ، ص ۸۶ مضمون محمود الحسن دیوبندی، مندرجہ اخبار نظام الملک ۲۵ اگست ۱۹۸۹ء

جہل، ظلم وغیرہ بھی مقدورِ الٰہی بن جائیں کیونکہ یہ چیزیں مقدور العبد ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ جو چیزیں مقدور العبد ہیں مثلاً چوری، شراب خوری، جہل، ظلم، بیوی کرنا، بچے جننا، وغیرہ دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک یہ تمام امور اللہ تعالیٰ کے لیے ممکن ہیں۔ (العیاذ باللہ)

حالانکہ ایسی چیزوں و امور سے قدرتِ الٰہی کا کوئی تعلق نہیں۔ درحقیقت ان نام نہاد مولویوں کا کلیہ سراسر غلط ہے۔ اور علماء اسلام نے ان شنیع عقائد و باتوں کا ردّ بلیغ فرمایا ہے۔

امام رازی لکھتے ہیں: ان المؤمن لا یجوز ان یظن باللّٰہ الکذب یخرج بذالک عن الایمان۔ [28]

"کسی مؤمن کے لیے جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لیے کذب کا گمان کرے کیونکہ اس سے وہ قائل بے ایمان ہو جائے گا"۔

صاحب مسامرہ فرماتے ہیں: لایوصف اللّٰہ تعالیٰ بالقدرۃ علی الظلم والسفہ والکذب لان المحال لایدخل تحت القدرۃ۔۔۔۔ الخ [29]

ترجمہ: ظلم، سفہ (بے وقوفی، جہالت) اور جھوٹ قدرتِ الٰہیہ کے تحت داخل

---

[28] ۔ تفسیر کبیر، ج۵، ص۲۵۶

[29] ۔ مسامرہ، ص۱۸۰

نہیں ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے امکانِ کذب ہر گز نہیں ہے"۔

حضرت امام بن ہمام فرماتے ہیں:

وعندالمعتزلة یقدر تعالیٰ ولا یفعل۔[30]

ترجمہ: یہ معتزلہ کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو کذب (جھوٹ پر قدرت ہے مگر وہ کرتا نہیں)

عقائد کی مشہور و معتمد کتاب "عقائد عضدیہ" میں ہے **"الکذب نقص والنقص علیہ محال فلا یکون من الممکنات ولا تشملہ القدرۃ"۔**

ترجمہ: کذب نقص ہے اور نقص اللہ تعالیٰ کے لیے محال ہے پس خدا کے لیے امکانِ کذب نہیں ہو سکتا اور نہ کذب پر خدا کی قدرت کو دخل ہے"۔

مذکورہ بالا حوالہ جات کی روشنی میں ہم نام نہاد مفتی سے یہ پوچھتے ہیں کیا یہ ذاتی اختلاف ہے؟ یا صرف فروعی اختلاف ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کی پاک و بے عیب ذات پر امکان کذب کا عیب لگانا ایمان ہے یا کفر؟ یہ فیصلہ نام نہاد مفتی پر چھوڑتے ہیں۔! **فتدبّر ولاتکن من المتعصبین الغافلین۔**

---

[30] ۔ مسامرہ، ص ۱۷۰

دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو بندوں کے کاموں کی پہلے کچھ خبر نہیں ہوتی۔ [31]

"اور انسان خود مختار ہے، اچھے کریں یا نہ کریں، اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا"۔ [32]

یہی عقیدہ معتزلہ کا بھی ہے جو انہوں نے رافضیوں سے لیا ہے، رافضیوں کا عقیدہ "بدأ" جس کا مطلب ہے کہ بعض علوم خدا پر بعد میں ظاہر ہوتے ہیں جن کا خُدا کو پہلے کوئی علم نہیں ہوتا"۔ شیعہ کی کتاب "اصول کافی" میں "بدأ" کا پورا باب باندھ کر اس کی فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے: "اسی طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب کی شان ہے"۔ [33]

مولوی اسمٰعیل دیوبندی وہابی کے نزدیک خدا تعالیٰ کا علم لازم و ضروری نہیں اور

---

[31] ۔ ملاحظہ کریں، تفسیر بلغۃ الحیران، حسین علی دیوبندی، خلیفہ مجاز گنگوہی

[32] ۔ تفسیر بلغۃ الحیران، ص ۱۵۶

[33] ۔ تقویۃ الایمان، مصنفہ، اسمٰعیل امام دیوبند، اہل حدیث کا نفری، ص ۲۳

اس کا جہل ممکن ہے۔ (العیاذ باللہ) "کہ جب چاہے علم غیب دریافت کر سکتا ہے" اور اس کو غیب دریافت کرنے کا اختیار ہے مگر بالفعل نہ اسے علم ہے اور نہ وہ کچھ جانتا ہے۔ لفظ "اختیار" سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک خدا تعالیٰ کی صفت اختیاریہ ہے واجبہ نہیں اور اختیار مستلزم ہے حدوث کو۔ تو علم الٰہی ان کے نزدیک قدیم نہ ہوا۔ جب کہ کتب فقہ وعقائد میں صراحتاً موجود ہے۔

لو قال خدائے قدیم نیست یکفر کذا فی التاتارخانیہ [34]

"يكفر اذا وصف الله تعالىٰ بما لا يليق به او انسبه الى الجهل او العجز او النقص" [35]

دیوبندیوں وہابیوں کے امام اسمٰعیل دہلوی کی حد درجہ نادانی، تعصب وبغض اور سراسر جہالت دیکھئے کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے بغض وعداوت نکالنے کی خاطر باری تعالی کی بھی صریح گستاخی کرنے سے باز نہیں آیا اور بندوں کی صفت کو خدا کی قدیم و بے عیب ذات پر چسپاں کر کے خود اپنا بھی اور اپنے متبعین کا ایمان برباد کر دیا۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

---

[34] ۔ فتاویٰ عالمگیری، ج ۲، ص ۲۶۲

[35] ۔ فتاویٰ عالمگیری، ج ۲، ص ۲۵۸

یہ تو اس طرح ہے جیسے کہ کوئی بے دین شخص کہے کہ زندہ رہنا خدا کے اختیار میں ہے، جب چاہے زندگی اختیار کرلے۔ یعنی اس کی صفت حیات مستقل و قدیم نہیں۔ (العیاذ باللہ) حالانکہ وہ حیّ و قیوم ہے۔ (نعوذ باللہ من خرافات الدیوبندیۃ الخارجیۃ الوھابیۃ)

جب دیوبندی وہابی اللہ کے ہی علم (غیب) کے منکر ہیں تو پھر وہ حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کا انکار کریں تو تعجب کیا!

قرآن نے فیصلہ فرمایا:

ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون۔

اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے: "تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت بلا جہت و محاذات (الی قولہ) ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است۔۔۔۔۔الخ [36]

پتہ چلا کہ دیوبندی وہابی مذہب میں خدا تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک ماننا سخت گمراہی ہے۔ تو ان کے فتویٰ سے تمام آئمہ کرام و پیشوایان اسلام بدعتی و گمراہ ہوئے۔ (معاذ اللہ)

---

[36] ۔ ایضاح الحق، مصنفہ، اسمٰعیل دہلوی، امام دیوبندیت، ص ۵۳

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں:

"عقیدہ سیز دہم آنکہ حق تعالی را مکان نیست و او را جہتہ از فوق و تحت متصور نیست وہمیں است مذہب اہل سنت و جماعت" [37]

اور کتب فقہ اسلام میں واضح لکھا ہے: "یکفر باثبات المکان للّٰہ تعالیٰ"۔ یعنی جو اللہ کے لیے مکان ثابت کرے وہ کافر ہے۔ [38]

فلھذا ہم نام نہاد مفتی سے پوچھتے ہیں کہ کیا اختلافات فروعی ہیں؟ یا ذاتی ہیں؟ یا اصولی اختلافات ہیں کیونکہ ایک عقیدہ کفر ہے جب کہ دوسرا عقیدہ اسلام و ایمان! تو کیا کفر و ایمان کا اختلاف صرف ذاتی و فروعی ہوتا ہے۔ (فافہم حقائق الاسلام)

بارگاہ الوہیت میں گستاخیاں اور عقائد شنیعہ کے ساتھ ساتھ دیوبندیوں وہابیوں کا شان رسالت و شان مصطفیٰ ﷺ میں نہایت قبیح و باطل عقائد و نظریات کا اظہار کرنا جو یقیناً کھلی گمراہی ہے۔

---

[37] ۔ تحفہ اثنا عشریہ فارسی، مطبوعہ کلکتہ، ص ۲۵۵

[38] ۔ فتاویٰ عالمگیری، ج ۲، ص ۲۵۹

مولوی خلیل احمد دیوبندی وہابی لکھتا ہے "الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان، ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کے لئے خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نصِ قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے"۔ [39]

ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہر گز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ"۔ [40]

معلوم ہوا کہ دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک ملک الموت اور شیطان لعین کا علم بھی سرور کون و مکان سے زیادہ ہے (العیاذ باللہ) ان ناپاک اور باطل عقائد کے متعلق علماء اسلام کا فیصلہ سماعت فرمائیں۔

امام اہل سنت حضرت علامہ شہاب الدین خفاجیؒ فرماتے ہیں: "فان من قال

---

[39] ۔ براہین قاطعہ، مصنفہ خلیل احمد، صدر مدرس، دیوبندیہ سہارنپور، ومصدقہ، رشید احمد گنگوہی، مطبوعہ دیوبند، ص ۵۱

[40] ۔ براہین قاطعہ، ص ۵۲

فلان اعلم منه ﷺ فقد عابه ونقص (الی قوله) والحکم فیه حکم الساب من غیر فرق بینهما۔۔ الخ[41]

ترجمہ: جس شخص نے خدا کی کسی بھی مخلوق کا حضور کریم ﷺ سے زیادہ علم مانا تو بیشک اس شخص نے حضور کریم علیہ السلام کو عیب لگایا اور حضور کی تنقیص کی اور کسی بھی مخلوق سے آپ کا علم کم بتانے والے شخص اور آپ کو گالی دینے والے شخص میں کوئی فرق نہیں ہے۔۔۔ الخ

تو دیوبندیوں وہابیوں کے امام نے حضور علیہ السلام کا علم ملک الموت اور شیطان کے علم سے کم بتا کر یقیناً حضور علیہ السلام کی تنقیص کی اور گالی دی ہے۔

اجمع العلماء علی ان شاتم النبی ﷺ المنتقص له کافر مرتد والوعید علیه جار بعذاب الله له وحکمه عند الامة القتل ومن شک فی عذابه وکفره فقد کفر لان الرضی بالکفر کفر"۔[42]

ترجمہ: تمام امت محمدیہ کے علماء اس بات پر متفق ہیں کہ جو شخص حضور اکرم

---

[41] ۔ نسیم الریاض، شرح شفاء قاضی عیاض، مصنفہ شہاب الدین خفاجی، ج۴، ص۲۳۵

[42] ۔ نسیم الریاض، ج۴، ص۳۳۸

ﷺ کو گالی دے یاآپ کی تنقیص کرے وہ بیشک کافر مرتد ہے عذاب الٰہی کا مستحق ہے اور اس کا قتل واجب ہے اور جو شخص اس کو کافر کہنے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے کیونکہ کفر سے راضی ہونا بھی کفر ہے"۔

اور دیوبندی خود بھی اس بات کا اقرار کر چکے ہیں کہ صاحب نسیم الریاض کا یہ حکم درست ہے۔ [43]

مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے: بمقتضائے ظلمات بعضها فوق بعض از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجۂ خود بہتر است وصرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آن از معظمین گو جناب رسالت مآب باشد۔ بچندیں مرتبہ بہتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است ۔۔۔۔۔الخ۔ [44]

یعنی خلاصہ یہ کہ زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کے ساتھ جماع کا خیال بہتر ہے اور بیل گدھے کے خیال سے بزرگوں اور جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کا خیال کئی درجے بدتر ہے"۔ العیاذ باللہ (نجانا اللہ سبحانہ من ھولآءِ الخرافات الدیوبندیہ الوھابیۃ الخارجیۃ)

---

[43] ۔ دیکھئے المہند، ص ۲۵

[44] ۔ صراط مستقیم، مصنفہ، اسمٰعیل دہلوی، مطبوعہ مجتبائی ص ۸۶

حضرت امام غزالیؒ کا دیوبندی وہابی باطل عقیدہ و نظریہ کا رد:

"بحالت نماز" أحضر فی قلبک النبی ﷺ وشخصه الکریم فقل السلام علیک ایھا النبی۔۔۔الخ۔ [45]

ترجمہ: التحیات پڑھتے وقت حضور کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کو دل میں حاضر کرو اور عرض کرو السلام علیک ایھا النبی۔

فتاویٰ عالمگیری و در مختار میں ہے:

ویقصد بالفاظ التشھد معانیھا مرادۃ له علی وجه الإنشاء کان یحی اللّٰہ تعالیٰ ویسلم علی نفسهٖ واولیاءہ لا الاخبار مِن ذالک۔۔۔الخ [46] اسی قول کے تحت علامہ شامیؒ فرماتے ہیں: ای لا یقصد الاخبار والحکایة عما وقع فی المعراج۔۔۔الخ [47]

یعنی معراج میں مذکورہ واقعہ کی حکایت نہ کرے بلکہ خود اپنے سلام کہنے کی نیت

---

[45] ۔احیاء العلوم للغزالیؒ ج۱، باب ۱، ص ۵۱

[46] ۔در مختار، ج۱، ص ۳۵۸

[47] ۔فتاویٰ شامی، ج۱، ص ۳۵۸، مطبوعہ مصر

کرے۔

علامہ اقبال اس باطل نظریہ کی تردید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ:

شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب (بال جبریل)

اسمٰعیل دہلوی، سرور کون ومکان ﷺ کی شان میں بے ادبی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم ان کے چھوٹے ہوئے"۔ مزید لکھتا ہے کہ "جو بشر کی سی تعریف ہو سو وہی کرو۔ سو اس میں بھی اختصار کرو"۔ [48]

آقائے دوجہاں ﷺ کی صفات کمالیہ وخصائص نبوت واوصاف حمیدہ کو چھوڑ کر صرف بڑا بھائی بتایا، یہ آپ علیہ السلام کی صریح بے ادبی وگستاخی ہے۔ حالانکہ صحابہ کرامؓ جیسی مقتدر وباعظمت ہستیاں بھی یہ جرأت نہ کر سکیں مگر نجدی وہابی دیوبندی بے باکانہ یہ جرات کر بیٹھا (العیاذ باللہ)

---

[48] ۔ تقویۃ الایمان، مطبوعہ دہلی، ص ۷۱، ۶۸

غور کریں بڑے بھائی کی بیوی تو ماں نہیں کہلاتی اور بھائی کے مرنے یا طلاق دینے کے بعد اس کی بیوی سے نکاح بھی درست ہوتا ہے۔ جب کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات ہیں اور امت کی مائیں ہیں اور تا قیامت ان سے امت کے کسی فرد کا نکاح حرام ہے۔ کیا دیوبندی وہابی کو یہ واضح ترین فرق نظر نہیں آتا؟ ہائے رے یہ تعصب! اللہ کی پناہ۔ تو آپ علیہ السلام کو بڑا بھائی کہنا کس قدر توہین ہے۔ نام نہاد مفتی سے پوچھئے کیا یہ ذاتی و فروعی اختلاف ہے؟ یقیناً نہیں بلکہ یہ اصولی اختلاف ہے کیونکہ عظمت و تعظیم مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل ایمان ہے اور اس کے برخلاف توہین و گستاخی کرنا کفر ہے اور حبطِ اعمال کا سبب ہے۔ بقولہ تعالیٰ: یاایھاالذین آمنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولاتجھروا له بالقول کجھر بعضکم بعضاً ان تحبط اعمالکم وأنتم لاتشعرون (فافھم ایھاالمفتی ولاتکن من الخسرین)

دع ماادعته النصاریٰ فی نبیھم
واحکم بما شئت مدحاً فیه واحتکم

مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے: "یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا

وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے"۔ [49]

ہر مخلوق میں انبیاء کرام بھی داخل ہیں اور انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ نے بڑی شان و عظمت عطا فرمائی خصوصاً سید الانبیاء ﷺ کو مخلوق میں سب سے زیادہ عظمت عنایت فرمائی ہے۔ تو بقول دیوبندی وہابی امام کے انبیاء کرام اور خصوصاً سید الانبیاء علیہم السلام بھی چمار سے زیادہ ذلیل ہیں"۔ معاذ اللہ، ثم معاذ اللہ۔ (نقل کفر کفر نباشد)

کیا یہ محبوبان خدا انبیاء کرام اور سید الانبیاء علیہم السلام کی شانِ مبارک میں سراسر گستاخی نہیں ہے۔

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ:

لایمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مزید لکھتا ہے: "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔۔۔ الخ [50]

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد مصطفی ﷺ کو بے شمار اختیارات عنایت

---

[49] ۔ تقویۃ الایمان، ص ۱۶، مطبوعہ دہلی

[50] ۔ تقویۃ الایمان، ص ۲۴

فرمائیں ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "انما انا قاسم واللّٰہ یعطی"۔ بیشک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ یعنی اللہ کے خزانے تقسیم کا اختیار اللہ نے اپنے محبوب کریم علیہ السلام کو عطا فرمایا ہے۔

قرآن کریم میں منصب نبوت کے فرائض بتاتے ہوئے ارشاد ہوا:

لقد من اللّٰہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین۔

اگر اختیار نہ ہوتا تو امت کو تعلیم کتاب و حکمت کس طرح دیتے اور تزکیہ نفس کس طرح فرماتے؟ معرفت الٰہی کی منازل کیسے طے کراتے؟

آقائے دوجہاں سرورِ انبیاء علیہ السلام کے مقام و مرتبے واختیار کی پہچان نہ کرپائے۔ واللّٰہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: انی قد اعطیت مفاتیح خزائن

الارض[51]

یقیناً مجھے زمین کے خزانے کی کنجیاں عطا فرمائی گئی ہیں"۔

اسمٰعیل دہلوی کا ایک اور باطل نظریہ ملاحظہ کیجئے۔ لکھتا ہے: یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ [52]

اسمٰعیل دہلوی وہابی امام دیوبندیہ نے حضور علیہ السلام پر جھوٹ باندھا ہے کیونکہ آپ علیہ السلام نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی اور جو حضور علیہ السلام پر قصدا جھوٹ باندھے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ حدیث شریف ہے: **من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده علی النار۔**

ترجمہ: جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

دوسرا باطل نظریہ ہے کہ محبوب خدا ﷺ کو مر کر مٹی میں ملنے والا کہا۔ یہ صریحاً گستاخی ہے۔ قرآن کریم میں ہے: **یاایھا الذین آمنوا لاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لاتشعرون۔**

---

[51] بخاری، ج ۱، ص ۵۰۸

[52] تقویۃ الایمان، ص ۶۹

اللہ نے ان لوگوں کو مردہ کہنے سے منع فرمایا جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں، حالانکہ شہداء کا مرتبہ انبیاء کرام علیہم السلام کے مرتبے سے کئی درجہ کم ہے تو جب شہداء کو مردہ کہنا منع ہے تو انبیاء کرام خصوصاً سید الانبیاء علیہم السلام کو مر کر مٹی میں ملنے والا کہنا یقیناً اشد ترین ممنوع و حرام ہے۔ اور جب کہ انبیاء کرام کا ہر لمحہ فی سبیل اللہ ہی ہے کیونکہ وہ اللہ کے منتخب کردہ اور اس کے پیغمبر ہیں۔ تو وہ شہداء بھی ہیں۔ حدیث مبارکہ میں ہے: ان اللّٰہ حرّم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء فنبی اللّٰہ حی یرزق۔

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے مبارک جسموں کو کھائے۔

فلہذا انبیاء کرام اور سید الانبیاء علیہم السلام کو مر کر مٹی میں ملنے والا کہنا صریحا گستاخی و کفر نہیں؟ یقیناً ہے، تو نام نہاد مفتی بتائے کہ یہ اختلاف ذاتی و فروعی ہے یا اصولی ہے؟ ہم دعوت دیتے ہیں نام نہاد مفتی اور دیوبندی وہابی مولویوں کو کہ وہ تعصب و حسد و جہالت کی پٹی آنکھوں اور دل سے اتار کر ان عقائدِ باطلہ سے توبہ کریں اور اپنی آخرت و دنیا کو سنواریں۔ کہیں خسر الدنیا والآخرہ ان کے مقدر میں نہ ہو۔

حضور ﷺ کی صفت خاصہ رحمۃ للعلمین میں ہرزہ سرائی کرتے ہوئے مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی وہابی نے رحمۃ للعلمین کو حضور علیہ السلام کا خاصہ ہونے کا انکار کیا

ہے۔ (معاذاللہ)

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ رحمۃ للعلمین مخصوص آنحضرت ﷺ سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں؟

الجواب: لفظ رحمۃ للعلمین صفتِ خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں۔ [53]

مولوی تھانوی دیوبندی لکھتا ہے: حضرت گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت حاجی صاحب کی وفات کی خبر ملی۔ کئی روز حضرت مولانا گنگوہی کو دست آتے رہے اس قدر صدمہ اور رنج ہوا تھا۔ بظاہر یہ معلوم نہ تھا کہ اس قدر محبت حضرت کے ساتھ ہو گی۔ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ حضرت کی نسبت بار بار رحمۃ للعلمین فرماتے تھے۔ [54]

آج نماز جمعہ پر یہ خبر جان کاہ سن کر دل حزیں پر بے حد چوٹ لگی کہ رحمۃ للعالمین (مفتی محمد حسن دیوبندی لاہور) دنیا سے سفر آخرت فرما گئے۔

مذکورہ بالا حوالہ جات سے پتہ چلا کہ دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک رحمۃ للعلمین حضور سرور دو جہاں ﷺ کی صفت خاصہ نہیں بلکہ دیوبندی مولوی بھی رحمۃ للعلمین ہیں۔

---

[53] ۔ فتاویٰ رشیدیہ مصنفہ، گنگوہی، ج ۲، ص ۹

[54] ۔ اضافاتِ یومیہ، تھانوی، ج ۱، ص ۱۰۵، تذکرہ حسن بحوالہ ماہنامہ تجلی دیوبند و ماہنامہ نوری کرن بریلی فروری ۱۹۶۳ء۔

(العیاذ باللہ) کیا یہ حضور علیہ السلام کے ساتھ برابری کا دعویٰ نہیں ہے؟ کیا یہ قرآنی تعلیمات کے منافی نہیں ہے؟ قرآن نے تو کسی نبی علیہ السلام کو بھی رحمۃ للعلمین سے نہیں پکارا سوائے خاتم النبیین ﷺ کے!۔

معلوم ہوا کہ دیوبندی مولوی انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہوئے۔ (نعوذ باللہ من سوء الاعتقاد)

تقویۃ الایمان ص۳۱ پر لکھا ہے: "کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا"۔ (العیاذ باللہ)

جبکہ دوسری طرف دیوبندی وہابیوں کو اپنی آخرت کا بھی پتہ ہے "چوتھی بات یہ فرمائی جیسے یقین ہو کہ جنت میں ضرور جائیں گے"۔ [55]

"اور کشف ہے کہ لوگ اس کو بڑی چیز سمجھتے ہیں کہ جو چیز سب لوگ دیوار کے پرلی طرف جاکر دیکھ سکتے ہیں، وہ اس نے یہاں بیٹھے دیکھ لی، یہ بات تو کافر کو بھی حاصل ہو سکتی ہے"۔ [56]

تقویۃ الایمان کے مولوی کے نزدیک نبی و ولی کو کچھ پتہ نہیں (العیاذ باللہ) جب کہ

---

[55] ارواح ثلاثہ تھانوی، ص۳۵۷

[56] افاضات یومیہ، تھانوی، ۴۴۱

نبوت کے معنی میں یہ بات ہے کہ اخبار عن الغیب تو نبی کو کس طرح کچھ پتہ نہ ہو؟ عجیب بات ہے! توان کم عقل لوگوں سے پوچھا جائے کہ جب نبی کو کچھ خبر نہیں (معاذ اللہ) توان احمقوں کو یہ علم کہاں سے مل گیا؟ یہ علامہ، مولانا، پیر، حضرت وغیرہ وغیرہ بن بیٹھے؟

اور اولیاء کے بارے میں حدیث میں آیا ہے:

اتقوا من فراسة المؤمن فانه ینظر بنور اللّٰه۔ یعنی مومن (کامل) کی فراست (قلبی) سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ اور انبیاء واولیاء کے برعکس دیوبندی وہابی مولویوں کو دنیا اور آخرت کی خبر ہے۔ (العیاذ باللہ)

تقویۃ الایمان ایک رسوائے زمانہ کتاب ہے جو محمد بن عبدالوہاب نجدی کی خرافات سے بھری کتاب "کتاب التوحید" کا چربہ ہے۔ جس میں شان خداوندی، شان رسالت اور شان اولیاء میں نہایت گستاخانہ نظریات وعقائد لکھے ہیں۔ (نعوذ باللہ من خرافات الوھابیۃ) اس تقویۃ الایمان کتاب اور اس کے مؤلف اسمٰعیل دہلوی کی تائید و تصدیق دیوبندی مولویوں نے کی ہے:

جیسا کہ فتاوی حقانیہ، ج ۱، ص ۲۰۹ پر لکھا ہے: سوال: کیا شاہ اسمٰعیل شہیدؒ واقعی ایک عالم باعمل اور ولی اللہ تھے؟ نیز ان کی تصنیف "تقویۃ الایمان" کیسی کتاب ہے؟ بعض لوگ آپ کو کافر کہتے ہیں؟ آیا درست ہے یا غلط؟

الجواب: حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ کا ایک عالم با عمل، ولی کامل اور مجاہد فی سبیل اللہ ہونا ناقابل انکار ہے، اہل اسلام آج تک آپ کے کردار کو سراہتے ہیں، آپ ہی کی تعلیم جہاد نے مسلمانان ہند میں جذبہ جہاد پیدا کیا جو آزادئ ہند پر منتج ہوا۔ اور آپ کی تصنیف "تقویۃ الایمان" کے بارے میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کا فتویٰ یہ ہے کہ "اسمٰعیل شہیدؒ کی تالیف "تقویۃ الایمان" نہایت عمدہ اور سچی کتاب ہے اور موجب قوت و اصلاح ایمان کی ہے اور قرآن و حدیث کا پورا مطلب اس میں ہے اس کا مؤلف شاہ اسمٰعیل شہیدؒ ایک مقبول بندہ تھا ان کو جو کافر جانتا ہے وہ خود شیطان ملعون حق تعالیٰ کا ہے"۔ [57]

قارئین کرام! ملاحظہ فرمائیں تقویۃ الایمان کی گستاخانہ باتوں کے باوجود دیوبندی مولویوں کی اس کی تائید و تصدیق و تحسین کرنا اس کے کفر کو تسلیم کرنا ہے اور رضا بکفر ہونا ہے۔ تو رضا بالکفر کفر ہے۔

ہم نام نہاد مفتی سے پوچھتے ہیں کیا یہ اختلافات ذاتی و فروعی ہیں؟ یقیناً یہ اختلافات ذاتی و فروعی نہیں ہیں بلکہ اصولی و عقائد کے صحیح غلط ہونے کے اختلاف ہیں۔ لہذا نام نہاد مفتی اور اس کے متبعین و مصدقین کو اپنے گستاخانہ و باطل الفاظ سے توبہ کرنا لازم ہے۔ تجدید ایمان و تجدید نکاح کرنا لازم ہے۔

---

[57] ۔ فتاویٰ رشیدیہ، کتاب الایمان والکفر، بحوالہ فتاویٰ حقانیہ، ج ا ص ۲۰۹

مذکور بالا عبارت جو تقویۃ الایمان اور دیگر دیوبندی مولویوں کی کتب سے بحوالہ پیش کی گئی ہیں وہ التزامات کفریہ پر مشتمل ہیں۔ اور ان کتب کے مولوی بھی اپنے ان عقائد کفریہ کی بناء پر کافر ہیں اور دیوبندی وہابی یا کوئی بھی شخص ان عبارات کفریہ کا قائل ہو یا مصدق وتائید کرنے والا ہو یا تاویلات باطلہ وفاسدہ کرنے والا ہو وہ کافر ہے۔ ان عبارات کو پڑھ کر سن کر جان بوجھ کر خاموش رہنا بھی ان کفریہ عقائد پر رضا کی علامت ہے جب کہ غیر کے کفر پر رضا بھی کفر ہے۔

ملا علی قاریؒ شرح فقہ اکبر میں تحریر فرماتے ہیں "**وفی المحیط اذا سکت القوم عن المذکر وجلسوا عندہ بعد تکلمہ بالکفر کفروا۔**" [58]

حدیث شریف میں ہے: **کما فی حدیقیۃ والرضاء بکفر نفسہ فانہ کفر مطلقا والرضا بکفر غیرہ مطلقا عند البعض ای بعض العلماء قال فی شرح الدر ورضا بکفر نفسہ کفر بالاتفاق وام الرضاء بکفر غیرہ فقد اختلفوا فیہ** [59]

ان عبارات کی روشنی میں ہم نام نہاد مفتی کو دعوت دیتے ہیں کہ جس طرح اس

---

[58] ۔ شرح فقہ اکبر، ص ۱۶۵

[59] ۔ حدیقیہ ج ۱، ص ۴۴۹

نے لوگوں کے مجمعے میں علی الاعلان کفریات سے رضا کا اظہار کیا اور اصولی (عقائد) کے اختلافات کو ذاتی و فروعی کہہ کر علماء اہل حق پر الزام لگایا ہے، اسی طرح وہ مجمعے میں علی الاعلان توبہ کرے تجدید ایمان و تجدید نکاح اس پر لازم ہے: جیسا کہ صاحبِ نبراسؒ لکھتے ہیں:

كما فى النبراس ومن صدر عنه ما يوجب الكفر حبطت حسناته ووجب اعادة الحج وتجديد النكاح بعد تجديد الايمان ولا يكفيه الايمان بكلمة الشهادة على حسب العادة مالم يقصد تجديد الايمان ـ[60] وقال صاحب المضمرات نقلا عن الذخيرة يؤمر بالتوبة والرجوع عن ذلك وتجديد النكاح بينه وبين امرأة۔ [61]

اسی طرح جو ان کلماتِ گستاخانہ کو سن کر خاموش تماشائی بن کر بیٹھے ہیں ان پر بھی اس کا رد کرنا لساناً اگر وہ اہل علم ہیں، تو ضروری ہے ورنہ وہ شیطان اخرس کے زمرہ میں داخل ہونگے۔ اور جو اہل علم نہیں وہ کم از کم دل میں ضرور برا جانیں اور اس کا اظہار کریں ورنہ وہ أضعف الایمان سے بھی دور ہو جائیں گے۔ (نعوذ باللہ من سوء الادب)

---

[60] ۔ نبراس، ص ۵۷۱

[61] ۔ ص ۵۷۱

مولوی قاسم نانوتی دیوبندی اپنی کتاب "تحذیر الناس" ص ۵ پر لکھتا ہے:

"انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں؟ (معاذ اللہ) کیا یہ بارگاہ محبوب خدا ﷺ میں گستاخی نہیں؟ کیا آپ علیہ السلام سے ہمسری نہیں بلکہ آپ علیہ السلام سے آگے بڑھنے کی جرأت نہیں؟ یقیناً ہے۔

حالانکہ صحیح حدیث میں صحابہ کرامؓ کے متعلق وارد ہے: میرا صحابی ایک مُد جو یا کھجور کی گٹھلی خیرات کرے اور کوئی دوسرا (یعنی غیر صحابی) اُحد پہاڑ کے مثل سونا خیرات کرے تو بھی صحابہؓ کی خیرات کے برابر نہیں ہو سکتا۔ "

غور کریں جب نبی علیہ السلام کے صحابیؓ کے عمل کے برابر بھی دوسرے امتی کا عمل نہیں ہو سکتا تو انبیاء کرام خصوصاً سید الانبیاء علیہ السلام کے عمل کے برابر کس طرح ہو سکتا ہے چہ جائیکہ زیادہ ہو۔ ہم بارگاہ الٰہی میں دعا کرتے ہیں کہ دیوبندیوں وہابیوں کے احمقانہ و متعصبانہ و گستاخانہ نظریات سے ہمیں محفوظ فرمائے۔

مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی اپنی کتاب "تصفیۃ العقائد" ص ۲۳ پر لکھتا ہے:

دروغ بھی کئی طرح پر ہوتا ہے، جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں، ہر قسم سے نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں"۔

مزید لکھتا ہے: بالجملۃ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنٰی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے پاک ہیں، خالی غلطی سے نہیں"۔ [62]

کسی شخص نے یہی عبارتیں بغیر مصنف کا نام ذکر کیے مفتیان دیوبند سے ان کے متعلق فتویٰ پوچھا انہوں نے حکم دیا کہ "ان عبارتوں کا مصنف گمراہ کافر ہے اور اس کا نکاح فاسد ہوا"۔ [63]

پتہ چلا کہ دیوبندی وہابی مولویوں کے نزدیک فخر دوعالم باعث کائنات معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دروغ (کذب) سے معصوم نہیں۔ (العیاذ باللہ) حالانکہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے **الانبیاء معصومون عن الصغائر والکبائر**"

اور آپ علیہ السلام صادق وامین ہیں۔ کذب عیب ہے اور ذاتِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیب سے پاک ہے۔ جب کہ "کذب" منصبِ نبوت کے بھی منافی ہے۔

حضرت حسانؓ جو آپ علیہ السلام کے سامنے ثنائے مصطفٰی کرتے تھے اور آپ علیہ السلام ان کے لیے اپنی چادر بچھادیتے: وہ فرماتے ہیں:

خلقت مبرأ من کل عیب

---

[62] ۔ تصفیۃ العقائد، ص ۲۵

[63] ۔ تجلی دیوبند، مئی ۱۹۵۶ء، ص ۳، کالم ۱

کأنک قد خلقت کما تشاء

مولوی رشید احمد گنگوہی نے ایک سوال کے جواب میں لکھا: سوال: صحابہ پر طعن و مردود کہنے والا سنت و جماعت سے خارج ہو گا یا نہیں۔۔۔ الخ

الجواب: وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سے سنت و جماعت سے خارج نہ ہو گا فقط۔ [64]

جب کہ علمائے اہل سنت و جماعت کا نظریہ ہے کہ: جو حضرات شیخین صدیق اکبر و عمر فاروق رضی اللہ عنہما خواہ ان میں سے ایک کی گستاخی کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ بر حق نہ مانے کتب معتمدۃ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح و فتویٰ کی تصریحات پر مطلق کافر ہے"۔ [65]

اور امام اعظم سراج الامۃ امام ابو حنیفہؒ سے اہل سنت وجماعت کی علامات میں منقول ہے: فضیلة الشیخین حب الختنین والمسح علی الخفین۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے: "سب انبیاء اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں"۔ [66] (العیاذ باللہ)

---

[64] ۔ فتاویٰ رشیدیہ، ج ۲، ص ۴۱

[65] ۔ رد الرفضۃ، مصنفہ، مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ ص ۲

[66] ۔ تقویۃ الایمان، ص ۶۳

انبیاء واولیاء کی شان میں سراسر گستاخی ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور انبیاء و اولیاء میں موازنہ و مقابلہ کر کے گستاخی کی ہے کیونکہ اللہ خالق ہے اور انبیاء و اولیاء اس کی مخلوق ہیں۔ تو خالق و مخلوق میں کس طرح مقابلہ و موازنہ ہو سکتا ہے؟ یہ بدعتِ مذمومہ دیوبندی وہابیوں کی خود ساختہ ہے جو سراسر گمراہی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تو انبیاء واولیاء کی شان و عظمت بیان فرماتا ہے جب کہ دیوبندی وہابی مولوی ان کی شان کو کم کرنے کے چکر میں رہتا ہے۔ (نعوذ باللہ من ھذہ الجہالۃ)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین۔ یعنی عزت اللہ کے لیے ہے، اس کے رسول کے لیے اور مومنوں کے لیے ہے"۔ مگر منافقین نہیں جانتے۔

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں فرمایا: وکان عنداللہ وجیہا وہ (موسیٰ علیہ السلام) اللہ کے نزدیک وجیہ (معزز و باوقار) ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: وجیھا فی الدنیا والآخرۃ۔ یعنی وہ (عیسیٰ علیہ السلام) دنیا وآخرت میں وجیہ ہیں"

اور جو کمالات و مراتب تمام انبیاء کو عطا ہوئے وہ سب اللہ کے حبیب ﷺ کو عطا ہوئے ہیں۔ آپ علیہ السلام سب سے بڑھ کر وجیہ ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو بھی عزت و تکریم عطا فرمائی: ولقد کرمنا بنی آدم۔۔۔الخ

اور یقیناً ہم نے بنی آدم کو تکریم و عزت عطا کی۔

تقویۃ الایمان ص ۳۵، پر مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے: "اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی، ولی اور جن و فرشتہ جبریل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے"۔

مزید لکھتا ہے: "پس وجود مثل نبی ﷺ داخل باشد تحت قدرت الٰہیہ وھوالمطلوب"۔ [67]

ملاحظہ کیجئے دیوبندیوں وہابیوں کے پیشوا کے نزدیک حضور نبی اکرم ﷺ کی مثل نبی پیدا ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح وہی عقیدہ مرزائیوں قادیانیوں کے بھی ہیں۔ چنانچہ مرزا ثانی لکھتا ہے:

"اس قسم کے نبیوں کی آمد سے آپ کے آخر الانبیاء ہونے میں کسی طرح فرق نہیں آتا"۔ [68]

مرزا قادیانی لکھتا ہے: "اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور

---

[67] ۔ یکروزی مصنفہ اسمٰعیل، ص ۱۳۸

[68] ۔ دعوۃ الامیر، ص ۳۸

پر محمدیت کی چادر پہنائی گئی کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں"۔ [69]

ہمارے (اہل سنت و جماعت) کے نزدیک مرزائی قادیانی نظریہ سراسر باطل و غلط ہے اور اسی طرح دیوبندی وہابی نظریہ بھی قطعاً غلط ہے، اور تقویۃ الایمان وہی کتاب ہے جس کو گنگوہی دیوبندی اپنے فتویٰ میں ہر دیوبندی کا ایمان بتاتا ہے۔ (نجانا اللہ من ھذا سوء الاعتقاد)

حالانکہ تمام اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ اگر بقول دیوبندیہ آپ کے برابر کوئی نبی پیدا ہو سکے گا تو وہ بھی خاتم النبیین ہو گا۔ ورنہ برابری کا دعویٰ غلط ہو جائے گا۔ اور جب وہ خاتم النبیین ہو گا تو حضور علیہ السلام خاتم النبیین نہ رہیں گے نیز قرآن کریم کا جھوٹا ہونا بھی لازم آئے گا۔ اور چونکہ حضور علیہ السلام خاتم النبیین ہیں لہذا آپ کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا محال بالذات ہے۔ اور تمام امت محمدیہ کا یہی عقیدہ ہے۔ مسائرہ مع مسامرہ ص ۱۸۰ پر لکھا ہے:

المحال لا یدخل تحت القدرۃ۔ یعنی محال چیزیں قدرت الٰہیہ کے تحت حاصل نہیں۔ تو دیوبندیوں وہابیوں نے مثل نبی کو داخل قدرت الٰہیہ شمار کر کے حضور علیہ السلام کے بعد ایک دوسرے خاتم النبیین کا امکان مان لیا۔ یہ مذکورہ بالا عبارات دیوبندیہ وہابیہ اور مرزائیہ قادیانیہ کفر و گمراہی نہیں ہیں؟ یقیناً ہیں تو نام نہاد مفتی بتائے یہ اختلاف ذاتی

---

[69] ۔ کشتی نوح، ص ۳۳

یا فروعی ہے؟ کیا یہ کسی مال پر، یا زمین، یا اقتدار پر اختلاف ہے؟ نہیں بلکہ اصولی اختلاف ہے کیونکہ یہ اختلاف شانِ مصطفٰی ﷺ کے مسئلے پر ہے جو یقیناً اصولی مسئلہ ہے۔ (فافہم ولا تکن من الغافلین)

دیوبندی مولویوں کا محمد بن عبد الوھاب نجدی اور وھابیت کی تائید کرنا۔

رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے: "شیخ ابن عبد الوھاب نجدی کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے۔ حنبلی مذہب رکھتے تھے۔[70]

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے: "بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں، یہاں فاتحہ و نیاز کے لیے کچھ مت لایا کرو"۔[71]

سوانح مولانا یوسف کاندھلوی ص ۱۹۵ پر ہے: "ہم خود اپنے بارے میں صفائی سے عرض کرتے کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں"

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے: "اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو تو سب کی تنخواہ کر دوں پھر (لوگ) خود ہی وہابی بن جائیں"۔[72]

---

[70] ۔ فتاویٰ رشیدیہ، ص ۱۹، ج ۱

[71] ۔ اشرف السوانح، ج ۱، ص ۵

[72] ۔ الافاضات یومیہ، ج ۵، ص ۶۷

"وہابی کے معنی ہیں بے ادب با ایمان"۔ [73]

تبلیغی جماعت کا مقصد بھی دیوبندیت ووہابیت کو پھیلانا ہے۔ تبلیغی جماعت کے بانی محمد الیاس میواتی نے ایک دفعہ کہا: "حضرت (مولانا اشرف علی) تھانویؒ نے بہت بڑا کام کیا ہے پس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے گی۔ [74]

مولوی محمد یوسف نے ایک تقریر میں کہا تھا "حضرت شاہ اسماعیل اور حضرت سید احمد شہید اور ان کے ساتھی دینداری کے لحاظ سے بہترین مجموعہ تھے۔ وہ جب سرحدی علاقے میں پہنچے اور وہاں کے لوگوں نے ان کو اپنا بڑا بنالیا تو شیطان نے وہاں کے کچھ مسلمانوں کے دلوں میں یہ بات ڈالی کے یہ دوسرے علاقے کے لوگ ان کی بات یہاں کیوں چلے انہوں نے ان کے خلاف بغاوت کرائی ان کے کتنے ہی ساتھی شہید کر دیئے گئے۔"۔ [75]

مذکورہ بالا عبارات سے پتہ چلا کہ محمد بن عبدالوھاب نجدی، اسمٰعیل دہلوی اور سید

---

[73] ۔ الافاضات یومیہ، ج ۵، ص ۶۷

[74] ۔ ملفوظات، مولانا الیاس

[75] ۔ مسلمانوں کو امت بننے کی دعوت، ص ۳

احمد دیوبندیوں وہابیوں کے پیشوا ہیں اور یہ سب لوگ عقائد میں متحد ہیں۔ اور کفریات کے قائل و مصدّق ہیں۔ ان کے متعلق صاحب در مختار نے فرمایا: "اور خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنھوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا الٰہی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے۔۔ الخ"۔

علامہ شامیؒ اس کے حاشیہ میں فرماتے ہیں: "جیساکہ ہمارے زمانہ میں ابن عبدالوھاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتلاتے تھے لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے۔

اسی بناء پر انہوں نے اہل سنت اور علمائے اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔۔ الخ

یہ وہ عقائد باطلہ ہیں دیوبندیوں وہابیوں کے جن میں اللہ تعالیٰ اس کے محبوب ﷺ اور اولیاء کی صریحاً گستاخیاں کی گئی گالیاں دی گئی، مسلمانوں کو بدعتی، گمراہ اور کافر کہا گیا"۔

نام نہاد مفتی بتائے کیا یہ اختلافات ذاتی و فروعی ہیں؟ یا اصولی ہیں؟

اذا کان الغراب امام قوم
سیھدیھم طریق الھالکین

بلغۃ الحیران میں ایک گستاخانہ خواب کا تذکرہ: "حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پل صراط پر میرے گلے سے لگ کر جارے ہے تھے میں نے دیکھا کہ آپ گر رہے ہیں، میں نے آپ کو پکڑا اور گرنے سے بچالیا"۔ [76]

وہ ہستی جسے اللہ نے رحمۃ للعلمین بنا کر بھیجا، اور جس محبوب کی رحمت تمام کائنات کو تھامے ہوئے ہے اس ہستی کے بارے میں کتنی گستاخی کی کہ "وہ گر رہے تھے اور بلغۃ الحیران کا دیوبندی گستاخ مولوی آپ علیہ السلام کو گرنے سے بچا رہا ہے"۔ (استغفر اللہ) حالانکہ قرآن کی آیت واضح اعلان کر رہی ہے کہ آپ علیہ السلام لوگوں کو جہنم سے بچانے والے ہیں۔

وان کنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منها۔۔۔۔الخ [77]

اور مقام شفاعتِ تو آپ کا منصب ہے۔ جو گناہگاروں کو جہنم سے بچانے کے لیے اور شانِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے عطا کیا: **عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔** [78]

---

[76] ۔ میرے، بلغۃ الحیران، مصفنہ، مولوی حسین علی دیوبندی، ص۸

[77] ۔ بقرۃ:

[78] ۔ بنی اسرائیل:

اور قیامت کے دن پل صراط پر سے گرنے والوں کے لیے آپ علیہ السلام فرمائیں گے۔ سلم سلم۔ اے اللہ! اسے گرنے سے بچالے تو آپ علیہ السلام کی دعا کے سبب وہ گرنے سے بچیں گے۔ تو بتایئے کون کس کو گرنے سے بچانے والا ہے؟

بلغۃ الحیران ص ۴۳، پر لکھا ہے: طاغوت کا معنی کلما عبد من دون اللہ فھو الطاغوت"

اس معنی بموجب طاغوت جن، اولیاء اور ملائکہ اور رسول کو بولنا جائز ہوگا۔ یا مراد خاص شیطان ہے"۔ (العیاذ باللہ)

انبیاء کرام، اولیاء کرام اور ملائکہ کرام کو طاغوت کہنا دیوبندی وہابی کے نزدیک جائز ہے۔ حالانکہ طاغوت کا معنی شیطان کیا گیا ہے۔ اور شیطان تو دشمن خدا ہے جب کہ انبیاء، اولیاء اور ملائکہ محبوبان خدا ہیں۔ تو کیا محبوبان بارگاہِ الٰہی کو دشمنِ خدا کا لقب "طاغوت" دینا گستاخی نہیں؟ نام نہاد مفتی اور اس کے مؤیّدین بتائیں کہ کیا یہ ذاتی و فروعی اختلاف ہے؟ اگر کوئی تمہارے باپ یا استاذ کو شیطان یا طاغوت کہے تو تم اسے گستاخی نہیں سمجھوگے؟ کیا تمہیں باپ و استاذ کی عزت و غیرت اجازت دے گی کہ ایسے شخص سے رابطہ رکھو یا اس کی تعریف کرو یا اس کی عزت کرو یا یہ کہہ کر ٹال دو کہ یہ فروعی اختلاف ہے؟ نہیں ہرگز نہیں تم ایسا نہیں کروگے تو پھر اس ذاتِ بابرکت جو معلم کائنات ہیں جو ہمارے روحانی والد محترم

ہیں جو مومنوں کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں، جن کا حق سب سے مقدم ہے، جن کی محبت اصل ایمان ہے، تو کیا محبوب رب العلمین ﷺ کے احسانات کا یہ صلہ ہے کہ اس ہستی کو "طاغوت" کہنے سے شرم وعار محسوس نہ ہو۔ (معاذاللہ)

اور اسے ذاتی اختلاف کہہ کر ٹال دیا جائے، ہر گز نہیں یہ ذاتی وفروعی اختلاف نہیں ہے بلکہ اصولی اختلاف ہے۔ جو شخص نبی کریم علیہ السلام، انبیاء کرام، ملائکہ کرام یا اولیائے کرام کو طاغوت کہے وہ خود بڑا شیطان و گمراہ و کافر ہے۔ (نجانا اللہ من ھذہ الکفریات)

امام احمد رضاؒ لکھتے ہیں:

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

بلغۃ الحیران ص ۲۴۴، پر لکھا ہے: اور رسولوں کا کمال سلامت رہنا عذاب الٰہی سے فقط"۔ (العیاذ باللہ) دیوبندی وہابی مولویوں کے نزدیک رسولوں کا یہی کمال ہے بس اور وہ بھی عذاب الہی سے سلامت رہنا۔ عجیب احمقانہ نظریہ و سوچ ہے ان کی۔ انبیاء ورسل تو اللہ کے نمائندے ہیں، اللہ نے انہیں نبوت سے سرفراز فرمایا ہے۔ تو کیا انہیں عذاب دے

گا؟(معاذاللہ)

یہ شانِ الٰہی و شان انبیاء کے خلاف ہے۔ اللہ جنہیں علم نافع و ولایت عطا فرماتا ہے انہیں عذاب نہیں دیتا تو انبیاء جنہیں اللہ نے تمام مخلوقات سے بہتر و افضل بنایا اور اپنا مقرب بنایا انہیں عذاب دینے کا عقیدہ و نظریہ یقیناً گستاخانہ ہے حالانکہ انبیاء کرام کی شفاعت سے تو دوسرے لوگوں کو عذاب سے سلامتی ملے گی، پھر ایسی ہستیوں کے متعلق یہ بات کہنا کہ ان کا کمال صرف عذاب الٰہی سے سلامت رہنا، یہ گستاخی ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسل کو بے شمار کمالات عنایت فرمائے ہیں۔ جن میں ایک یہ بھی ہے کہ: **الانبیاء کلھم معصومون عن الکبائر و الصغائر۔**

☆قرآن مجید کے بارے میں دیوبندی وہابی کا نظریہ یہ ہے کہ فصاحت و بلاغت کوئی کمال نہیں (معاذاللہ) چنانچہ بلغۃ الحیران میں ہے: "اس جگہ مفسرین کرام یہ معنی کرتے ہیں کہ قرآن بلیغ اور فصیح کلام ہے اس کی مثل کوئی ایسی بلیغ اور فصیح کلام لاؤ۔ لیکن یہ خیال کرنا چاہیے کہ کفار کو عاجز کرنا کوئی فصاحت و بلاغت سے نہ تھا کیونکہ قرآن خاص واسطے کفار فصحاء و بلغاء کے نہیں آیا اور یہ کمال بھی نہیں ہے۔ [79]

حالانکہ قرآن کریم نے بڑے بڑے فصحاء عرب کو چیلنج دیا کہ اگر تمہارے خیال میں یہ

---

[79] ۔ بلغۃ الحیران، مصفنہ، مولوی حسین علی دیوبندی، ص ۱۲

خدا کا کلام نہیں اور کسی بندے کا کلام نہیں تو "فاتوا بسورۃ من مثلہ۔۔۔۔الخ" تو قرآن کی طرح کوئی چھوٹی سی سورت ہی بنالاؤ"

اگر تم قرآن کی فصاحت وبلاغت کا مقابلہ نہ کر سکے تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ کلام بندے کا نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا ہے۔ عجیب معاملہ ہے بے عقل لوگوں کا کہ اللہ تعالیٰ تو قرآن کی فصاحت کا اعلان فرما رہا ہے اور یہ بے عقل لوگ اس کی فصاحت وبلاغت کے منکر ہیں۔ (العیاذ باللہ) حضرت ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں: **والاعجاز حصل بنظمه ومعناه۔**[80]

☆میلاد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے متعلق دیوبندیوں کا نظریہ ملاحظہ ہو:

"بدعات (قیام میلاد) میں اثر ہے کہ اس سے ظلمت پیدا ہوتی ہے۔ عقل بالکل ظلماتی ہو جاتی ہے۔ اس لیے اہل حق پر اعتراضات بے بنیاد کیا کرتے ہیں۔ میرے ایک دوست مولوی صاحب سے کسی بدعتی نے کہا کہ تم جو مولد میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر مبارک کو کھڑے ہو کر کرنے سے منع کرتے ہو تو ذکرِ رسول کی تعظیم سے منع کرتے ہو۔[81]

"ایک شخص کا کانپور سے خط آیا تھا اس میں دریافت کیا تھا کہ یوم عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرنا کیسا ہے؟ میں نے جواب میں لکھ دیا کہ خیر القرون میں اس کی کوئی نظیر نہیں پائی جاتی ہے؟ یہ اس لیے لکھا ہے کہ اگر بدعت لکھ دیتا تو لوگ بدعت سے گھبراتے ہیں۔ (ہے

---

[80] ۔شرح فقہ اکبر، مصفنہ، ملا علی قاری، ص۱۸۶، مجتبائی

[81] ۔افاضات یومیہ ج۶،، ص ۲۸۲

بدعت ہی) [82]

"الحاصل قیامِ دست بستہ بخشوع غیر (خدا) کے واسطے شرک ہوا"۔ [83]

"قیام بوجہ خصوصیت کے بدعت ہے۔۔۔۔۔۔ قیام کو سنت موکدہ جاننا بھی بدعت ضالہ ہے" [84]

"وقتِ ذکرِ میلاد کھڑا ہونا قرونِ ثلاثہ میں کہیں ثابت نہیں ہوتا۔۔۔ بہر حال اس قیام کو واجب رکھنا حرام ہے اور کہنے والا فاسق مرتکب کبیرہ ہے۔۔۔۔ ایسی صورت میں قیام بایں زعم گناہ کبیرہ ہوگا۔ الحاصل صورتِ اولیٰ میں بدعت و منکر اور دوسری صورت میں حرام و فسق تیسری صورت میں کفر و شرک ہوگا" [85]

مسئلہ: انعقاد مجلسِ میلاد بدوں قیام بروایات صحیحہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب: انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے۔ الخ [86]

"بعضے تو یوں سمجھتے ہیں کہ پیغمبر ﷺ اس محفل میں تشریف لاتے ہیں اور اسی

---

[82] ۔ افاضات یومیہ ج۴،، ص۵۳۹

[83] ۔ براھین قاطعہ، مصنفہ، خلیل احمد دیوبندی ومصدقہ، رشید احمد گنگوہی، مطبوعہ دیوبند، ص۱۹۴

[84] ۔ فتاویٰ رشیدیہ، ص۱۰۳

[85] ۔ براھین قاطعہ، مصنفہ، خلیل احمد دیوبندی ومصدقہ، رشید احمد گنگوہی، مطبوعہ دیوبند، ص۴۹،۱۴۸

[86] ۔ فتاویٰ رشیدیہ، ج۲، ص۱۵

وجہ سے بیچ میں پیدائش کے وقت کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس بات پر شرع میں کوئی دلیل نہیں اور جو بات شرع میں ثابت نہ ہو اس کا یقین کرنا گناہ ہے"۔ [87]

پتہ چلا کہ دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ منعقد کرنا اس میں قیام کرنا درود سلام پڑھنے کے لیے یہ بدعت ہے اور گناہ ہے۔ (معاذاللہ)

حالانکہ اسلام میں آپ علیہ السلام کی عظمت وناموس کو بلند کرنے کے لیے کوئی مباح عمل حسن نیت کے ساتھ کرنا باعث اجر وترقی درجات ہے۔ تفصیلی دلائل سے صرف نظر کرتے ہوئے ہم صرف دیوبندیوں کے پیر ومرشد کے اقوال بیان کرنے پر اکتفاء کریں گے۔ (اگرچہ دیوبندی اپنے پیر ومرشد کے اعتقادات کے مخالف ہیں)

"قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں"۔ [88]

"بعض اعمال کھڑے ہو کر پڑھے جاتے ہیں اگر بیٹھ کر پڑھیں وہ اثر خاص نہ ہو گا اس اعتبار سے اس قیام کو ضروری سمجھا جاتا ہے (الی قولہ) اسی طرح کوئی شخص عمل مولد کو بہیئت کذائیہ (مروجہ) موجب بعض برکات یا آثار کا اپنے تجربہ سے یا کسی صاحب بصیرت کے وثوق پر سمجھے اور اس معنٰی پر قیام کو ضروری سمجھے کہ یہ اثر خاص بدون قیام نہ ہو گا۔ اس کو

---

[87] ۔ بہشتی زیور، مصفنہ، تھانوی، ج۶، ص ۲۷

[88] ۔ فیصلہ ہفت مسئلہ، ص ۵، ارواح ثلاثہ، ص ۱۹۷

بدعت کہنے کی کوئی وجہ نہیں۔ [89]

"وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جاوے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذاتِ بابرکات کا بعید نہیں۔ [90]

☆ جواہر القرآن ص ٦ پر لکھا ہے "نبی کو جو حاضر و ناظر کہے بلاشک شرع اس کو کافر کہے"۔ مزید لکھا ہے "جو انہیں کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے" [91]

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر ماننے کا عقیدہ رکھنے کو مشرکانہ عقیدہ قرار دیتے ہوئے دیوبندی وہابی مولوی رقمطراز ہے: "رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر ہونے کا عقیدہ بالکل بے اصل بلکہ نصوص صریحہ شرعیہ کے خلاف اور مشرکانہ عقیدہ ہے۔۔۔۔۔۔ اس گمراہانہ عقیدہ کو اسلامی تعلیمات سے اسی قدر بُعد ہے جس قدر بت پرستی اور عقیدہ تثلیث کو اسلام اور عقیدۂ توحید سے" [92]

جب کہ دوسری طرف ابلیس لعین کے لیے کتنی وسعت کے قائل ہیں۔ چنانچہ

---

[89] ۔ فیصلہ ہفت مسئلہ، ص ۳

[90] ۔ ملفوظ، حاجی صاحب مندرجہ امداد المشتاق، مصنفہ، اشرف علی، ص ۵٦

[91] ۔ جواہر القرآن، ص ۷۷

[92] ۔ رسالہ حاضر ناظر، ص ۱۲ از مولوی منظور احمد نعمانی

حفظ الایمان ص ۹ پر مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی تحریر کرتا ہے: "ابو یزید سے پوچھا گیا طے زمین کی نسبت آپ نے فرمایا یہ کوئی کمال کی چیز نہیں دیکھو ابلیس مشرق سے مغرب تک ایک لحظہ میں قطع کر جاتا ہے"۔ [93]

امداد السلوک اور الشہاب الثاقب میں لکھا ہے: "ترجمہ (فارسی) یعنی مرید اس بات کو یقینی جانے کہ شیخ (دیوبندی پیر) کی روح ایک جگہ مقید نہیں ہے پس مرید جہاں بھی ہو قریب ہو خواہ دور رہے اگرچہ پیر کے جسم سے دور رہے لیکن پیر کی روحانیت سے دور نہیں تو جب اس بات کو محکم جانے اور ہر وقت شیخ کو یاد رکھے اور رابطہ قلب پیدا ہو جائے اور ہر دم فائدہ حاصل کرتا رہے اور جب مرید کسی مشکل کشائی میں پیر کا محتاج ہو تو شیخ کو دل میں حاضر جان کر زبانِ حال سے سوال کرے تو خدا کے حکم سے یقیناً پیر کی روح اسے القاء کرے گی" [94]

قرآن کریم نے آپ ﷺ کی شان میں فرمایا

انا ارسلنک شاھدا و مبشرا و نذیرا۔

شاہد کا معنی گواہ ہے۔ گواہی کی قوت و صداقت اس پر منحصر ہے کہ گواہ دیکھنے والا

---

[93] حفظ الایمان، ص۹، مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی

[94] ملفوظ، حاجی صاحب مندرجہ امداد المشتاق، مصنفہ، اشرف علی، ص ۵۶

اور موجود ہو۔ یعنی حاضر وناظر اور نبی کریم علیہ السلام کو دنیا وآخرت کا گواہ بنایا گیا اور کمال گواہی آپ علیہ السلام پر ختم ہوتی ہے۔ تو یقیناً آپ علیہ السلام حاضر وناظر ہیں۔ اور شیخ وولی کو کرامت جو ملتی ہے وہ آقائے دوجہاں ﷺ کے معجزے کے تابع وفیض سے ملتی ہے۔ اگر شیخ (کامل وصحیح العقیدہ) کو طئے زمین یا قُرب وبعید سے مدد کرنے کی کرامت مل سکتی ہے تو اگر نبی علیہ السلام کو یہ کمال حاصل ہو (جو یقیناً حاصل ہے) تو دیوبندی وہابی کو کیوں تکلیف ہوتی ہے! اپنے ایمان کی سلامتی مطلوب ہے تو کمالاتِ مصطفیٰ ﷺ کو دل وجان سے مانتے ہوئے بے ادبی وگستاخی سے توبہ کریں اور آئندہ اس شنیع فعل سے باز رہیں۔

☆ یارسول اللہ کہنا دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک ناجائز وکفر ہے۔ (معاذ اللہ)

چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے:

"۔۔۔۔ یارسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا اور یہ عقیدہ کرکے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو وہ خود کفر ہے"۔[95]

دیوبندیوں وہابیوں کو ہر اس بات ونظریہ میں شرک وکفر وبدعت نظر آتے ہیں جس میں محبوبِ خدا ﷺ کی شان وتعظیم کا ذکر ہو۔ یارسول اللہ کہہ کر پکارنا ان لوگوں کے نزدک کفر وناجائز ہے حالانکہ قرونِ اولیٰ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شعار یامحمد،

---

[95] ۔ فتاویٰ رشیدیہ، ص٦٦

یارسول اللہ ہوا کرتا تھا اور یہ مسلمانوں کا آج بھی شعار ہے۔ اور بمطابق حدیث مبارکہ:

اصحابي كالنجوم فبأيهم اقتديتم اهتديتم

کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل و عقیدہ ہمارے لیے باعث ہدایت ہے اور دیوبندی وہابی اسے ناجائز و کفر کہتے ہیں۔ (معاذاللہ) اور دور سے سننے کو کفر سے تعبیر کیا ہے (استغفر واللہ) حالانکہ دور سے سننا خود قرآن کریم سے ثابت ہے۔

حَتّٰيٓ اِذَآ اَتَوْا عَلٰي وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُه، وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْن.فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا[96]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ جمعہ کے خطبے کے دوران حضرت ساریہ کو آواز دی اور حضرت ساریہ نے وہ آواز سنی تھی۔

آپ نے فرمایا: **یاسارية الجبل**

یعنی اے ساریۃ پہاڑ کے پیچھے متوجہ ہو دشمنان اسلام کا لشکر حملہ کرنے آرہا ہے۔

تو یہ دور سے پکارنا اور سننا ناجائز و کفر ہوا کیا؟ (معاذاللہ)

---

[96] النمل: ۱۸۔۱۹

یہ فتویٰ تو خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت ساریہ اور اس کی تصدیق کرنے والے تمام صحابہ کرام پر ہوا۔ (نعوذ باللہ) حالانکہ حدیث مبارکہ میں ہے:

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین

تو پیروی خلفاء راشدین ہدایت ہو گی یا گمراہی و کفر؟ نام نہاد مفتی بتائے یہ اختلاف کیسا ہے؟ ذاتی ہے یا اصولی (فافہم ایھا المفتی)

اور علم غیب کا حاصل ہونا یہ تو عطائے الٰہی ہے جو قرآن کریم کی نص سے ثابت ہے۔

عالم الغیب فلایظھر علی غیبه احداً الا من ارتضیٰ من رسول الخ[97]

جب قرآن کریم نے ایک اجمالی عقیدہ بتا دیا کہ اللہ قادر و قیوم نے اپنے انبیاء خصوصاً سید الانبیاء ﷺ کو علم غیب سے نوازا ہے تو پھر اپنی ناقص عقل و علم سے کلی و جزئی کی بحث میں پڑنا یا علم کی تحدید کرنا قطعاً درست نہیں۔ اتنا کافی ہے ایمان کے لیے کہ اللہ نے اپنے انبیاء کرام کو خصوصاً سید الانبیاء ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔ اور بلاوجہ خالق و مخلوق میں مقابلہ و موازنہ کر کے تقدیس الٰہی جل جلالہ و شان حبیب کبریا میں بے

---

[97] سورۃ الجن، ۲۶۔۲۷

ادبی و گستاخی کے مرتکب نہیں ہونا چاہیے۔

ادب گاہے ہست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردند می آید جنید و بایزید ایں جاست

☆ ربیع الاول، عشرہ محرم، و گیارہویں شریف کے موقع پر ایصال ثواب و فاتحہ کو حرام کہتے ہوئے دیوبندی وہابی مولوی لکھتا ہے:

سوال: یہ تعینات جیسے ربیع الاول میں کونڈا، اور عشرہ محرم میں کھچڑا اور صحنک حضرت فاطمہ کی اور گیارہویں۔۔۔۔ حرام ہیں۔ یا نہیں؟

الجواب: ایسے عقائد موجب کفر کے ہیں۔[98]

مزید لکھتا ہے:

سوال: ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں، سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی درست ہے یا نہیں؟

الجواب: اس پیاؤ سے پینا مضائقہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ رشید احمد گنگوہی۔[99]

جب کہ امام حسین کے ایصال ثواب کے لئے سبیل لگانا اور پانی وغیرہ پلانا ان کے

---

[98] ۔ فتاویٰ رشیدیہ، ج۱، ص۸۸

[99] ۔ فتاویٰ رشیدیہ، ج۳، ص۱۱۴

نزدیک حرام ہے۔ (معاذاللہ)

چنانچہ لکھتا ہے:

محرم میں سبیل لگانا شربت پلانا، چندہ سبیل اور شربت دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔ فقط۔[100]

حالانکہ پانی پلانا یا اس کا انتظام کر دینا صدقہ ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے حضرت سعد کی والدہ محترمہ کی وفات ہو گئی تو آپ نے آقائے دوجہاں ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "الماء"

تو حضرت سعد نے اپنی ماں کے ایصال ثواب کے لیے ایک کنواں کھدوایا اور فرمایا ھذالام سعد۔ یعنی اس کنویں کا پانی حضرت سعد کی والدہ کے ایصال ثواب کے لیے ہے۔ یہ پانی پلانا ہوا یا نہیں؟ کیا صحابی کا یہ عمل حرام ہوا؟ (معاذاللہ) کیا نبی کریم علیہ السلام نے حرام کام کا حکم فرمایا؟ (معاذاللہ، ثم معاذاللہ) دیوبندی وہابی مولویوں کے فتوے کی زد میں تو صحابہ کرام اور سید المرسلین ﷺ بھی آگئے! تو یہ لوگ اپنے ایمان کی خیر منائیں۔ نام نہاد مفتی اس بارے میں کیا کہتا ہے؟

آیا یہ ذاتی اختلاف ہے؟ کیا اس سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں؟ کیا ناموسِ مصطفیٰ

---

[100] ۔ فتاویٰ رشیدیہ، ج ۲، ص ۱۱۳

ﷺ کا تحفظ ایمانی مسئلہ نہیں؟

☆ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے: فاتحہ کا پڑھنا کھانے پر یا شیرینی پر بروز جمعرات کے درست ہے یا نہیں؟

الجواب: فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعتِ ضلالت ہے ہر گز نہ کرنا چاہیے۔ فقط رشید احمد[101]

کوّے کھانے کے بارے میں دیوبندی وہابی مولویوں کی بات سنیے:

سوال: کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟

الجواب: ثواب ہوگا۔ فقط۔ رشید احمد[102]

جب کہ حضور سرور کائنات ﷺ فرماتے ہیں:

عن ابن عمر قال من یاکل الغراب وقد سماه رسول الله ﷺ فاسقاً والله ماهو من الطیبات۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر کی روایت ہے کہ کوّے کو کون کھا سکتا ہے حالانکہ اس کوے کا نام رسول مقبول ﷺ نے فاسق (بدکار) فرمایا ہے خدا کی قسم یہ کوّا پاک چیز نہیں

---

[101] ۔ فتاویٰ رشیدیہ، ج ۲، ص ۱۵۰

[102] ۔ فتاویٰ رشیدیہ، ج ۲، ص ۱۳۰

ہے۔[103]

عن عائشة ان رسول الله ﷺ قال الحية فاسقة والعقرب فاسق والفارة فاسق والغراب فاسق فقيل للقاسم أيؤكل الغراب قال من يأكله بعد قول رسول ﷺ فاسقاً۔[104]

کوّا تو آپ علیہ السلام کو پسند نہ ہو آپ اسے فاسق کہیں اور دیوبندی وہابی اسے پسندیدہ قرار دیں اور اسے کھانے پر ثواب بھی پائیں۔ فیاللعجب!

چونکہ ہندوؤں کو پسند ہے کوّا جیسا کہ ان کی کتابوں میں ہے

اے کوّے میں تجھے سچ کہتا ہوں ، پاک سیوک مجھے پران کی طرح پیارا ہے۔۔۔۔۔ کاگ بھنڈی کے خوبصورت وچن سن کر گرڑک پر خوشی سے پھول گئے۔[105]

تب میں فوراً ہی کوا بن گیا اور مینشور کے چرنوں میں سر جھکا کر رکھو بنش تلک رام چندر جی کا سمرن کر کے کے خوشی اڑ چلا۔[106]

تو اب دیوبندی وہابی مولوی صاحبان خود فرمائیں کہ ان کی اور ان کے متبعین کی

---

[103] ۔ابن ماجہ: ۲۴۱

[104] ۔ابن ماجہ شریف، ۲۴۱

[105] ۔رامائن، مصنفہ تلی داس، ص ۷۶۰

[106] ۔رامائن، ص ۷۱۱

مناسبت کس سے ہے! ہندو جو کوّے کو پسند کرتے ہیں ان کے ساتھ ہے یا نہیں؟ فاعتبروا

فلھذا نام نہاد مفتی بتائے کہ وہ کس کو پسند کرتا ہے! کوّے کھانے کو جو ہندوؤں کا پسندیدہ اور دیوبندیوں وہابیوں کا ماکول ہے یا حضور ﷺ کے فرمان کے بموجب کوّے کے فسق و عدم ماکول ہونے کا قائل!

☆ مولوی رشید احمد گنگوہی بھی لکھتا ہے: یہ (عرس وغیرہ) امر بھی بدعت وضلال و گناہ سے خالی نہیں۔[107]

مزید لکھتا ہے:

مولود شریف اور عرس جس میں کوئی بات خلاف شرع نہ ہو۔۔۔ اس زمانہ میں درست نہیں۔[108]

حالانکہ عرس بھی ایصال ثواب کا ایک ذریعہ ہے۔ جس کے باعث صاحب عرس کے درجات کی بلندی اور دیگر مسلمانوں کو وعظ و نصیحت ملتی ہے اور روحانی نسبت میں ترقی و پختگی نصیب ہوتی ہے۔ جو کہ امرِ محمود ہے۔ اولیاء اللہ کا عرس منانا دیوبندی وہابی مولویوں کے نزدیک ناجائز ہے اور دوسری طرف خود اس میلے (عرس) کا انعقاد کرکے شرک بھی

---

[107] ۔ فتاویٰ رشیدیہ، ص ۱۰۵

[108] ۔ فتاویٰ رشیدیہ، ص ۱۴۷

کرتے ہیں۔ (نوائے وقت لاہور، ۱۹ اکتوبر ص ۱۹۶۱ء ص ۷ پر ہے :

"اوکاڑہ کے اس میلہ (عرس) میں مشہور احراری لیڈر ماسٹر تاج الدین انصاری، شیخ حسام الدین اور شورش کاشمیری شرکت فرما رہے ہیں"۔

اور یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ عطاءاللہ بخاری کا عرس ہر سال لاہور ملتان اور لائل پور میں بیادگار امیر شریعت کے لیبل سے احراری دیوبندی کرتے ہیں۔ یہ عجیب کم عقلی و دورخی ہے۔ ایک طرف عرس کو ناجائز کہنا اور دوسری طرف اس میں شرکت کرنا! ان دیوبندی وہابی مولویوں کے فتویٰ کی زد میں تو خود نام نہاد مفتی بھی آگیا۔ کیا نام نہاد مفتی عرس میں شرکت نہیں کرتا؟ کیا نام نہاد مفتی عرس کو ناجائز مانتا ہے۔ (فعلیہ الجواب)

تو کیا یہ اختلاف ذاتی ہے؟ (فتدبر)

اولیاء و علماء کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینے کو ناجائز اور موجب لعنت قرار دیتے ہوئے مولوی غلام خان وہابی لکھتا ہے :

"زندہ پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دے یا اس کے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھے تو یہ سب افعال اس پیر کی عبادت ہوں گے اور اللہ کے نزدیک موجب لعنت ہوں گے"۔[109]

اور خود دیوبندی مولوی اپنے لئے دست بوسی و قدم بوسی کو تعظیم سمجھتے ہیں جیسا

---

[109] ۔ جواھر القرآن، مصنفہ شیخ القرآن، فرقہ دیوبندیہ، ص ۶۱

کہ امداد المشتاق للتھانوی، ص ۱۴۱، پر لکھا ہے:

"تھوڑے دن وہ آیا اور میرا بہت اعزاز و اکرام کرنے لگا کبھی دست بوسی کرتا اور پاؤں بوسی"۔

اور مولوی حسین علی دیوبندی لکھتا ہے:

پیر استاذ کے ہاتھوں کو بوسہ دے تو شرک نہیں تعظیم ہے۔[110]

عجیب بات ہے ایک بات اولیاء صلحاء کے لیے ہو تو شرک و ناجائز ہو اور وہی کام دیوبندی وہابی مولوی کے لیے ہو تو جائز اور تعظیم ہو۔ (فیاللعجب)

حدیث جبرئیل میں ہے، فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ یعنی جب حضرت جبرئیل امین علیہ السلام آقائے دوجہاں ﷺ کی خدمت میں آئے تو اپنے گھٹنے آپ علیہ السلام کے گھٹنوں سے ملا کر بیٹھے (یہ دوزانو ہی بیٹھنے کا انداز ہے) اور امام بخاری ادب المفرد میں فرماتے ہیں:

حدثنا عبدالله بن محمد قال حدثنا ابن عيينة عن ابن جدعان قال ثابت لانس امسست النبی ﷺ بيدک قال نعم تقبلها۔[111]

---

[110] ۔ بلغۃ الحیران، ص ۷

[111] ۔ ادب المفرد، ص ۱۴۴

یعنی حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے حضور نبی کریم علیہ السلام کو مس کیا تھا؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں، تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ چوم لیا۔

حضرت ام ابان رضی اللہ عنہا کے دادا فرماتے ہیں:

ان جدھا الوازع بن عامر قال قدمنا قیل ذلک رسول اللہ ﷺ فاخذنا بیدہ ورجلیہ نقبلھا۔ [112]

یعنی ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ کے دست انور اور پاؤں مبارک کو بوسہ دیا۔ معلوم ہوا کہ بزرگان دین، انبیاء کرام اور اولیاء کرام کے ہاتھ و پاؤں کو بوسہ دینا جائز ہے مگر دیوبندی وہابی مولوی غلام خان اور ان کے ہمنواؤں کے نزدیک ناجائز اور موجب لعنت ہے۔ (معاذ اللہ)

نام نہاد مفتی بتائے کہ بزرگان دین کے دست و قدم بوسی کیا ہے؟ بقول دیوبندی وہابی ناجائز و موجب لعنت یا بموجب حدیث اور بمطابق صحابہ جائز و موجب تعظیم؟ کیا یہ اختلاف ذاتی ہے؟ یا مسئلے کو شریعت کے مطابق بیان کرنے کا مسئلہ ہے۔ (فافہم ایھا المفتی

---

[112] ۔ ادب المفرد، ص ۱۴۴

واعمل علی الشریعۃ المطہرۃ)

☆ نذر و نیاز کے متعلق دیوبندی وہابی نظریہ بیان کرتے ہوئے مولوی اشرف علی دیوبندی لکھتا ہے:

یعنی آدمی مزاروں پر چادریں اور غلاف بھیجتے ہیں اور اس کی منت مانتے ہیں، چادر چڑھانا منع ہے اور جس عقیدے سے لوگ ایسا کرتے ہیں وہ شرک ہے۔[113]

شرک فی العبادات یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق سمجھنا مثلاً کسی قبر پر یا پیر کو سجدہ کرنا یا کسی کے لیے رکوع کرنا یا کسی پیر پیغمبر ولی یا امام کا روزہ رکھنا یا کسی کی نذر اور منت ماننی۔[114]

مخلوق کے لئے منت ماننا کسی صورت میں جائز نہیں۔[115]

نذر بغیر اللہ ماننی کفر و شرک ہے اور اس کا کھانا بالکل حرام ہے۔[116]

دیوبندیوں وہابیوں کی دیدہ دلیری دیکھئے ذرا ذرا سی بات پر کفر و شرک و بدعت کی مشین چلاتے ہیں یہ بھی نہیں دیکھتے کہ ان کے اپنے پیشوا (اگرچہ یہ لوگ ان کی باتوں کو

---

[113] ۔ بہشتی زیور، ج۶، ص ۶۳

[114] ۔ تعلیم الاسلام، کفایت اللہ، ج۴، ص ۱۶

[115] ۔ مرسومۃ الہند، مصدقہ، خیر محمد، محمد علی جالندھری احراری، ص ۱۵

[116] ۔ جواھر القرآن، مصنفہ، غلام خان دیوبندی، ص ۱۰۳

نہیں مانتے) کے خلاف ہوں۔ مزید تفصل سے صَرف نظر کرتے ہوئے انہی کے پیر و پیشوا کے نظریہ کو پیش کرتے ہیں۔: "نیاز کے دو معنی ہیں ایک عجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسرے کے واسطے نہیں ہے بلکہ ناجائز اور شرک ہے اور دوسرے خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہنچانا، یہ جائز ہے۔ لوگ انکار کرتے ہیں، اس میں کیا خرابی ہے۔ اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا چاہیے نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے، ایسے امور سے منع کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے"۔[117]

مزید لکھتے ہیں: "حنبلی کے نزدیک جمعرات کے دن کتاب احیاء العلوم تبرکاً ہوتی تھی جب ختم ہوئی تبرکاً دودھ لایا گیا اور دعا کے بعد کچھ حالات مصنف کے بیان کیے گئے طریق نذر و نیاز قدیم زمانہ سے جاری ہے اس زمانے میں لوگ انکار کرتے ہیں"۔[118]

دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک نذر و نیاز شرک و حرام ہے جب کہ ان کے ہی پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نذر و نیاز کے قائل ہیں اور منکرین کو برا سمجھتے ہیں۔ تو دیوبندی وہابی اپنے متعلق خود فیصلہ کرلیں! نام نہاد مفتی کیا کہتا ہے اس بارے میں! ایک مباح بلکہ مستحب کام کو شرک و حرام کہنا درست سمجھتا ہے؟ کیا اسے دیوبندی وہابی

---

[117] ۔ شمائم امدادیہ، ص ۱۲۶

[118] ۔ شمائم امدادیہ، ص ۱۳۵

مولویوں کا ہمنوا بننا پسند ہے؟ (فعلیک الجواب ایھا المفتی)

دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک عبد النبی، عبد الرسول، علی بخش، غلام محمد وغیرہ نام رکھنا بھی کفر و شرک ہے چنانچہ مولوی تھانوی دیوبندی لکھتا ہے: "کفر و شرک کی باتوں کا بیان" کفر کو پسند کرنا۔۔۔۔۔۔ علی بخش، حسین بخش، عبد النبی وغیرہ نام رکھنا۔ (یہ سب کفر ہے)۔[119]

اسی طرح مولوی اسماعیل دہلوی نے بھی "تقویۃ الایمان" ص ۶۷ پر بھی ان ناموں کے رکھنے کو کفر و شرک لکھا ہے۔

جب کہ اس کے برعکس عطاء اللہ بخاری نے خود کو ہندوانہ نام سے ظاہر کیا چنانچہ "کتاب عطاء اللہ بخاری"، ص ۷۳ پر لکھا ہے: "مولوی عطاء اللہ بخاری نے دیناج پور جبل میں اپنا نام پنڈت کرپارام برہمچاری ظاہر کیا اور اس نام سے اپنے احباب کو خط لکھے"۔

مولوی تھانوی کے نزدیک مولوی گنگوہی کے دادا و نانا بھی مشرک ہوئے۔ کیونکہ ان کے نام میں بھی غلام حسن، غلام علی، پیر بخش وغیرہ آتے ہیں۔

مولوی رشید گنگوہی کا نسب نامہ: مولوی رشید احمد بن مولانا ہدایت احمد بن قاضی پیر بخش بن قاضی غلام حسن بن قاضی غلام علی۔ اور والدہ کی طرف سے مولانا رشید احمد

---

[119] ۔ بہشتی زیور، للتھانوی، ص ۳۴، ج ۱۱

بن مسمات کریم النساء بنت فرید بخش بن غلام قادر بن محمد صالح بن غلام محمد۔[120]

لیجئے اب دیوبندیوں وہابیوں کے پیر مرشد (اگرچہ یہ مولوی اپنے پیر و مرشد کے اعتقادات کے مخالف ہیں) کا حوالہ سن لیجئے۔ ان کے نزدیک عبدالنبی و عبدالرسول رکھنا شرک نہیں بلکہ جائز ہے۔ "چونکہ آنحضرت ﷺ واصل بحق ہیں عباداللہ کو عبادالرسول کہہ سکتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم مرجع ضمیر متکلم آنحضرت ﷺ ہیں"، مولانا اشرف علی نے فرمایا کہ قرینہ بھی انہیں معنیٰ کا ہے آگے فرماتا ہے "لاتقنطوا من رحمة اللّٰہ" اگر مرجع اس کا اللہ ہوتا تو فرماتا من رحمتی تاکہ مناسبت عبادی کی ہوتی"۔[121]

مولوی دیوبندی وہابی کے فتوے سے وہ خود بھی مشرک ہو جاتا ہے اور اس کا پیر بھی مشرک ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم میں بھی بندوں کو رسول کی طرف نسبت دی گئی ہے۔

مولوی محمد یوسف لدھیانوی دیوبندی نے معمولات اہلسنت کو بدعت لکھا ہے چنانچہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے "اور جو لوگ یہ بدعتیں کرتے ہیں وہ اہل سنت نہیں بلکہ "اہل بدعت" ہیں قبروں پر دھوم دھام سے میلے کرنا، پختہ قبریں بنانا، ان پر چادریں چڑھانا، ان پر

---

[120] ۔ تذکرۃ الرشید، حصہ اول، ص ۱۳

[121] ۔ شمائم امدادیہ، ص ۱۳۶

نذر و نیاز کرنا، بزرگوں کا عرس کرنا، ۱۲ ربیع الاول کو "عید میلاد" منانا، جلوس نکالنا، اذان و اقامت میں انگوٹھے چومنا، قد قامت الصلوٰۃ سے پہلے کھڑے ہونے کو برا سمجھنا، نمازوں کے بعد مصافحہ کرنا، اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا، گیارہویں دینا، کھانے پر ختم پڑھنا، تیجہ، نواں، دسواں، بیسواں چالیسواں کرنا، برسی منانا، ایصال ثواب کی خاص خاص صورتیں تجویز کرنا، قبر پر اذان کہنا، مردہ بخشوانے کے لیے حیلہ اسقاط کرنا وغیرہ وغیرہ۔ [122]

ایک دیوبندی وہابی مولوی لکھتا ہے کہ "بعض جاہل حضور کا نام آنے پر یا اذان تکبیر وغیرہ میں انگوٹھے چومتے ہیں یہ بالکل غلط ہے۔ ہمارے نبی نے اس کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ ہمارے نبی کا فرمان تو یہ ہے جب میرا نام آئے تو درود پڑھا کرو یعنی ﷺ پڑھنا ضروری ہے، تو معلوم ہوا کہ درود پڑھنا ثواب، انگوٹھے چومنا بدعت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ الخ۔ [123]

پتہ چلا کہ دیوبندی وہابی مولویوں کے نزدیک سرور کائنات ﷺ کا اسم گرامی سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا ناجائز و بدعت ہے۔ (معاذاللہ)

حالانکہ یہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سنت ہے اور اہل سنت و جماعت کے اہل حق علماء اس کے استحباب کے قائل ہیں اور خلفاء راشدین کی پیروی کی تو خود نبی کریم

---

[122] اختلاف امت اور صراط مستقیم، حصہ اول، ص ۲۰۲

[123] عقیدہ اہل سنت والجماعت، مولفہ، مفتی ابو محمد ندیم فاروقی، ص ۵۴

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم فرمایا اس قول سے "علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المهديين"۔

حدیث مبارکہ میں ہے: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اذان کے وقت آپ علیہ السلام کا نام مبارک سن کر انگوٹھوں کو چوم کر اپنی آنکھوں پر پھیرا اور کہا "قرة عيني بك يا رسول الله" جب اذان ختم ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر جو تمھاری طرح میرا نام سن کر یہ عمل کرے اور جو تم نے کہا وہ کہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام نئے پرانے ظاہر و باطن گناہ معاف فرمائے گا۔[124]

اور فقہ کی مستند کتب مثلاً شرح وقایہ، ردالمحتار شرح در مختار ج ۱، باب الاذان، ص ۲۶۷، طحطاوی علی مراقی الفلاح میں انگوٹھے چومنے کو مستحب لکھا ہے۔

☆ درود وسلام کی بے ادبی کرتے ہوئے۔ دیوبندی وہابی مولوی لکھتا ہے "آج بعض جاہلوں نے مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے نقلی درود بنالیے ہیں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو درود افضل بتاتے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن یہاں کہنا تو جہالت و حماقت ہے۔۔۔۔۔ الخ۔[125]

---

[124] ۔ تفسیر روح البیان، ج ۴، ص ۶۴۸

[125] ۔ عقیدہ اہل سنت والجماعت، مولفہ، مفتی ابو محمد ندیم فاروقی، ص ۵۵

دیوبندی وہابی کے نزدیک درود ابراہیمی کے علاوہ سب درود نقلی ہیں۔ (معاذاللہ) حالانکہ علماء امت نے درود کے بے شمار صیغے بیان کیے ہیں۔ اور منکرین نے "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" کو نقلی درود بتایا اور غیر افضل بھی۔ جب کہ درود شریف کسی بھی صیغے سے پڑھا جائے باعث اجر و ثواب ہے مگر مذکورہ درود اس لیے افضل ہے کہ اس میں درود و سلام دونوں ہیں جو قرآن کے حکم کے مطابق ہیں جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا: ان اللّٰه و ملائکته یصلون علی النبی یاایھاالذین آمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیماً۔ اس آیت کریمہ میں درود و سلام دونوں کا حکم ہے تو جس درود میں یہ دونوں ہوں وہ افضل ہے۔ (فافہم ایھاالغافل) اور دوسری بات نماز میں درود ابراہیمی کا حکم ہے تو منکرین کے نزدیک ہر وقت صرف یہی پڑھنا چاہیے تو نماز کے اندر ہی سلام کا بھی حکم ہے۔ جو صیغہ خطاب سے ہے تو منکرین وہابی دیوبندی مولویوں کو وہ کیوں نظر نہیں آتا کہ اس کے پڑھنے کا بھی حکم دیں؟ یہ ان کے بد باطنی و گمراہی کی دلیل ہے۔

تیسری بات یہ کہ تشہد میں "سلام" جو صیغہ خطاب سے آیا ہے وہ پڑھنا واجب ہے اور درود (ابراہیمی) پڑھنا سنت ہے (عندالاحنافؒ) تو واجب کو ترک کرتے ہیں اور سنت کا حکم دیتے ہیں جب کہ اس سنت کے حکم دینے میں بھی ان کی نیت یہ ہے کہ باقی درود نقلی ہیں۔ (العیاذ باللہ) تو ان احمقوں پر یہ بات صادق آتی ہے۔ کلمۃ الحق یرید بھاالباطل۔

یہ مختصر حوالہ جات اور ان کے مختصر جوابات "مشت از نمونہ خروارے" پیش کیے ہیں ورنہ دیوبندیوں وہابیوں کے گمراہ کن عقائد و نظریات بہت ہیں اور ان کے مدلل و مُسکِت جوابات تفصیلاً موجود ہیں۔ تو ہم پوچھتے ہیں نام نہاد مفتی سے کہ یہ ٹھنڈے دل سے، تعصب و بغض کو چھوڑ کر عقل سے کام لے کر سوچے کہ آیا یہ اختلافات کیسے ہیں؟ ذاتی و صرف فروعی ہیں یا اصولی اختلافات ہیں؟

☆ اب ہم وہ حوالہ جات پیش کرتے ہیں جن میں دیوبندی وہابی مولویوں نے ایک دوسرے کے خلاف کفر و گمراہی کے فتوے بے دھڑک دیئے ہیں۔ یہ بات تو کسی بھی صاحب علم و شعور سے پوشیدہ نہیں ہے کہ وہابی اپنے سوا سب مسلمانوں کو کافر و مشرک بدعتی کہتے ہیں ہر وقت ان کا مشن بھی یہی ہے کیونکہ خارجیوں کا شیوہ بھی مسلمانوں کو مشرک و بدعتی کہنے کا ہی تھا مگر یہ عجیب بات ہے کہ وہ ایک دوسرے کو بھی کافر و مشرک کہنے سے باز نہ آتے تھے۔ غیر مقلد وہابی مولوی ثناء اللہ کے متعلق دوسرا غیر مقلد وہابی مولوی عبدالاحد خان پوری تحریر کرتا ہے: "ثناء اللہ خارج ہے بہتر فرقہ سے اور امتِ محمد ﷺ کی نہیں اور بدتر ہے روافض و خوارج اور مرجیہ و قدریہ سے۔۔۔ الخ۔

مزید لکھتا ہے: "پس ثناء اللہ کی توبہ بھی قبول نہ کی جاوے اگر حکم شریعت کا جاری ہو یا سلطنت اسلامیہ ہو تو بجز قتل کے کوئی سزا نہ ہو کیونکہ عقائد اس کے بھی زنادقہ کے ہیں

اور توبہ بھی اس کی منافقانہ ہے"۔[126]

مزید لکھتا ہے: " مولوی ثناء اللہ کے بدعات کا اثر کل جماعت میں اثر کر گیا ہے"۔[127]

پھر پنجاب کے غیر مقلد وہابیوں کو مخاطب کر کے لکھتا ہے: "آپ ہمارے نزدیک بدعتی ہیں اور بدعتیوں کی جماعت کو متفرق کرنا نیک نیتی اور اطاعت اللہ اور رسول کی ہے۔"[128]

دیوبندی فرقہ خود کو حنفی مقلد کہلاتے ہیں: غیر مقلد وہابی مولوی اقتدار احمد اپنے مولوی ثناءاللہ وہابی کی تعریف میں لکھتا ہے:

شرک کی اک شاخ ہے تقلید
تونے یہی کہا ثناءاللہ[129]

مودودی وہابیوں کا دیوبندی وہابیوں پر کفر کے فتوی ملاحظہ ہوں۔ اگرچہ دونوں گروپ اعتقادات میں اہلسنت والجماعت کے مخالف ہیں:

---

[126] ۔ القول الفاصل، مصنفہ، عبدالواحد غیر مقلد، مطبوعہ ساڈھورہ، ص ۲۴۳

[127] ۔ القول الفاصل الفارق بین الکاذب فی دعوی اہل حدیث والصادق، ص ۲، حصہ ۲

[128] ۔ القول الفاصل الفارق بین الکاذب فی دعوی اہل حدیث والصادق، ص ۳، حصہ ۲

[129] ۔ فتاویٰ ثنائیہ، حصہ اول، ص ۳۲

"اہلحدیث، حنفی، دیوبندی، بریلوی، شیعہ، سنی، یہ امتیں جہالت کی پیداوار ہیں"۔[130]

"اسلام اور جاہلیت کی اصولی وتاریخی کش مکش کو اچھی طرح سمجھ لیا جاوے"[131]

یہاں مودودی نے جاہلیت بمقابلہ اسلام پیش کیا ہے جو کہ مودودی کی اصطلاح میں بمعنی کفر استعمال ہوتی ہے۔

مارچ ۱۹۶۳ء میں مودودی جماعت نے پاکستان میں تیار شدہ غلاف کعبہ معظمہ کو شہر شہر ریل کے ڈبہ میں رکھ کر پھرا کر زیارت کرانے کی اسکیم چلائی تو غیر مودودی دیوبندیوں وہابیوں نے مودودی دیوبندیوں کے خلاف بدعتی ہونے کا فتوی لگادیا"۔ غیر ملکی دھاگے سے بنے ہوئے کپڑے میں تقدیس کیسے پیدا ہو گئی جس کی بنا پر عوام کو یوں ضعیف الاعتقاد بنایا جارہا ہے۔ (الی قولہ) ایسی تعظیم و تکریم جس کی اسلام نے اجازت نہ دی ہو اور وہ فطرت انسانی کے منافی ہو ایک ایسی بدعت ہے جس سے مختلف راستے کھل جانے کا اندیشہ ہے۔[132]

---

[130] ۔ خطبات مودودی، ص ۷۶

[131] ۔ تجدید، ص ۱۸

[132] ۔ مولوی احمد علی لاہوری کا رسالہ خدام الدین، ۲۹ مارچ ۱۹۶۳ء

صدر دیوبند مولوی حسین احمد دیوبندی وہابی اہلحدیث وہابیوں کے متعلق رقمطراز ہے: "وہابیہ خبیثہ یہ صورت نہیں نکالتے"۔[133]

فرقہ دیوبندیہ کی مایہ ناز کتاب "المہند" میں اہلحدیث وہابیوں کے متعلق یہ فتوی ملاحظہ ہو۔ "ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب در مختار نے فرمایا ہے (الی قولہ) ان کا حکم باغیوں کا ہے۔۔۔۔۔ الخ[134]

"یہ جماعت اسلامی (مودودی) اپنے اسلاف (مرزائی) سے بھی مسلمانوں کے دین کے لیے زیادہ ضرر رساں ہے"۔[135]

مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی نے اپنے فتاویٰ میں مودودی کے بارے میں فیصلہ دیا ہے کہ "ایسے شخص کو مسلمانوں کی فہرست میں شامل رکھنا اسلام کی توہین ہے"۔[136]

کشفِ حقیقت نامی کتاب میں جماعت اسلامی و مودودی کے متعلق ایک سوال کے جواب میں دیوبندی وہابی مولوی کا فتوی قابل دید ہے: "سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین

---

[133] ۔ شہاب ثاقب، ص ۶۹

[134] ۔ المہند، ص ۱۸

[135] ۔ کشف حقیقت، مصنفہ، مولوی سعید احمد مفتی سہارن پور، ص ۸۸

[136] ۔ حق پرست علماء مصنفہ، احمد علی لاہوری، ص ۱۱۵

ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جو جماعت علامہ مودودی کی جماعت اسلامی ہے ان کی کتابیں پڑھنی چاہیئں یا نہیں؟ اور ان پر عمل کرنا چاہیے یا نہیں؟ اور جو بہت سے آدمی یہ کہتے ہیں کہ یہ جماعت دیوبندیوں کے خلاف ہے تو وہ باتیں کون سی ہیں جو ہمارے خلاف ہیں وہ ہمیں بھی بتلا دیجیے تاکہ ہم لوگ بھی اس سے بچیں۔ بینوا و توجروا۔ (حافظ ظہور احمد، پیش امام مسجد درباروالی، قصبہ شاہ پور، ضلع مظفر نگر یوپی ۱۳ مارچ ۱۹۵۱ء)

الجواب: اس جماعت کی کتابیں عوام کو نہ پڑھنی چاہیئں اور نہ جماعت میں داخل ہونا چاہیے۔ مودودی صاحب کے مضامین اور کتابوں میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو اہل سنت و جماعت کے طریقہ کے خلاف ہیں، صحابہ کرام اور آئمہ مجتہدین کے متعلق ان کا اچھا خیال نہیں ہے۔ احادیث کے سلسلہ میں بھی ان کے خیالات ٹھیک نہیں۔ بے عمل مسلمانوں کو بھی وہ مسلمان نہیں سمجھتے ہیں غرض بہت سی باتیں ہیں جو خلاف ہیں۔ اس لیے مسلمانوں کو اس جماعت سے علیحدہ رہنا چاہیے۔ (کتبہ السید مھدی حسن غفرلہ)

افسوس ہے کہ ضیق وقت سے مجبور ہوں ورنہ اہل اسلام کے سامنے پیش کرتا جو زہر کہ اس جماعت کی جانب سے شہد میں ملا کر مسلمانوں کے سامنے لایا گیا ہے اس لیے بالاختصار اس قدر عرض کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہ جماعت اپنے اسلاف یعنی مرزائیوں سے بھی مسلمانوں کے دین کے لیے زیادہ ضرر رساں ہے"۔ (محمد اعزاز علی امروہی غفرلہ،

(مفتی دیوبند) ۱۹ جمادی الثانیہ ۱۳۰۰ ھ ۔ المؤید فخر الحسن غفرلہ ، مدرس دارالعلوم دیوبند۔ [137]

"مودودی مبتدع اور ملحد زندیق ہے"۔ [138]

"میری سمجھ میں ان تیس (۳۰) دجالوں میں ایک مودودی ہے۔ [139]

دیوبندیوں نے جب مودودیوں پر الزام لگایا کہ تم نے صحابہ کی توہین کی ہے تو اس کا جواب مودودی نے ان الفاظ میں دیا "اگر حالات کا جائزہ لینے اور تاریخی واقعات بیان کرنے سے کسی دور کی توہین ہو جاتی ہے تو اس ارتکاب توہین سے کون بچا ہے"۔ این گناہیست کہ در شہر شما (دیوبند) نیز کنند۔ [140]

مودودیوں کا مایہ ناز مولوی امین اصلاحی ، قاسمی و تھانوی دیوبندیوں کا رد کرتے ہوئے لکھتا ہے:

" مولانا اسماعیل شہید کی تقویۃ الایمان وغیرہ پر کیوں نہ نظرِ ثانی کرائی اور جب دیوبندیوں کے خلاف امکان کذب باری وغیرہ پر کفر کے فتوے نکلے تھے تو کیوں نہ اکابر

---

[137] ۔ کشف حقیقت، مصنفہ، مولوی سعید احمد مفتی سہارن پور، مطبوعہ دیوبند ص ۸۸

[138] ۔ کشف حقیقت، مصنفہ، مولوی سعید احمد مفتی سہارن پور، مطبوعہ دیوبند ص ۱۳

[139] ۔ کشف حقیقت، مصنفہ، مولوی سعید احمد مفتی سہارن پور، مطبوعہ دیوبند ص ۹۷

[140] ۔ جائزہ، ص ۴۰

دیوبند کی کتابیں ایک کمیٹی کے حوالہ کی گئیں۔ جس میں بریلی کی پچاس فیصد نمائندگی ہوتی"۔[141]

جن اکابر علمائے اسلام نے اکابرین دیوبند پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا ان کی تائید کرتے ہوئے امین اصلاحی لکھتا ہے: "ان کو مطمئن کرنے کی صورت تو صرف یہ تھی کہ ترجیح الراجح کی تیاری میں مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم (بریلوی) کو بھی برابر کا حصہ ملتا"۔[142]

مولوی عامر دیوبندی لکھتا ہے: " میں صاف صاف کہتا ہوں کہ ان (علمائے دیوبند) کی بظاہر قابل اعتراض غلوآمیز اور وحشت آفرین تحریروں میں بھی نہ صرف یہ کہ الفاظ و اسلوب کے لحاظ سے بھی بہت سے ایسے ٹکڑے ہیں جنہیں فرق مراتب کے ساتھ قابل اصلاح اور قابل ترمیم اور لائق حذف کہا جاسکتا ہے۔ بلکہ معنوی اعتبار سے کتنے ہی ٹکڑے لائق نظر ہیں۔[143]

نیز مزید لکھتا ہے: "حضرت مولانا مدنی ارشاد فرمائیں کہ انہوں نے بڑے بڑے علمائے حق کی پیروی میں کہاں تک اہل حق کا فریضہ سرانجام دیا ہے اور اکابر دیوبند کی غلطیوں

---

[141]۔ ترجمان القرآن، صفر، ۱۳۷۱ھ، ص ۳۰

[142]۔ ترجمان القرآن، صفر، ۱۳۷۱ھ، ص ۳۰

[143]۔ تجلی دیوبند، اگست و دسمبر ۱۹۵۷ء، ص ۴۲

سے رجوع کرنے میں کہاں تک خلوص وللہیت سے کام کیا ہے"۔[144]

یہی مولوی دیوبندی رقمطراز ہے: "لاہور کے ایک مولوی (احمد علی) کا خیال ہے کہ شیطان کو حضرت آدم کے لیے سجدہ دینے میں اللہ سے بھول ہوئی اور دوسری بھول یہ ہوئی کہ شیطان نے جب لمبی عمر مانگی تو عطا فرما دی اس کے علاوہ ان مولوی صاحب کا دعویٰ ہے کہ قرآن و حدیث کو جتنا صحیح میں نے سمجھا گزشتہ بارہ سو سال میں کسی نے نہیں سمجھا اور یہ (احمد علی) اپنے مریدوں کو چپکے سے تعلیم دیتے ہیں کہ میری پیروی کرتے رہو تو جنت میں اچھی بلڈنگیں دلاؤں گا۔ میرا مقام جنت نعیم میں سب سے اوپر انبیاء کی صف میں ہے۔ ان مولوی صاحب نے مجھے (یعنی میرے پیر کو) ایک خط میں لکھا کہ رسول اللہ ﷺ عالمی امور کے انتظام و انصرام میں مجھ سے مشورہ لیتے ہیں۔ اور فجر و عشاء کی نماز اکثر بیت اللہ یا مسجد نبوی میں پڑھتا ہوں۔ ایک اور خط میں انہوں نے مجھے خط لکھا کہ سن پچاس ہجری کے بعد قرآن و سنت کو صرف میں نے سمجھا ہے اور سارے مفسرین و محدثین جھک مارتے رہے ہیں، ص ۲۰۴ پر ہے، میں اللہ ہوں اور اللہ میں میں۔ مجھ میں منصور ہے۔ اور میں منصور میں۔ سچ مجھ سے ہے اور میں سچ سے۔ اپنی ایک اور کتاب "وحی والہام" ص ۹۲۹ پر لکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اصل میں تو نبی ہی تھے لیکن میں نے ان کی نبوت کشید کر لی اور نبوت

---

[144]۔ تجلی دیوبند، فروری، مارچ، ۱۹۵۷ء، ص ۷۵

اب مجھے وحی کی منفعتوں سے نوازتی ہے۔[145]

مولوی غلام نبی فاضل دیوبند ساکن فورٹ عباس لکھتا ہے: "کیا آپ (دیوبندی مولوی) حضرات کی نظر کبھی اپنی کتابوں پر نہیں پڑی۔ اگر آپ کو یہ مسائل معلوم ہوتی ہیں تو آپ نے کبھی ان کے خلاف آواز اٹھائی؟ آپ کو تو پہلی فرصت میں یہ مسائل (کفریہ) ان کتابوں سے کھرچ دینے تھے تاکہ مسلمان گمراہ نہ ہوں لیکن آپ نے کبھی ادھر التفات ہی نہیں کیا۔ محترم حضرات ذرا غور فرمایئے آپ کس شغل میں منہمک ہیں۔ مسلمانوں کو کس گڑھے میں دھکیل رہے ہیں اور پھر اپنے انجام پر بھی نگاہ رکھیے۔ آخر سب کچھ یہ دنیا کی چار دیوار ہی تو نہیں۔ ایک ایک لفظ کا جواب دینے کا وقت آرہا ہے اس وقت کیا گر گُلو خلاصی کرانے کو سوچ رکھا ہے۔ دنیا والوں کو تاویلوں اور تحریفوں سے دھوکہ دیا جا سکتا ہے کیا خبیر ودانا کو بھی فریب دیا جا سکتا ہے"۔[146]

قاسمی دیوبندی وہابیوں نے غلام خانی دیوبندی وہابیوں پر عجیب فتویٰ لگاتے ہوئے لکھا ہے: "سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین (مولوی غلام خان وغیرہ پنجابی دیوبندیوں کی مایہ ناز کتاب) تفسیر بلغۃ الحیران کے مندرجہ ذیل مقامات میں آیا۔ یہ جو کچھ اس تفسیر میں لکھا

---

[145] ۔ ماہنامہ، تجلی دیوبند، جنوری ۱۹۵۷ء، ص ۱۲

[146] ۔ روزنامہ تسنیم، لاہور، ۱۸ اگست، ۱۹۵۸

گیا ہے۔ یہ سلف الصالحین اور اہل سنت و جماعت علمائے دین کے نظریات کے موافق ہے یا مخالف؟۔۔۔ الخ

الجواب: یہ تفسیر مسلمانوں کے لیے مضر ہے۔ ایسے عقائد رکھنے والے (سب پنجابی دیوبندی) حضرات اہلسنت میں داخل نہیں ان (غلام خانی دیوبندیوں) کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ ان کو امام مسجد نہ بنایا جائے۔ ایسے عقائد والوں سے سلام کلام بند کر دینا چاہیے" کتبہ: السید مہدی حسن، صدر مفتی دار العلوم دیوبند، ۵رجب ٦٦ھ۔

"مندرجہ سوال نمبرات کا مفہوم بلاشبہ عقائد اہلسنت والجماعت سے متصادم ہے۔۔۔ الخ" (مولوی محمد شفیع، سابق مفتی مدرسہ دیوبند حال، کراچی)

"مصنف کا کوئی مذہب نہیں، نہ عقائد اہلسنت و جماعت کے موافق ہیں (یعنی اس کا مصنف مولوی حسین علی صاحب واں بھچراں والا فرقہ دیوبندیہ لامذھب ہے"۔ (مفتی کفایت اللہ دہلوی)

"ایسا طائفہ (دیوبندیہ) ملتِ اسلام سے خارج ہے۔ فقط"۔ (عبدالجبار بگڑہ عفی عنہ)

دارالعلوم دیوبند سے مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی پر فتویٰ کفر، یہ مولوی شبیر احمد عثمانی پاکستانی دیوبندی وہابیوں کا پیشوا ہے: "دارالعلوم دیوبند کے طلباء نے جو گندی گالیاں اور

فحش اشتہارات اور کارٹون ہمارے متعلق چسپاں کیے ہیں، جن میں ہمیں ابو جہل تک کہا گیا اور ہمارا جنازہ نکالا گیا۔ آپ (دیوبندی مولوی صاحبان) حضرات نے اس کا بھی کوئی تدارک کیا تھا۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت دارالعلوم کے تمام مدرسین مہتمم اور مفتی سمیت باستثناء ایک دو کے بلاواسطہ مجھ سے نسبت تلمذ رکھتے تھے"۔[147]

پتہ چلا کہ ان کے نزدیک ان کے استاذ مولوی شبیر احمد عثمانی کو ابو جہل کی طرح ہے تو اندازہ لگایئے استاذ ابو جہل ہو تو شاگرد پھر، عتبہ، شیبہ، ولید کی طرح ہی ہوں گے۔ (نجانا اللہ من سوء الاعتقاد)

مولانا حسین احمد صاحب نے مسلم لیگ میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام قرار دیا اور قائد اعظم کو کافر اعظم کا لقب دیا"۔[148]

مولوی شبیر احمد عثمانی نے حسین احمد کے بارے میں کہا: "یہ پرلے درجے کی شقاوت و حماقت ہے کہ قائد اعظم کو کافر اعظم کہا جائے"۔[149]

ناظم تعلیمات و مناظر فرقہ دیوبندیہ اور مدرس اعلیٰ مدرسہ دیوبند مولوی مرتضیٰ

---

[147] ۔ مکالمۃ الصدرین، تقریر شبیر احمد عثمانی، مطبوعہ دیوبند، ص ۲۱

[148] ۔ خطبہ صدارت، شبیر احمد عثمانی، ص ۴۸

[149] ۔ اشد العذاب، مصنفہ، مولوی مرتضیٰ چاندپوری، دیوبندی ناظم تعلیمات، دارالعلوم دیوبند مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۱۹

حسن چاندپوری دیوبندی کا فتویٰ و فیصلہ سنیے: "اگر خان صاحب (مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم) کے نزدیک بعض علمائے دیوبند۔۔۔ (اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، محمد قاسم نانوتوی)۔۔۔ واقعی ایسے تھے جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خان صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے۔ جیسا کہ علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کر لیے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے تو اب علمائے اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر اور مرتد کہنا فرض ہو گیا۔ اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں، چاہے وہ لاہوری ہوں یا قادیانی وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے"۔[150]

روزنامہ ندائے ملت لاہور ۱۹ اگست ۱۹۲۹ء پر ہے: "مولانا غلام غوث ہزاروی نے مولانا احتشام الحق کو امریکی سامراج کا ایجنٹ قرار دیا۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا ظفر احمد عثمانی کو بڈھا کاذب قرار دیتے ہوئے لوگوں کو مشورہ دیا کہ اس کی گردن پکڑو۔۔۔ الخ۔

مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی کا سرسید، ابوالکلام شبلی نعمانی پر فتوے ملاحظہ فرمائیں: "**فاصبح بحيث ترى فيه شها مطاحا وهوى متبعا و اعجابا برايه**

---

[150] تجلی دیوبند، فروری، مارچ، ۱۹۵۷ء، ص ۷۵

و خروجا عن المسلک القدیم ۔۔۔۔فکان ھذا یسئ الادب مع اکابر الامة"۔[151]

ترجمہ: وہ (ابوالکلام) آزاد اپنی خواہشاتِ نفسانی کا متبع ہے اور اسلام کے سیدھے، سادھے راستے سے بھٹکا ہوا ہے اور اکابرین ملت کا سخت بے ادب ہے۔

"سرسید ھو رجل زندیق ملحد أو جاھل ضال۔۔۔۔۔۔فکھذا ضل و اضل و یالیت لو کان کفرہ والحادہ غیر متعدد وقد حاول ھو ان یدین الناس کلہ بزینة و یومنوا بہ۔۔۔۔۔فانظر الی این بلغت سفاھة ھذا السفیہ الملحد۔۔۔۔الخ۔[152]

ترجمہ: وہ سرسید بے دین ملحد یا جاہل گمراہ ہے۔ وہ خود گمراہ ہوا اور اس نے لوگوں کو بھی گمراہ کیا ہے اور اگر اس کا کفر والحاد زیادہ نہ ہوتا تو ممکن تھا کہ لوگ اس پر مکمل ایمان لے آتے پس دیکھ کہ اس ملحد بے وقوف کی بے وقوفی کہاں تک پہنچ گئی ہے۔

مزید لکھتا ہے: " انہ کیف یعتقد فی ذالک الرجل۔۔۔۔۔ ھل ھی مداھنة دینیة لمصالح مشترکة او ذالک من ائتلاف ارواحھا

---

[151] ۔ یتیمۃ البیان لمشکلات القرآن، مصنفہ، امام دیوبند محمد انور شاہ کشمیری، ص ۳۴

[152] ۔ یتیمۃ البیان لمشکلات القرآن، مصنفہ، امام دیوبند محمد انور شاہ کشمیری، ص ۳۲

واشتراک مقاصدهما فی العلم والفهم۔۔۔۔۔وانما الوح علی اعین الناس اذ لیس من الدین ان یغمض عن کافر۔۔الخ۔[153]

ترجمہ: بے شک وہ شبلی، سر سید کے بارے میں از حد خوش اعتقادی رکھتا ہے پس یا تو یہ مداہنۃ فی الدین ہے اور ان دونوں سر سید و شبلی کی روحیں علم و مقاصد میں یک جا ہیں۔ اور ہم نے لوگوں کے سامنے شبلی کا یہ پول اس لیے ظاہر کیا ہے کہ دین اسلام میں کسی کافر کے کفر سے چشم پوشی کرنا ہر گز جائز نہیں"۔

تاریخ پر نظر دوڑائیں تو پتہ چلے گا کہ سب سے پہلے حق کے مقابلے میں اختلاف کرنے والا باطل کا نمائندہ شیطان لعین نظر آتا ہے۔ جب حق تعالیٰ عزوجل نے فرشتوں کو اور ابلیس کو حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم فرمایا تو ابلیس لعین نے حکم الٰہی سے بغاوت و سرکشی کرتے ہوئے مخالفت کی اور اپنے باطل نظریات کو ثابت کرنے کے لیے اپنے فاسد دلائل بھی پیش کرنے لگا۔ جو گرچہ بظاہر توحید پرستی کی نشاندہی کرتے تھے مگر حقیقتاً خلاف توحید، مخالفت حکم الٰہی اور شان رسالت کی مخالفت و توہین پر مبنی تھے جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اس کی بظاہر توحید پرستی قبول نہ فرمائی اور اس کو راندۂ درگاہ کر دیا اور لعنت کا طوق اس کی گردن میں ڈال دیا۔ (نعوذ باللہ من شرور الشیطان

---

[153] ۔ یتیمۃ البیان لمشکلات القرآن، مصنفہ، امام دیوبند محمد انور شاہ کشمیری، ص ۳۴

اللعین الرجیم) جب کہ دوسری طرف فرشتوں نے حکم الٰہی کو تسلیم کرتے ہوئے سجدہ کیا اور حقیقی توحید کا درس دیا۔ شیطان لعین اور اس کے چیلے اپنی خود ساختہ توحید کے زعم میں حکم الٰہی کی مخالفت اور انبیاء و اولیاء کی شان گھٹانے کے ہر حربے کو استعمال کرتے رہتے ہیں۔ جب کہ دوسری طرف فرشتوں کی راہ پر چلے ہوئے اہل حق حکم الٰہی کو مانتے ہوئے شان انبیاء و اولیاء کو بلند رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں اور رہیں گے۔ (انشاءاللہ)

یہ بات روز روشن کی طرح واضح حقیقت ہے کہ دیوبندیوں وہابیوں سے اہل حق کا اختلاف فروعی و ذاتی نہیں بلکہ اصولی و عقائد کا اختلاف ہے اور یہ اپنے کفریہ عقائد و نظریات (جو ان کی اپنی عبارات سے واضح ہیں) اور انہیں کی وجہ سے احکام شرعیہ کی روشنی میں گستاخ، گمراہ بے دین اور کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ان دیوبندیوں وہابیوں خارجیوں کے متعلق حضرت علامہ فخر الاماثل، مناظر اہلسنت، مفتی سرحد، پیر طریقت، رہبر شریعت، مفتی شائستہ گل القادری رحمۃاللہ علیہ نے حضرت العلامہ ابن عابدین شامی رحمۃاللہ علیہ کا فیصلہ اپنی کتاب "المقاصد السنیۃ" میں تحریر فرمایا ہے:

" وقد ثبت بالتواتر قطعاً عندالخواص والعوام من المسلمین ان هذه القبائح مجتمعة فی هؤلاء الضالین المضلین فمن الصف بواحد

من الامور فهو كافر يجب قتله باتفاق الامة۔۔۔۔ الخ۔[154]

ترجمہ: یعنی یہ بات خواص و عوام مسلمانوں میں تواتر و قطعی طور پر ثابت ہے کہ یہ سب (باطل عقائد) ان گمراہوں اور گمراہ کرنے والوں میں پائے جاتے ہیں تو جو بھی ان میں سے کسی ایک کا معتقد ہو وہ کافر و واجب القتل ہے۔

مزید فرماتے ہیں:

"اعلم ان هؤلاء الكفرة والبغاة الفجرة جمعوا بين اصناف الكفر والبغي والعناد وانواع الفسق والزندقة والالحاد و من توقف في كفرهم والحادهم ووجوب قتالهم وجواز قتلهم فهو كافر مثلهم "۔[155]

ترجمہ: جان لو کہ اس باغی، کفار، فجار کے گروہ میں مختلف اقسام کے کفر، بغاوت و سرکشی، عناد و فسق و زندقہ والحاد و گمراہی، جمع ہیں اور جو ان کے کفر والحاد اور وجوبِ قتل میں شک کرے وہ بھی انہیں کی طرح کافر ہے"۔

یہ مختصر دلائل ہم نے احقاقِ حق اور ابطال باطل کی غرض سے للہیت کے ساتھ

---

[154] ۔ تنقیح الحامدیہ، ج۱، ردۃ، ص۱۰۳، بحوالہ المقاصد السنیۃ ص۹۱

[155] ۔ تنقیح الحامدیہ، ج۱، ردۃ، ص۹۲، مطلب فی حکم الروافض قاتلھم اللہ۔

ذکر کیے ہیں اس میں ہمارا ذاتی اختلاف وعداوت نہیں ہے۔ (الحمد للہ) تاکہ عقائد باطلہ و فاسدہ کو چھوڑ کر عقائد صحیحہ و نافعہ کو اپنایا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کے طفیل ہمیں دنیا وآخرت کی کامیابی عطا فرمائے اور اس رسالہ کو مفید و نافع بنائے آمین۔ بحرمۃ طٰہٰ و یٰسٓ ﷺ ۔ تمت بالخیر

تصدیقات و تقاریظ علماء و مشائخ اہلسنت و جماعت

جگر گوشۂ قیوم زمان، عالم نبیل، فاضل جلیل، پیر طریقت رہبر شریعت حضرت

علامہ مولانا احمد سعید عرف یار جان صاحب دامت برکاتہم العالیۃ

الحمد للہ کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد بد قسمتی سے کچھ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جنھوں نے بظاہر اہلسنت و جماعت کا لبادہ اوڑھا ہوتا ہے اور بہ ظاہر اپنے آپ کو اہلسنت و جماعت و مناظر ملت کہلواتے ہیں۔ در حقیقت ایسے لوگوں کی فکری تعلیم اور ذہنی کجی چونکہ بد عقیدہ و بد مذہب لوگوں کے ساتھ مجالست وانس و محبت کی وجہ سے ان کے عقائد اور افکار کو ذہنی طور پر اپناتے ہیں اور نام سے دھوکہ کھاتے ہیں کہ فلاں بھی حنفی ہے۔

یہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی کا کمال اور ہم سب پر احسان عظیم ہے کہ جس کی بصیرت نے ہمیں نام نہاد حنفی اور اہل سنت کا لبادہ اوڑھنے والے لوگوں کی نشاندہی

فرمایا اور بتلایا کہ حنفی ایسے نہیں ہو سکتے جن کے عقائد دیوبند کے زہر آلود اور دشمنی رسول ﷺ پر مشتمل ہوں۔

قبلہ شاہ صاحب سلسلہ سیفیہ کی پہلے شخصیت ہیں جنھوں نے ان نام نہاد حنفیوں اور نام نہاد مفتیوں کو دکھایا کہ اگر اعلیٰ حضرت کے افکار و عقائد کو نہ اپنایا جائے تو اہل سنت وجماعت کہلانے کے حقدار نہیں۔

دیوبندیت تو گستاخانہ مسلک ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نام نہاد مفتیوں کے شر سے بچائے اور قبلہ شاہ صاحب کو اجر عظیم دے۔

عقائد اہلسنت وجماعت

ہم اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی حیات اور وفات میں کوئی فرق نہیں۔ رسول اللہ ﷺ اب بھی اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں۔ اور ان کی حالتوں اور ان کی نیتوں اور ان کے ارادوں اور ان کے دل کے خیالوں سے اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو باخبر کیا ہے۔ لیکن خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس سے انکاری ہیں جو کوئی اس سے منکر ہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (بحوالہ: تجلیات مدینہ از الحاج مولوی محمد احتشام الحسن دیوبندی کاندھلوی ص ۹۱، اثبات

الاغراض ص ۶۲، مقام رسول ص ۴۶۷، مواہب اللدنیہ ص ۳۸۷ ج ۲، زرقانی ص ۳۰۵ ج ۸ جاء الحق ص ۱۴۸، حاضر وناظر ص ۴۲۔)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جو کوئی نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کا مرتکب ہو جائے یا آپ ﷺ سے جھوٹ کی نسبت کرے یا آپ کی عیب جوئی کرے یا آپ کے نقائص بیان کرے یقیناً وہ شخص کافر ہے، واجب القتل ہے اور اس قسم کے گستاخان رسول کی توبہ بھی قابل قبول نہیں۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ انبیاء کرام کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ جو کوئی گستاخی کرتا ہے وہ واجب القتل ہے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ص ۳۸۶ ج ۴، شفا شریف ص ۲۶۱ ج ۲، کتاب الخراج: ص ۱۴۲، ردالمختار ص ۳۱۹ ج ۳، تمہید الایمان سیدنا اعلیٰ حضرت حسام الحرمین ص ۲۷)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جناب **محمد** رسول اللہ ﷺ کے آباؤ اجداد حضرت آدم علیہ السلام تک سب مؤمن وموحد تھے خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس سے منکر ہیں۔ جو کوئی اس سے منکر ہو وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (تفسیر خازن ص ۱۱۷ ج ۵، تفسیر صاوی ص ۲۸۷ ج ۳، تفسیر جمل ص ۲۹۶ ج ۳، تفسیر جامع البیان ص ۳۱۴، زرقانی ص ۲۴۳ ج ۵، کشف الغمہ ص ۵۱ ج ۲، مدارج النبوت ص ۱۱۶ ج ۱، شفا شریف ص ۶۳ ج ۱، سیرت رسول عربی ص ۶۴۴)

ہم اہل سنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ سردار دوجہاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بمثل بشر اور بے نظیر نور ہیں۔ جبکہ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ رسول اللہ ﷺ کی نورانیت سے انکار کرتے ہیں۔ جو کوئی رسول اکرم ﷺ کی نورانیت سے انکار کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(تفسیر روح المعانی ص۹۷ج۲پ۶، تفسیر صاوی ص۲۷۵ج۱، تفسیر خازن ص ۴۴۷ج۱، تفسیر کبیر ص۳۵۹ج۱، تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ ص ۷۲، تفسیر جلالین ص۹۷)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اہتمام کرنا جائز اور مستحب ہے، جبکہ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کو بدعت اور حرام کہتے ہیں۔ جو کوئی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بدعت اور حرام سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(نسائی شریف برحاشیہ ص۳۵۶، امداد الفتاویٰ ص۳۳۷ج۶، کلیات امدادیہ ص۸۰، الحاوی للفتاویٰ ص۱۹۶ج۱، فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۵۰، سنن الہدیٰ فی متابعۃ المصطفیٰ ص۳۸۱، فتاویٰ سلطانیہ ص۵۲۸، فتاویٰ فریدیہ ص۳۱۴ج۱ تفسیر روح البیان ص۴۲۲ج۴)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ عرس شریف کرنا جائز اور باعث ثواب ہے جبکہ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ عرس سے منکر ہیں۔ جو کوئی عرس شریف کا انکار کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(شرح الصدور ص۸۷، المسلک البیضاء ص۴۷، فیصلہ حق وباطل ص۱۵۸، جاءالحق ص۳۰۰، فتاویٰ عزیزیہ ص۴۹، انفاس العارفین ص۲۸ لشاہ ولی اللہؒ، ماثبت بالسنۃ ص۵۵، ہمعات ص۱۶، تفسیر کبیر ص۲۰۰ج۵، تفسیر ابن جریر ص۱۴۲ج۱۳، فتاویٰ نوریہ ص۶۳۵ج۱)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ درود تاج پڑھنا جائز اور باعث ثواب وسعادت

ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اسے شرک کہتے ہیں اور جو کوئی اسے شرک سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(الامن والعلیٰ مصنف اعلیٰ حضرت محمد احمد رضاخان افغانی صاحب ص ۵، السیف المبیر ص ۱۶)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ مردہ اپنی قبر میں اپنے ملاقاتیوں کو جانتا ہے۔

خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کا انکار کرتے ہیں اور جو کوئی انکار کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(شامی ص ۶۰۴ ج ۱، تفسیر ابن کثیر ص ۴۸۲ ج ۳، شرح الصدور ص ۸۴، الروح لابن قیم ص ۵، تفسیر روح البیان ص ۱۲۵ ج ۲، مراقی الفلاح ص ۳۴۱، الحاوی للفتاوٰی ص ۱۷۰ ج ۲، تفسیر روح المعانی، سورۃ روم ص ۸۵ ج ۱۱، مکتبہ حقانیہ ملتان)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ قبر میں روح کے تابوت (جسم) کو واپسی حق ہے اور خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ کہتے ہیں کہ مر گیا تو ختم ہو گیا۔ جو کوئی روح کا تابوت (جسم) کی طرف واپسی کا انکار کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(شرح عقائد الجلالی ص ۱۰۴ ج ۲، حاشیہ ابی داؤد ص ۲۹ ج ۲، اثبات الاغراض ص ۴۵، تسکین الصدور ص ۱۰۱، تفسیر ابن کثیر ص ۵۳۱ ج ۲، کتاب الروح ص ۵۲، شفاء السقام ص ۱۴۸)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جو کوئی مذاہب اربعہ سے فی زمانہ باہر ہے وہ ضال اور مضل ہے اور اسلام سے خارج ہے۔

(تفسیر صاوی ص ۹ ج ۳، البصائر ص ۵۲، تعلیق المحلیٰ شرح منیۃ المصلیٰ ص ۱۵، تشریحات ضیائیہ ص ۱۲۴)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ یوم عاشورہ میں چھولے یا حلیم پکانا جائز اور باعث ایصال ثواب ہے۔ اور اس میں اجر عظیم ہے۔ اور خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ چھولے اور حلیم پکانے کا انکار کرتے ہیں جو کوئی چھولے اور حلیم پکانے کا انکار کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(تفسیر روح البیان ص ۱۴۲ ج ۴، نزہۃ المجالس ص ۱۸۳ ج ۱)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ صلحاء، علماء اور اولیاء کے مزارات پر عماموں

اور کپڑوں کا رکھنا جائز ہے۔ اور خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کو ناجائز اور بدعت کہتے ہیں۔ جو کوئی اسے بدعت اور ناجائز کہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (شامی ص ۲۲۳ ج ۲، کشف النور ص ۱۴، تنبیہ الضمائر علی ردالزخائر ص ۲۶)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ کنکریوں اور تسبیح کے دانوں پر ذکر الہٰی جائز اور باعث ثواب ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ تسبیح کا انکار کرتے ہیں۔ جو کوئی تسبیح کے دانوں پر ذکر الہٰی کرنے سے انکار کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(مستخلص ص ۲۳، شرح الیاس، تبلیغی نصاب ص ۲۲۶، سیف المقلدین ص ۲۷۲، ۳، بحر الرائق ص ۲۹ ج ۲، مظاہر حق ص ۲۸۹)

ہم اہلسنت وجماعت خصوصاً احناف کا یہ عقیدہ ہے کہ امام اور مقتدی کیلئے اقامت کے دوران بیٹھنا اور حی علی الفلاح پر اٹھنا جائز اور مستحب ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اقامت میں بیٹھنے اور حی علی الفلاح پر اٹھنے کو بدعت اور ناجائز کہتے ہیں۔ جو کوئی اسے بدعت اور ناجائز سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(بدائع ص ۲۰۰ ج ۱، فتاویٰ عالمگیری ص ۵۷، ج ۱، نور الایضاح ص ۶۹ شرح وقایہ ص ۱۵۵ ج ۱، فتاویٰ وودودیہ ص ۱۳۶، کنزالدقائق ص ۲۴)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ تعویذ لکھنا اور اس پر شکرانہ لینا جائز اور مستحب ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ تعویذ لکھنے کو شرک کہتے ہیں جو کوئی تعویذ کو شرک کہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(منھاج السنن ص ۹۵ ج ۱، بہشتی زیور ص ۱۰۲۶ انواں حصہ پشتو، معارف القرآن ص ۱۰ ۵۱ ج ۵، فتاویٰ عالمگیری ص ۴۲۶ ج ۱، نسائی شریف بر حاشیہ ص ۱۷۱ ج ۲)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینا اور اسی طرح ان کے وصال کے بعد ان کے تبرکات (بال اور کپڑے) وغیرہ چومنا اور ان کی تعظیم

کرنا جائزاور مستحب ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ ہاتھ وغیرہ کو بوسہ دینے اور تبرکات کو چومنے کو حرام اور شرک کہتے ہیں۔ جو کوئی اسے حرام اور شرک کہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(مشکوۃ ص ۴۰۲، ترمذی شریف ص ۳۳۰، ابن ماجہ ص ۲۶، فتاوی عالمگیری ص ۴۲۵، جوھرۃ النیرۃ ص ۲۸۶ ج ۲، شرح الیاس ص ۱۵۱ ج ۲)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جب مؤذن کہنے لگتا ہے اشھدان محمد رسول اللہ اور اس کے سننے پر اپنے انگوٹھے چوم کر دونوں آنکھوں پر پھیرنا جائزاور مستحب ہے خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ ابھامین کی تقبیل (انگوٹھے چومنے) کو بدعت اور حرام کہتے ہیں، جو کوئی اسے بدعت اور حرام کہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(تفسیر روح البیان سورۃ مائدۃ پ ۶ ص ۶۶۸، شامی ص ۳۷۰ ج ۱، فتاوی واحدی ص ۷۵، تعلیق المجلی شرح منیۃ المصلی ص ۲۱۶، فتاوی مجددیہ نعیمیہ ص ۳۹۶ ج ۱، علم الفقہ)

ہم اہلسنت وجماعت خصوصاً احناف کا یہ عقیدہ ہے کہ بیس رکعات نماز تراویح سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سنت صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور سنت مسلمین ہے اور آٹھ رکعات تراویح خلاف سنت ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ بیس رکعات تراویح کو بدعت کہتے ہیں، جو کوئی اسے بدعت کہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(شرح وقایہ ص ۴۹، جامع الرموز ص ۹۵، الزیلعی ص ۱۷۸، کبیری ص ۴۴۹، عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۳۵۵ ج ۵، جاء الحق حصہ دوم ص ۱۰۵)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عذاب قبر حق ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کے منکر ہیں، جو کوئی شفاعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر ہو وہ وہابی اور خارجی ہے۔ اور اس کی اقتداء کرنا درست نہیں اس لئے کہ وہ کافر ہے۔

(خلاصۃ الفتاوی ص ۱۴۹، فتح القدیر ص ۲۴۷، تسکین الصدور ص ۷۵، فتاوی عالمگیری ص ۲۷۴ ج ۲)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ غیر اللہ کو نداء کرنا (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہنا صحیح

اور جائز ہے۔ اور اہل سنت کا شعار ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ نداء غیر اللہ کو شرک کہتے ہیں جو کوئی نداء یارسول اللہ ﷺ کو شرک کہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(کنوز الحقائق ص ۲۰۴ ج ۲، ادب المفرد ص ۱۴۲، الشفاء ج ۲ ص ۱۱۷، فتح القدیر ص ۶۰۴ شوکانی، البدایہ والنہایہ ص ۳۲۹ ج ۶، ابن الکثیر الکامل فی التاریخ ابن کثیر ص ۲۴۶ ج ۲، طحطاوی ص ۱۱۱، شامی ص ۲۹۳ ج ۱، جلاء الافہام ص ۲۵۸، ابن قیم، تبلیغی نصاب ۹۸ فضائل درود شریف، کلیات امدادیہ ص ۹۱ ص ۲۰۵)

ہم اہلسنت وجماعت خصوصاً احناف کا یہ عقیدہ ہے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت کے ساتھ دعا کرنا مستحب اور جائز ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کو بدعت کہتے ہیں۔ جو کوئی اسے بدعت اور حرام سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(نورالایضاح ص ۸۰، مراقی الفلاح ص ۷۲، طحطاوی ص ۱۷۱، فتاویٰ نورالہدیٰ، تسہیل المشکوٰۃ ص ۲۰۰، تسہیل ترمذی ص ۳۱۴، ارشادات نصیری، سنن الہدیٰ ص ۲)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ عمامہ باندھنا طریقۂ سنت ہے خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کو بدعت اور ناجائز کہتے ہیں جو کوئی اسے ناجائز سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(اشعۃ اللمعات ص ۵۴۵ ج ۳، مظاہر حق ص ۵۵۴ ج ۳، مسند الامام اعظم ابی حنیفہؓ ص ۱۱۶، ابن ماجہ (لباس) ص ۲۶۴)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اذان سے قبل یا بعد میں حضور اکرم ﷺ پر درود وسلام نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اسے بدعت اور ناجائز کہتے ہیں، جو کوئی اسے بدعت اور ناجائز سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(شفاء شریف ص ۱۲۹ ج ۲، الجامع الصغیر ص ۹۱ ج ۹، القول البدیع ص ۱۹۳، فتاویٰ کبریٰ ص ۱۲۹ ج ۱، اعانۃ الطالبین ص ۲۲۳ ج ۱، تبلیغی نصاب (فضائل درود شریف) ص ۵۲/۷۷، فتاویٰ مجددیہ نعیمیہ ص ۷۸ ج ۳، معارف القرآن ص ۱۲۷، فتاویٰ نوریہ ص ۱۸۲، مسلم شریف ص ۱۶۶)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ماہ رمضان کی تیئسویں شب کو سورۃ عنکبوت اور سورۃ روم کی تلاوت کرنا جائز اور مستحب ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اسے بدعت اور ناجائز کہتے ہیں جو کوئی اسے بدعت اور ناجائز سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(تفسیر ابی سعود آخر سورۃ العنکبوت ص ۲۶۴ ج ۲، تفسیر ابی سعود آخر سورۃ روم ص ۲۸۸، جنت الفردوس ص ۶۵، ارشاد الطالبین ص ۲۴۳، انیس الواعظین ص ۳۰)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جو علماء، طلباء اور حفاظ صاحبان جب بھی ختم قرآن شریف فرماتے ہیں۔ انہیں بطریق احسان طعام اور روپے پیسے دینا جائز اور مستحب ہے خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اسے بدعت اور حرام کہتے ہیں جو کوئی بھی اسے بدعت اور حرام سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(فتاویٰ عزیزیہ ص۹ ج۱، حدیقہ ص۲۵۶، اثبات الاغراض ص۱۹۵، الخیرات الحسان ص۹۳، قاضی خان ص۱۹، باب الاجارۃ، مجمع الانھار ص۳۸۴ ج۲، درالمختار ص۳۲۶ ج۲، فتاویٰ حامدیہ ص۱۲۶ ج۲)

ہم اہلسنت وجماعت خصوصاً احناف کا یہ عقیدہ ہے کہ مروجہ دورہ اسقاط جائز اور مستحب ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اسے بدعت اور حرام کہتے ہیں۔ جو کوئی اسے بدعت اور حرام سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(طحطاوی مراقی الفلاح ص۳۳۹، فتاویٰ عالمگیری ص۱۰۰ ج۱، خلاصۃ الفتاویٰ ص۱۹۲، شامی ص۲۸۷، جامع الفوائد ص۶۳، تسہیل المشکوٰۃ ص۱۱۵، البصائر ص۱۲۹، تسہیل الترمذی ص۳۱۶)

ہم اہلسنت وجماعت خصوصاً احناف کا یہ عقیدہ ہے کہ نماز جنازہ پڑھنے کے بعد دعا جائز اور مستحب ہے اور خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اسے بدعت اور حرام کہتے ہیں۔ جو کوئی نماز جنازہ کے بعد دعا کرنے کو بدعت اور حرام سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ص۱۳۸، ابوداؤد شریف ص۲۵۶ ج۱، ابن ماجہ ص۱۰۹، شرح وقایہ المحشی بحواشی جدیدہ ص۲۲۹، مفتی عبدالرحیم ردالمختار ص۲۲۹، جامع الحق ص۱۷۴، مبسوط ص۶۷ ج۲ باب غسل المیت، اظہار حق ص۲۹)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اور نماز بھی پڑھتے ہیں۔ (باذان واقامت) خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ حیات الانبیاء علیہم السلام کے منکر ہیں جو کوئی حیات انبیاء کرام کا منکر ہو وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(نسائی شریف ص۲۳۷، البصائر ص۷، تبلیغی نصاب ص۲۲، فضائل درود، عقائد علمائے دیوبند ص۲۲۱، آپ کے مسائل اور ان کا حل ص۱۴، ۵۰، ۴۶۰، مجمع الزوائد ص۲۱۱، فتح الباری ص۴۸۷ ج۶، حاشیہ بخاری ص۱۵۷ ج۱، الخصائص الکبریٰ ص۲۸۱، ج۲، فتح الملہم ص۴۱۹ ج۳، الحاوی للفتاویٰ ص۱۸۴ ج۲، بذل المجہود باب التشہد ص۱۱۷ ج۲، فیض الباری ص۱۸۳ ج۱)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ مزارات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ پر حاضری دینا خواہ وہ دور ہوں یا نزدیک، ان کی عزت وحرمت اور برکت پر اللہ سے دعا کرنا اور اپنی حاجات میں انہیں وسیلہ بنانا جائز اور باعث برکت ہے، خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اسے شرک اور حرام کہتے ہیں۔ جو کوئی اس قسم کی زیارات اور سوال کرنے کو شرک اور حرام سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(شامی ص۸۳ ج۱، فتاویٰ عزیزی ص۱۰۷، تسہیل المشکوٰۃ ص۱۵، تسہیل الترمذی ص۱۵۹، تبلیغی نصاب ص۳۴۳ فضائل ذکر، فضائل درود ص۵۳، منہاج السنن ص۶۵، سیف المقلدین ص۸۲ ج۲)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ نماز عیدین کے بعد دعا جماعت کے ساتھ، روا اور جائز ہے، خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اسے بدعت اور حرام کہتے ہیں۔ جو کوئی اسے بدعت اور حرام کہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(بخاری شریف ص۱۳۴ ج۱، فیض الباری ص۱۴۷، تسہیل المشکوٰۃ ص۱۲۰، بہشتی زیور ص۱۸ ج۱۱ بحث عید)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ عید کے دن مصافحہ کرنا جائز اور باعث ثواب ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اسے بدعت اور حرام کہتے ہیں۔ جو کوئی اسے بدعت اور حرام سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(قطب الارشاد ص۲۸۱، تسہیل المشکوٰۃ ص۸۳، طحطاوی ص۳۱۹، الادلۃ الواضحہ لاستنان المصافحہ ص۳، فتاویٰ ارشادیہ)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ذکر بالجہر جائز اور مستحب ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اسے حرام اور بدعت کہتے ہیں

جو کوئی اسے بدعت اور حرام سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(جاءالحق ص ۲۲۴ ج ۱، مشکوٰۃ شریف ص ۸۸، بخاری شریف ص ۱۱۶ ج ۱، تبلیغی نصاب فضائل ذکر ص ۱۳۲، تفسیرات احمدیہ لملاجیون ص ۲۰۷، تفسیر خازن ص ۹۴ ج ۱، تفسیر کبیر ص ۳۴ ج ۲، تفسیر روح البیان ص ۳۲ ج ۱)

ہم اہلسنت وجماعت خصوصاً احناف کا یہ عقیدہ ہے کہ اگر وصیت کے مطابق مردے کے حق میں خیرات کی جائے یا اس کا بالغ وارث یا غیر وارث بالغ اس کے حق میں پہلے دن یا دوسرے دن خاص رضائے الہٰی اور میت کی مغفرت کیلئے خیرات کرے بشرطیکہ اس میں ریاء یا مہمان نوازی کا شائبہ تک نہ ہو نہ صرف جائز، باعث ثواب بلکہ مردے کیلئے باعث مغفرت ہے اس قسم کی خیرات کو خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ حرام کہتے ہیں۔ جو کوئی اسے حرام سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(لمعات ص ۱۶ ج ۱، فتاویٰ عزیزیہ ص ۴۰ ج ۱، شامی ص ۳۷، تفسیر روح البیان ص ۶۶۹ ج ۲، طحطاوی ص ۳۷ ۳، ریاض الصالحین ص ۷۱ ۳، فتح القدیر ص ۶۵ ۳، کبیری ص ۶۵۸، نسائی برحاشیہ ص ۹۰، شرح الصدور ص ۵۷، تسہیل المشکوٰۃ ص ۱۱۷، تسہیل الترمذی ص ۱۹ ۳، شرح شرعۃ الاسلام ص ۵۶۸، المتانہ ص ۹۰ ۳، فتاویٰ مجددیہ ص ۷۰ ج ۱، ص ۹۲ ج ۱، ص ۹۱ ج ۱ شرح عین العلم وزین الحلم ص ۹۴ ج ۱)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جمعہ کی شب بعد از نماز عشاء سورۃ الملک کا پڑھنا نہ صرف جائز، مستحب بلکہ باعث ثواب بھی ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ شب جمعہ کو سورۃ الملک کی تلاوت کو بدعت کہتے ہیں۔ جو کوئی اسے بدعت کہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(اعلام المؤمنین ص ۴۶۱، احیاء العلوم ص ۱۱۸، فتاوی دستور القضاۃ ص ۴۸)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تو عالم الغیب بالذات ہے اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کو علم غیب عطائی عنایت فرمایا ہے۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ کو علم غیب، ماکان ومایکون اور علوم خمسہ بھی عنایت فرمائے ہیں خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ علم غیب عطائی سے منکر ہیں جو کوئی اس کا منکر ہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(بخاری شریف ص ۴۵۳، مشکوٰۃ شریف ص ۵۰۶، مسلم شریف ص ۳۹۰ ج ۲، معالم التنزیل ص ۱ ج ۷، تفسیر صاوی ص ۱۳۹ ج ۲، تفسیر جمل ص ۲۵۳، تفسیر حسینی ص ۶۱۴)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ابن تیمیہ فرقہ مجسمہ میں سے ہے۔ یعنی وہ اللہ پاک کی جسمیت کا قائل ہے اور مجسمہ کافر ہیں خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کو شیخ الاسلام کہتے ہیں۔ جو کوئی اسے شیخ الاسلام کہے یا سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(البصائر لمولوی حمد اللہ دیوبندی ص ۱۵۳، نبراس ص ۱۳۹، الجواہر البھیہ، فتاوی حدیثیہ ص ۱۱۶)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ابن عبد الوہاب نجدی خارجی گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔ اور فرقہ خوارج سے ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کو مجدد کہتے ہیں۔ جو کوئی اسے مجدد کہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (عقائد علمائے دیوبند ص ۲۲۸، البصائر ص ۱۴۹، نسائی شریف برحاشیہ ص ۱۶۰ ۳، الشہاب الثاقب، شامی ص ۳۳۷ ج ۳)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ پیر کامل سے بیعت کرنا نہ صرف جائز بلکہ سنت ہے اور خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کو بدعت اور حرام کہتے ہیں، جو کوئی اسے بدعت اور حرام سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(قطب الارشاد ص ۵۴۳، اثبات الاغراض ص ۱۵۵، آداب المخلصین ص ۷۴، تفسیر احمدی ص، حجۃ السالکین ص ۴۳)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ مشائخ عظام، اہل تصوف اور اہل اللہ کا تصرف، توجہ باطنی، سماع، وجد، جذبہ اور حال وسرور، شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کی حدود میں کلی شرائط وآداب ظاہر وباطن کے ساتھ قلبی اقتضائے عبدیت کے موافق حق ہیں اور صحیح ثابت ہیں۔ منکرین حق خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ ہیں۔ (تفسیر روح المعانی ص ۱۵۵، ص ۸۶ ج ۲)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن پاک کو دائرہ اسقاط میں رکھنا جائز اور مستحب ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کو ناروا اور بدعت کہتے ہیں۔ جو کوئی اسے بدعت اور ناجائز کہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (البصائر ص ۱۳۸، تسہیل المشکوٰۃ ص ۱۱۵، ارشادات نصیری ص ۳۰، المدراج السنیہ ص ۲۹)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جس کا یہ گمان ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام مسلمانوں کی مانند ہیں اور بالکل کسی چیز کے مالک نہیں اور نہ ہی ان کی ذات سے ظاہری اور باطنی نفع ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان نہیں بلکہ کافر ہے، دائرہ اسلام سے باہر ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کے منکر ہیں۔ جو کوئی اس سے منکر ہو وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (تفسیر صاوی ص ۱۵۸ ج ۱، ص ۱۶۱، تنویر الایمان ص ۱۰)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ علامات قیامت میں سے ایک نشانی خروج دجال کی ہے اور خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ دجال کے خروج کو افسانہ کہتے ہیں جس طرح ملا مودودی نے اپنی تصنیف ،، رسائل مسائل ،، میں ذکر کیا ہے۔ اسے افسانہ یا کہانی قصہ خیال کرنا قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب ہے۔ جو کوئی خروج دجال سے انکار کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (شرح عقائد ص ۱۲۴، نبراس ص ۵۸۵، تحفۃ الاحباب ص ۱۱۸)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ مقبرے کو ہٹانا اور اس پر دکان مکان اور منڈی وغیرہ تعمیر کرنا یا کھیتی باڑی کرنا یا اس میں پیشاب وغیرہ کرنا حرام ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ مقبروں کو ہٹانا اور ان پر تعمیرات کرنا اور پیشاب وغیرہ کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ جو کوئی اسے جائز سمجھے وہ پکا وہابی اور خارجی ہے۔ (وجوب احترام القرآن والقبور منع وقطع اشجارھا والمرور ص ۲، اھلاک الوھابین ص ۲۹، فتاویٰ عالمگیری وقف مقابر ص ۲۴۳ ج ۲)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ مقبرے سے گھاس، سبز درخت اکھیڑنا اور انہیں بیچنا حرام ہے۔ اس لئے کہ یہ مردوں کا حق ہے اس وجہ سے کہ ہر ایک پتا اور ہر ایک شاخ تسبیح اور ذکر الٰہی کرتے ہیں جس کے سبب ثواب ورحمت مردے کے حق میں پہنچتا ہے اور ان سے عذاب دور ہوتا ہے اور یہ پتے اور گھاس پھوس لاکھوں کی تعداد میں ہوتے ہیں غالباً ایصال ثواب اور عذاب بھی لاکھوں میں پہنچ جاتا ہے (العیاذ باللہ تعالیٰ)۔

خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ مقبرے سے درخت اور سبز گھاس کاٹتے ہیں، اور جو کوئی مقبرے سے سبز درخت اور سبز گھاس کاٹے اور اسے بیچے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (جمل ص ۶۲۷، خازن ص ۱۶۶، شامی ص ۱۰۶، عالمگیری ص ۶۳۳)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ رسالت، ولایت اور کرامت موت واقع ہونے پر باطل نہیں ہو جاتے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ کہتے ہیں کہ رسالت، ولایت اور کرامت موت واقع ہونے پر ختم ہو جاتے ہیں، جس کسی کا یہ عقیدہ ہوگا وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(شامی ص ۳۳۷ ج ۳، عمدۃ الرعایۃ ص ۳۵۴ ج ۲، اثبات الاغراض ص ۶۰)

ہم اہلسنت وجماعت خصوصاً احناف کا یہ عقیدہ ہے کہ نماز میں ناف سے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے۔ لیکن خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ ناف سے نیچے ہاتھ باندھنے کو حرام سمجھتے ہیں، جو اسے حرام کہتے ہیں وہ وہابی اور خارجی ہیں۔

(قدوری ص ۴۰، نور الایضاح ص ۶۹، کنز الدقائق فصل اراد الدخول فی الصلوۃ ص ۵۷، مستخلص الحقائق ص ۱۷۲، ھدایۃ باب صفۃ الصلوۃ ص ۴۰۶)

ہم اہلسنت وجماعت خصوصاً احناف کا یہ عقیدہ ہے کہ تین بار دعا کرنا جائز اور باعث ثواب ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ تین بار دعا کو بدعت کہتے ہیں۔ جو کوئی اسے بدعت کہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(بخاری شریف، ص ۹۴۵، اثبات الاغراض ص ۱۴۲، البصائر ص ۱۲۴، اعلام المومنین ص ۳۷ ج ۲)

ہم اہلسنت وجماعت خصوصاً احناف کا یہ عقیدہ ہے کہ طعام کے شروع اور آخر میں نمک چکھنا جائز اور مستحب ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ نمک چکھنے کو ناجائز کہتے ہیں۔ جو کوئی نمک کے استعمال کو ناجائز سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (خلاصۃ الفتاوی ص ۳۶۰ ج ۲، الحجج البینات فی ثبوت الاستعانۃ من الاموات المعروف بدلائل السیفیہ ص ۱۱۶)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ دعا سے پہلے اور بعد میں درود شریف کا پڑھنا جائز، باعث ثواب اور باعث قبولیت ہے خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس سے انکار کرتے ہیں جو کوئی اس کا انکار کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (مشکوۃ شریف ص ۸۷، ھدایہ ص ۲۴۳ ج ۱، الجوھرۃ النیرۃ ص ۱۲۹، فتاوی مجددیہ ص ۴۰۹)

ہم اہلسنت وجماعت خصوصاً احناف کا یہ عقیدہ ہے کہ ننگا سر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور یہ یہود ونصاریٰ کا فعل ہے کیونکہ وہ بھی ننگے سر نماز پڑھتے تھے خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ ننگے سر نماز پڑھتے ہیں اور یہ عمل کرنا فقہ کی مخالفت ہے اور وہابی اور خارجی فقہ کی مخالفت کرتے ہیں اور جو کوئی فقہ کی مخالفت کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (شرح المنیہ ص ۳۴۹، مقالات کوثری ص ۱۷۳، سنن الکبریٰ ص ۲۳۶ ج ۲،)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ سنت ایک اہم عبادت ہے۔ یہ سفر میں بھی ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر گاڑی جانے کا خوف نہ ہو تو اس کا ادا کرنا لازمی ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ لوگوں کو سفر میں سنت پڑھنے سے منع کرتے ہیں۔ جو کوئی سنت پڑھنے سے منع کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (فتاوی ہندیہ ص۱۳۹ ج ۱، شرح تنویر ص۵۸۵، بحر الرائق ص۱۳۶ ج ۲، ردالمحتار ص۵۳۱ ج ۱، شرح منیہ ص۵۳۰ ج ۱)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ نعت خوانی ہر زبان میں جائز ہے۔ اور خصوصاً وہ اشعار جو حضور اکرم ﷺ کے معجزات وکمالات پر مشتمل ہوں وہ باعث ثواب اور فلاح ہیں۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ نعت خوانی سے انکار کرتے ہیں جو کوئی نعت خوانی سے انکار کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (معارف السنن ص۳۵۸ ج ۲، الصارم المسلول ص ۴۳۴، کشف الخفاء ص ۲۔ ۱۰۱، دیوان حسان)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں اور یہ مسئلہ قرآن پاک اور کثیر احادیث سے ثابت ہے اور اس سے انکار کرنا صریح کفر ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ حضور اکرم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ عوام کا خیال ہے۔ جو کوئی اس طرح کہے وہ وہابی اور خارجی ہے اور اسلام کے دائرے سے باہر ہے۔

(مشکوۃ شریف ص۵۱۱ ج ۲، مسلم شریف ص۲۴۸ ج ۲، بخاری شریف ص۵۰۱ ج ۱، مسند ابو عوانہ ص۳۹۵ ج ۱، ابوداؤد ص۲۲۸ ج ۲، ترمذی ص۴۵ ج ۲، مقالات غازی ص۹۸)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ بدعت کی پانچ اقسام ہیں۔ (۱) حرام (۲) واجب (۳) مندوب (۴) مباح (۵) مکروہ۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ بدعت کی اقسام سے انکار کرتے ہیں۔ جو کوئی بدعت کی اقسام کا انکار کرتا ہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(شامی ص۳۹۳، صراط مستقیم ص۷۷، الحاوی للفتاوی ص۳۴۸ ج ۱، البصائر ص۱۷۴، نیل الاوطار ص۷۵ ج ۲، النہایہ ص۱۰۶، ۱۰۷، حاشیہ مشکوۃ ص۲۷، اقامۃ الحجہ ص۵، جامع الکمالات ص۸۰، مقالات غازی ص۷۶، فتاوی مجددیہ ص۱۴۱ ج ۱، سنن نسائی ص۳۵۶ ج ۲ بر حاشیہ نمبر ۱)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام، اولیاء کرام اور علماء المشہورین کے مزارات پر گنبد بنانا جائز ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ جو کوئی اس کا انکار کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(مرقاۃ ص۶۹ ج ۴، شامی ص۱۲۳ ج ۱ المکتبہ رشیدیہ کوئٹہ، کشف النور ص ۱۳۔ ۱۴، روح البیان ص۴۰۰ ج ۳، تشریحات ضیائیہ ص۲۱۶)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن پاک میں ایک حرف زیادہ کرنا یا کم کرنا یا کسی حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا جان بوجھ کر یہ کفر ہے۔ لہذا ،،ضاد،، کی جگہ ،،ظاد،، پڑھنا کفر ہے۔ ایسے شخص کی امامت بھی جائز نہیں ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ ،،ضاد،، کی جگہ ،،ظاد،، پڑھتے ہیں۔ جو کوئی یہ عمل کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(شرح فقہ اکبر لملا علی قاری ص۲۰۱، فصول عمادی ص۵۲۶، بحر الرائق ص۱۲۴ج ۵، بحث الفاظ الکفر، جامع الفصولین ص۳۱۶، اعلام المؤمنین ص۱۱۷)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جاہل کا تبلیغ کرنا زنا سے بھی بد تر ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں لکھا ہے کہ ،، اور یقیناً عوام کا حق یہ ہے کہ ایمان اور اسلام لانے کے بعد اپنی عبادات اور معاش دنیا میں مصروف عمل رہے اور علم کو علماء کے ذمہ رہنے دیں۔ پس کوئی عامی زنا اور چوری کرے یہ اس کیلئے تکلم فی العلم (مبنی بر جہالت) سے بہتر ہے۔ اگرچہ گناہ کبیرہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے دین میں اتقان فی العلم کے بغیر باتیں کرنے والا کفر میں واقع ہو جاتا ہے اور اسے اس امر کا پتہ نہیں چلتا (من حیث لا یدری) جیسا کہ دریا کی لہر میں کود پڑے در آں حالانکہ اسے تیرنا نہ آتا ہو۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ بغیر علم کے تبلیغ کرتے ہیں جو کوئی بغیر علم کے تبلیغ کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ص۲۱۵، ج۱۰، احیاء العلوم ص۳۹ج ۳)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ثواب و عذاب اور واجب کر دینا اور حرام کر دینا وغیرہ عقل سے ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ شرع سے ثابت ہوتا ہے۔ اور معتزلہ احکام عقل سے ثابت کرتے ہیں نہ کہ شرع سے۔ جو کوئی احکام عقل سے ثابت کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (نبراس ص۴۹۰، تفسیر خازن ص۱۲۱)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ معتزلہ، مجوسیوں سے بھی بد تر ہیں۔ کیونکہ معتزلہ دعا اور ایصال ثواب کے منکر ہیں۔ جو کوئی ایصال ثواب کا منکر ہو وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (ابن ماجہ ص۱۰۰ حاشیہ، نماز جنازہ کے بعد کی دعا کا حکم ص۶۱)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ داڑھی اور سر کے بالوں پر کالا رنگ لگانا حرام ہے۔ علامہ ابن حجر مکی نے اسے گناہ کبیرہ کہا ہے۔ صرف مجاہدین کیلئے اجازت ہے۔

(سنن نسائی ص۲۷۷، احیاء العلوم ص۱۴۳ج ۱، شرح صحیح مسلم ص۱۴۰ج ۶، سنن ابوداؤد ص۲۲۲ج ۲، الترغیب والترہیب ص۶۸ج ۳، خلاصۃ الفتاوی مع مجموعۃ الفتاوی ص ۳۵۱ج ۴، جامع الاحادیث ص۳۳ج ۴، مجمع الزوائد ص۱۶۱ج ۵، مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۵۲، مسند احمد بن حنبل ص۲۴۷ج ۳، کنز العمال ص۶۷۱ج ۶، الجامع الصغیر للسیوطی ص ۱۶۹ج ۱، غنیۃ الطالبین ص۱۶ج ۲، فتاویٰ عالمگیری ص۳۶۹ج ۵)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ پاک غذا پاک لوگوں کیلئے ہے اور ناپاک اور خبیث غذا ناپاک اور خبیث لوگوں کیلئے ہے۔ کوا خبیث اور ناپاک ہے اس کا کھانا پاک مومن کیلئے ناجائز ہے۔ اور اس کا کھانے والا حرام خور اور عذاب کا مستحق ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ کوا کھانے کو جائز اور باعث ثواب کہتے ہیں۔ جو کوئی کوا کھانے کو جائز اور باعث ثواب کہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (ابن ماجہ ص۲۴۱، فتاویٰ فیض نقشبندیہ ص۲۵۶)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کو جو کرامات عطا فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک کرامت یہ ہے کہ بیک وقت متعدد مقامات پر متعدد اجساد کے ساتھ ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اس کرامت کو تعدد اجساد کہا جاتا ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کے منکر ہیں۔ جو کوئی اس کا منکر ہو وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (تفسیر روح البیان ص۱۵۲ج ۹، الحاوی للفتاوی ص۳۴۲ج ۱، تفسیر مظہری ص۷۷ج ۳، تفسیر روح المعانی ص۳۵ج ۲۲، الیواقیت والجواہر ص۲، جمال الاولیاء ص۱۸۸)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ امام مسلم کے استاد ابوزرعہ الرازیؒ نے فرمایا ہے کہ جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو صحابہ کرام میں سے کسی کی تنقیص کرتا ہے تو جان لو کہ یہ شخص زندیق ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ حق ہیں۔ قرآن حق ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی حق ہے اور یہ سب ہمیں صحابہ کرام کے توسط سے ملا ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی شان میں تنقیص کرتے ہیں، جو کوئی صحابہ کی شان میں تنقیص کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (الصواعق المحرقہ ص ۲۱۱، مقدمۃ العواصم من القواصم ص ۴۳)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ علماء حقانی اہل سنت وجماعت کی توہین کرنا (اہانت واحتقار) یہ کفر ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ علماء حقانی کی توہین کرتے ہیں۔ جو کوئی علماء حقانی کی توہین کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(فتاوی عالمگیری ص ۸۹۰ ج ۲، شرح فقہ اکبر ص ۲۱۱، الاشباہ والنظائر ص ۱۷۸، بحر الرائق ص ۱۲۴ ج ۵)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام قبل از نبوت اور بعداز نبوت تمام صغائر اور کبائر سے پاک ہیں۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کے منکر ہیں جو کوئی اس کا منکر ہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (مجموعۃ الرسائل الشامی ص ۳۱۳ ج ۱، تحفۃ الاعالی ص ۳۵، اشعۃ اللمعات ص ۱۳۴ ج ۱، شرح العقائد النسفیہ ص ۱۰۲، نبراس ص ۴۵۵، حاشیۃ الامیر ص ۹۶، شرح المواقف ص ۲۲۸)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے بحالت بیداری بعض کاملین مومنین مشرف ہوتے ہیں۔ اور بہت سے اولیاء اللہ نے حضور اکرم ﷺ کو بحالت بیداری دیکھا ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ بحالت بیداری دیدار نبی ﷺ سے منکر ہیں۔ جو کوئی اس کا منکر ہو وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (فیض الباری ص ۲۰۴ للکشمیری، الحاوی للفتاوی ص ۳۱۱ ج ۲، ص ۴۴۴ ج ۱، کلیات امدادیہ ص ۷۹، تنویر الصدور ص ۱۱، سعادت الدارین ص ۴۲۲، تنویر الایمان ص ۱۴، فتاوی حدیثیہ ص ۲۵۵، ۵۶، فتاوی فیض نقشبندیہ ص ۱۷۵)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ دعا بعد ختم قرآن مستحب ہے اور یہ دعا مستجاب ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کے منکر ہیں۔ جو کوئی اس کا منکر ہو وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (مجمع الزوائد ص ۱۷۲ ج ۷، مطبوعہ مصر، دارمی شریف ص ۴۴۰، گیارھویں شریف ص ۳۷۰، کتاب الاذکار للنوویؒ)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ مؤمنین کی روحیں شب جمعہ، جمعہ کے دن، رمضان المبارک، عیدین کے دن، شب برأت اور عاشورہ کے دن اپنے گھروں میں آتی ہیں۔ اور گھروں کے دروازوں کے پاس کھڑی ہو جاتی ہیں اور غمناک آواز سے کہتی ہیں کہ اے ہماری اولاد اور قریبو ہم پر مہربانی کرو اور ہمارے لیے صدقہ کرو۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ ارواح کا اپنے گھروں میں آنے کا انکار کرتے ہیں۔ جو کوئی اس کا منکر ہو وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (تفسیر روح البیان ص ۳۶۶، ج ۴، تذکرۃ الموتی والقبور ص ۲۸، حاشیہ نسائی شریف ص ۲۸۵ ج ۱، اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ ص ۷۰۴ ج ۱،)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حدیث ضعیف فضائل میں معتبر ہے۔ اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کے منکر ہیں جو کوئی اس کا منکر ہو وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (شامی ص۲۹ ج۱، وایضاً ص۹۲ ج۱، میزان الشعرانی ص۵۵، اعلام المومنین ص۹۶، روح البیان ص۳۷۲ ج۲، اشعۃ اللمعات ص۷)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر بالرائے کفر ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ تفسیر بالرائے کرتے ہیں۔ جو کوئی بھی تفسیر بالرائے کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص۱۵۴، مطبوعۃ مصر، مکتوبات شریف ص۴۵ ج۲)

یہ سارے عقائد جو اوپر بیان کیے جا چکے ہیں یہ ہمارے مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بھی ہیں۔ اور یہ سارے عقائد ہمارے رسالہ ،، عقائد المسلمین ،، سے لیے گئے ہیں اور اس رسالہ کو مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سات مرتبہ شائع کیا تھا اور ہم نے بھی بارہ بار شائع کیا تھا اس کے علاوہ خیبر پختون خواہ کے علمائے حقانی اہلسنت وجماعت نے بھی بارہا شائع کیا تھا۔ اس کے علاوہ امیر جماعت اہل سنت پاکستان خطیب اللہ وسایا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے شائع کیا تھا۔ یہ سب عقائد مبارک صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہیں جو بھی سیفی ان عقائد کی مخالفت کرے یا کوئی اور کرے وہ پکا وہابی اور خارجی ہے۔

حررہ فقیر سید احمد علی شاہ حنفی ترمذی سیفی۔

عالمی مدنی مرکز دعوت الاسلامی فیضان مدینہ کراچی کے وفد کی مرکزی آستانہ عالیہ سیفیہ اورنگی ٹاؤن کراچی میں آمد پر انہوں نے قبلہ شاہ صاحب مبارک کو عالمی مدنی مرکز دعوت الاسلامی فیضان مدینہ کراچی میں آنے کی دعوت پیش کی، جس پر قبلہ شاہ صاحب مبارک نے انہیں درج ذیل شرائط پیش فرمائیں۔ اور بعد میں عالمی مدنی مرکز دعوت الاسلامی فیضان مدینہ کراچی میں ہونے والے ختم بخاری شریف کے پروگرام میں اپنے کچھ سالکین سمیت شرکت بھی فرمائی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا علی عقیدۃ اہل السنۃ والجماعۃ وحفظنا من عقیدۃ الوہابیۃ الکفرۃ الفجرۃ الضالۃ۔

والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد ن الذی حکم علی الوہابیۃ بالشقاوۃ وعلی آلہ واصحابہ الذین حکموا علی الوہابیۃ بشرار الخلق الضالۃ۔ اما بعد۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ کے وفد کا عالمی مرکز دعوتِ اسلامی پاکستان فیضانِ مدینہ میں آنے کے لئے چند شرائط

بانی سلسلہ سیفیہ حضرت اخندزادہ سیف الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں دعوتِ اسلامی کے مرکزی افراد کا اپنے لیٹرپیڈ پر تاثرات لکھنا۔ {۱}

مردِ مجاہد سایہ حسین مظہرِ نعمان غیظ المنافقین محسن المسلمین امام الفقہاء والمحدثین اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا خان افغانی قندھاری ثم فاضلِ بریلوی رحمہ اللہ کی تصنیف ”حسام الحرمین“ پر تحریری تصدیق اور اقرار نامہ۔ {۲}

دورِ حاضر کے وہ تمام فرقے اور مسالک جو مسلکِ اعلیٰ حضرتؒ کو شرک اور بدعت کہتے ہیں یا اعلیٰ حضرتؒ اور علماء اہلسنت کو کافر یا مشرک کہتے ہیں، ان کے بارے میں ہماری رائے یہ ہے کہ یہ سب خارجی ہیں۔ ان کے بارے میں دعوتِ اسلامی کی طرف سے تحریری طور پر تضلیل یا تکفیر کا فتویٰ۔ {۳}

انچاس کروڑ نمازوں کا ثواب جو علماء اہل سنت کے نزدیک صحیح نہیں ہے اور یہ رائیونڈی فرقہ کا دعویٰ ہے کہ وہ تبلیغ میں جانے والوں کی نماز انچاس کروڑ کے برابر سمجھتے ہیں، اس سے برأت کا اظہار کرنا۔ {۴}

دعوتِ اسلامی کی طرف سے سلسلہ سیفیہ کے بارے میں جو تحریری یا تقریری مخالفت یا تضاد بیانیاں ہیں ان سے دعوتِ اسلامی کا برأت کرنا اور آئندہ کے لئے سلسلہ سیفیہ کے بارے میں مخالفت یا شر انگیز تحریر یا تقریر سے کنارہ کشی کرنا۔ ہاں اگر سلسلہ سیفیہ کے اعمال سے یا کسی علمی مسئلے میں اختلاف ہو تو اس کو علماء کی موجودگی میں اور رابطے سے حل کرنے کی کوشش کرنا یا افہام و تفہیم کرنا، دونوں سلسلوں کا حق ہے جس سے غرض اظہارِ حق ہو، نہ کہ فتنہ و فساد۔ {۵}

درجِ بالا شرائط کی تصدیق کے بعد سلسلہ سیفیہ کا دعوتِ اسلامی کی حمایت اور تعاون کا اعلان۔ سلسلہ سیفیہ میں تقریباً پچپن ہزار (۵۵۰۰۰) خلفاء اور بے حساب مریدین ہیں، ان تمام کا دعوتِ اسلامی سے حمایت کا اعلان، اور تحریری اور تقریری طور پر دعوتِ اسلامی کی تائید اور تعاون کا اعلان۔

حررہ: خادم الاولیاء والعلماء حقانی فقیر سید احمد علی شاہ السیفی

دسمبر ۲۰۱۲ء بمطابق ۱۰ صفر ۱۴۳۴ھ ۲۴

اذان سے قبل درود وسلام کا ثبوت

اذان سے پہلے درود سلام پڑھنا مستحب ہے پڑھنے والے کو اس کا ثواب بھی ملے گا۔ اگر کوئی اس سے انکار کرے گا تو وہ پکا وہابی اور خارجی ہے۔

:اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

یایھا الذینؐ امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً۔

ترجمہ: اے ایمان والو تم بھی اس نبی ﷺ پر درود اور سلام خوب بھیجو۔

(سورۃ الاحزاب پارہ ۲۲ رکوع ۴)

یہ آیت کریمہ مطلق و عام ہے اس میں کسی قسم کی قید و تخصیص نہیں ہے یعنی یہ نہیں فرمایا گیا کہ بس فلاں وقت میں ہی پڑھا کرو یا فلاں وقت میں درود سلام نہ پڑھا کرو بلکہ مطلق رکھا تاکہ تمام ممکن اوقات کو شامل رہے اسی لئے :ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

انہ تعالیٰ لم یوقت ذلک لیشمل سائر الاوقات۔

ترجمہ: اللہ تعالی نے اس امر صلوۃ کا وقت معین نہیں کیا تاکہ تمام اوقات کو شامل رہے۔

(شرح شفا للقاری ج ۳ ص ۴۴۷)

:حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں ہے

فی صلوتکم ومساجدکم وفی کل موطن۔

ترجمہ: یعنی اپنی نمازوں اور مسجدوں اور ہر مقام میں نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھو۔

(جلاء الافہام ص ۲۵۲)

زکریا کاندھلوی دیوبندی لکھتے ہیں۔

جن اوقات میں بھی (درود شریف) پڑھ سکتا ہو پڑھنا مستحب ہے۔

(تبلیغی نصاب فضائل درود شریف ص ٦٧)

لہذا مطلقاً یہ جگہ اور ہر وقت میں نبی کریم ﷺ پر درود سلام پڑھنا جس میں اذان کا مقام بھی داخل ہے کلام الٰہی عزوجل سے مامور و ثابت ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں۔

عن عروۃ بن الزبیر عن امراۃ من بنی النجار قالت ثم کان بیتی من اطول بیت حول المسجد فکان بلال یؤذن الیہ الفجر فیاتی بسحر فیجلس علی البیت ثم ینتظر الی الفجر فاذا رآہ تمطی ثم قال اللھم انی احمدک واستعینک علی قریش ان یقیموا دینک قالت ثم یؤذن قالت واللہ ما علمتہ کان ترکھا لیلۃ واحدۃ ھذہ الکلمات۔

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنی نجار کی ایک صحابیہ خاتون فرماتی ہیں کہ میرا گھر مسجد مبارک کے ارگرد والے اونچے مکانوں سے تھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس پر صبح کی اذان کہتے تھے صبح صادق سے پہلے آتے اور اس کی چھت پر بیٹھ کر وقت کا انتظار کرتے جب صبح صادق ہوجاتی تو کھڑے ہوکر کہتے اے اللہ میں تیری حمد کرتا

ہوں اور تجھ سے قریش پر مدد چاہتا ہوں کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں پھر اذان کہتے تھے فرماتی ہیں اللہ تبارک وتعالٰی کی قسم میں نہیں جانتی کہ انہوں نے ان کلمات کو کسی رات چھوڑا ہو۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی الاذان فی المنارۃ ج ۱ ص ۴۲۵ رقم الحدیث ۱۸۴۶ مطبوعہ مکتبۃ دارالباز مکۃ المکرمۃ)، (سنن ابوداؤد باب الاذان فوق المنارۃ ج ۱ ص ۷۷ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیہ پشاور)

اس حدیث مبارکہ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے پہلے دعا مانگنا ثابت ہوا اللہ تعالٰی کی حمد وثنا کرنا
ثابت ہوا تو درود شریف بھی تو بہترین دعا ہے لہذا اس کی کون سی ممانعت ہے۔ روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا جائز و مستحسن ہے۔

غیرمقلدوں کے امام ابن قیم لکھتے ہیں۔

الموطن السادس من مواطن الصلوۃ علی النبی ا بعد اجابتہ المؤذن وعندالاقامۃ۔

ترجمہ: یعنی حضور ﷺ پر درود شریف بھیجنے کے مواقع میں چھٹا موقع ہے مؤذن کی اذان سننے کے بعد اور اقامت سے پہلے۔

(جلاء الافہام ص ۳۰۸)

:امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ومن مواطن الصلوۃ علیہ عند ذکرہ و سماع اسمہ او کتابہ او عند الاذان۔

ترجمہ: نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجنے کے مقامات میں سے یہ ہے کہ آپ ﷺ کے ذکر کے وقت آپ ﷺ کے نام مبارک کے سننے کے وقت یا آپ ﷺ کے نام مباک لکھنے کے وقت یا اذان کے وقت۔

(شفا شریف فصل فی المواطن التی یستحب فیھا الصلاۃ والسلام علی النبی ﷺ ج ۲ ص ۴۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اس میں عند الاذان یعنی اذان کے وقت درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور کلمہ ''عند'' اذان کے اول و آخر دونوں کو عام ہے۔

ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عند الاذان ای الاعلام الشامل للاقامۃ۔

ترجمہ: اذان سے مراد اعلام ہے جو اذان شرعی واقامت دونوں کو شامل ہے۔

(شرح شفا ج ۲ ص ۱۱۴)

عبدالحئ لکھنوی لکھتے ہیں۔

یستفاد منہ بظاھرہ استحبابہ عند شروع الاقامۃ کما ھو متعارف فی بعض البلاد۔

(السعایۃ فی کشف ما فی شرح الوقایۃ باب الاذان ج ۲ ص ۴۱ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور)

امام سیّد ابی بکر المشہور بالسیّد البکری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

ای الصلوۃ والسلام علی النبی ا قبل الاذان والاقامۃ۔

ترجمہ: اذان اور اقامت سے پہلے رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام بھیجنا مسنون و مستحب ہے۔

(اعانۃ الطالبین علی فتح المعین ج ۱ ص ۲۲۳ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

حررہ فقیرسیداحمد علی شاہ ترمذی سیفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علٰی رسولہ الکریم ط

سوال: کیا مخلوقِ خدا میں سے کسی کو مشکل کشا، حاجت روا، ھادی کہہ سکتے ہیں؟ اور کیا یہ کفر و شرک نہیں ہے؟

جواب بعون الغفار بحرمت سید الابرار! ہاں کہہ سکتے ہیں اور کفر و شرک نہیں ہے۔ جو کوئی بھی ایسے کہنے والوں کو کافر و مشرک کہے یا وہ اپنے بڑے اکابروں کو کافر اور مشرک کہتے ہیں کہ جو ان لوگوں کے فتوے سے ان کے بڑے کافر و مشرک ہیں۔ اور اگر ان کے بڑے اکابر کافر اور مشرک نہیں ہیں تو یہ کہنے والے خود کافر و مشرک ضرور ہیں! اگر یہ کہنے والے لوگ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور اپنے اکابرین کو اپنے دل بیں کافر تصوّر کرتے ہیں اور ظاہر میں ان کو کافر اور مشرک نہیں کہتے۔ تو کوئی کافر اور مشرک کہ دے اس پر یہ کہنے والا آدمی کافر و مشرک اور منافق ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے پھر بھی یہ لوگ کافر، مشرک خود بخود ہیں کیونکہ جس طرح مسلمان کو بلا دلیل کوئی کافر و مشرک اور منافق کہہ دے اس پر کہنے والا خود کافر و مشرک اور منافق ہوتا ہے۔ اسی طرح جو کافر، مشرک، منافق کو کوئی مشرک، کافر، منافق نہیں کہتا تو وہ خود کافر، مشرک، منافق، بے دین اور بے ایمان جہنّمی ہے۔

اب دلائل دیکھ لیجئے:

سلسلہ قادریہ مجددیہ مع شجرہ نقشبندیہ و چشتیہ و صابریہ امدادیہ شائع کردہ خادم سلسلہ صوفی نظام الدین خانقاہ غفوریہ، رحیمیہ دیوبندیہ میں صفحہ ۳۸ پر ہے: ۱)

دور کر دے دل سے حجابِ جہل و غفلت میری اب!

کھول دے دل میں درِعلمِ حقیقت میری ربّ

ہادئِ عالم علی (رضی اللہ عنہ) مشکل کشا کے واسطے

مولوی اشرف علی تھانوی کتاب تعلیم الدین میں صفحہ ۱۷۱ پر تحریر کرتے ہیں: ۲)

دور کر دے دل سے حجابِ جہل و غفلت میری اب!

کھول دے دل میں درِعلمِ حقیقت میری ربّ

ہادئِ عالم علیؓ مشکل کشا کے واسطے

:سلاسل طیبہ صد مدرسین دیوبند حسین احمد مدنی تحریر کرتے ہیں (۳

!دور کر دے دل سے حجابِ جہل و غفلت میری اب

کھول دے دل میں درِعلمِ حقیقت میری ربّ

ہادیِٔ عالم علیؓ مشکل کشا کے واسطے

:تذکرہ حسن ” میں صفحہ ۱۴ پر مولوی مفتی محمد حسن دیوبندی تحریر کرتے ہیں” (۴

!دور کر دے دل سے حجابِ جہل و غفلت میری اب

کھول دے دل میں درِعلمِ حقیقت میری ربّ

ہادیِٔ عالم علی (رضی اللہ عنہ) مشکل کشا کے واسطے

:تفسیر البخاری” تصنیف بادشاہ گل دیوبندی اکوڑہ خٹک صفحہ ۵۳ میں ہے کہ ” (۵

!دور کر دے دل سے حجابِ جہل و غفلت میری اب

ہادیِٔ عالم علی (رضی اللہ عنہ) مشکل کشا کے واسطے

:امدادیہ کلیات میں حاجی امداد اللہ صاحب شیخ العرب والعجم اکابر علمائے دیوبند کے پیر و مرشد بھی تحریر کرتے ہیں(۶

اے رسولِ کبریا فریاد ہے

یا محمّد مصطفٰی فریاد ہے

آپ کی الفت میں میرا دل

حال یہ ابتر ہوافریاد ہے

سخت مشکل میں پھنسا ہوا آج کل

اے میرے مشکل کشا فریاد ہے

(بحوالہ: تفسیر البخاری بادشاہ گل دیوبندی اکوڑہ خٹک، صفحہ ۴۷)

فیوضاتِ حسینی المعروف بہ تحفہ ابراہیمی (صفحہ ۳۲۳) میں مولوی حسین علی جو کہ بہت سے اکابرین علمائے دیوبند کے پیر و مرشد ہیں، ان کے متعلق غلام اللہ خان نے لکھا ہے کہ حضرت حسین علی ہمارا ایک شفیق باپ اور ایک !بہت مہربان مربی بھی تھے

فیوضات حسینی صفحہ ۱۹ میں ہے کہ حسین علی رشید احمد گنگوہی کے شاگرد بھی تھے اور ان کے مرید بھی اور خود مولوی غلام اللہ خان، ملّا طاہر پنج پیر، مولوی نصیف الدین غرغشتوی، مولوی عبد اللہ درخواستی، مولوی سرفراز خان وغیرہ بہت علمائے دیوبند کے پیر و مرشد تھے۔ اور اسی حسین علی اور اس کے شاگرد اور مرید غلام اللہ خان صاحب نے تحریر کیا :ہے

> الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا، سید الاولیاء سند الاتقیاء، زبدۃ الفقہاء، راس العلماء، رئیس الفضلاء، مظہر فیض :الرحمن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب، پھر تحریر فرماتے ہیں
>
> این رسالہ است در احوال جناب خواجہ مشکل کشا، سید الاولیاء مظہر فیض الرحمن پیر دستگیر حضرت مولانا محمّد " عثمان صاحب (ص۲۸ سے ص۲۹ تک دیکھو)

ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرت العلوم (گوجرانوالہ)مہتمم مولوی سرفراز احمد صاحب گکھڑوی دیوبندی، مولوی : رشید احمد گنگوہی نے "امداد السلوک" میں تحریر کیا ہے کہ

جب مرید کو کوئی مشکل پیش آتی ہے اور مرید اس سے نجات پانے کا حاجت مند ہوتا ہے تو وہ اپنے شیخ کامل " کی طرف توجہ کرتا ہے تو فوراً وہ مشکل بعونہ تیالی حل ہو جاتی ہے۔(امداد السلوک، صفحہ ۹۳)

:حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ""شمائل امدادیہ" میں تحریر کرتے ہیں کہ

ابراہیم رشیدی صاحب نے فرمایاکہ ایک بار مجھے ایک مشکل پیش آئی اور حل نہ ہوتی تھی۔ میں نے حطیم میں کھڑے ہو کر کہا کہ تم لوگ تین سو ساٹھ یا کم یا زیادہ اولیاء کے یہاں رہتے ہو اور تم سے کسی غریب کی مشکل حل نہیں ہوتی تو پھر تم کس مرض کی دوا ہو۔ یہ کہ کر میں نی نماز نفل پڑھنی شروع کر دی۔ میرے نماز شروع کرتے ہی ایک آدمی کا لاسا آیا۔ اور وہ بھی نماز میں مصروف ہو گیا۔ اس کے آنے سے مشکل فوراً حل ہو گئی۔ (شمائل امدادیہ ص۸۶، ۸۷)

:مولوی اشرف علی تھانوی کتاب ”امداد الشاق“ میں تحریر کرتے ہیں

تم ہو اے نور محمد خاص محبوبِ خدا

ہند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفی

تم مددگارِ مدد امداد کو پھر خوف کیا

عشق کی پرسن کے باتیں کانپتے ہیں دست و پا

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

:حضرت شاہ نور محمد صاحب دیوبندی ایک جولاہا مرید تھا بعد انتقال حضرت کے مزار شریف پر عرض کیا

:حضرت میں بہت ہی پریشان ہوں اور روٹیوں کو محتاج ہوں کچھ دستگیری فرمایئے“۔ حکم ہوا”

تم کو ہمارے مزارِ اقدس سے دو آنے یا آدھ آز روز ملا کرے گا!“(امداد المشتاق، ص ۱۱۷، اشرف علی تھانوی)”

مولوی محمود الحسن شیخ الہند نے اپنے پیر و مرشد شیخ رشید احمد گنگوہی کے موت کے بعد رشید احمد کی شان میں ایک مرثیہ :تحریر کیا ہے۔ جس میں انتہائی بڑے بڑے القاب و خطابات ہیں۔ صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں

''نظر سے ہو کے غائب دل میں تو چھپ کے بیٹھے ہیں''

:اور پھر صفحہ ۷۱ پر لکھتے ہیں

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یا ربّ

گیا وہ قبلہ حاجاتِ روحانی و جسمانی

:اور صفحہ۸ پر لکھتے ہیں کہ

خدا ان کی مربی ، وہ مربی تھے خلائق کے

میرے مولی میرے ہادی تھے بیشک شیخ ربّانی

:اور صفحہ ۸ پر تحریر کرتے ہیں

جدھر کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا

میرے قبلہ میرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

:اور پھر صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں

ہدایت جس نے ڈھونڈی دوسری جگہ ہوا گمراہ

وہ میزاب ہدیت تھے کہیں نصِّ قرآنی

:اور پھر صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ

جو رکھتے تھے اپنے سینے میں ذوقِ عرفانی

:اور پھر صفحہ ۱۱ پر تحریر کرتے ہیں

رہے منہ آپ کی جانب تو بعد ظاہری کیا ہے

ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایمانی

:اور پھر صفحہ ۱۱ پر ہی لکھتے ہیں

شہید و صالح و صدّیق ہیں حضرت باذن اللہ

حیات شیخ کا منکر ہو جو ہے اس کی نادانی

:اور پھر صفحہ ۱۱ پر تحریر کرتے ہیں

چھپائے جامۂ فانوس کیونکر شمع روشن کو

تھی اس نورِ مجسم کے کفن میں ہو یہ عریانی

!بحق مقتدائے مقتدایاں

!حسن بصری امام پیشوایاں

بحق شیف یزدان شاہ مرداں

قاسم نانوتوی بحاوالہ "الشہاب الثاقب" حسین احمد صدر مدرسین دیوبند صفحہ ۵۶ اور ۵۷ میں رشید احمد گنگوہی
:کے اشعار اس کے تصنیف "امداد السلوک "صفحہ ۳۴سے نقل کرتے ہیں

بہر امداد رب نور حضرت ابد الرحیم

عبد باری عبد باری عصر دین کّلی ولی

اور پھر صفحہ ۵۷ شہاب الثاقب میں اشرف علی تھانوی نے بھی تحریر کیا ہے۔

:بہشتی زیور میں منقول حدیث میں ہے

تحقیق اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں جن کو اس نے خاص کیا ہے لوگوں کی حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے ” یاس اور مضطر ہوتے ہیں۔ ان کی طرف لوگ اپنی حاجتوں میں یعنی جو لوگ مجبور ہو کر ان کے پاس جاتے ہیں۔ اور حق جل شانہ نے ان حضرات کو لوگوں کی نفع رسانی کے لئے منتخب فرمالیا ہے۔ یہ لوگ حاجتوں کے پورا کرنے والے ،امن پانے والے ہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے!“(بہشتی زیور جلد ۱، حصہ ۳، صفحہ ۱۰۳، ۱۰۴)

''واللہ اعلم بالصواب''

:پہلے اسے پڑھئے

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ امّا بعد۔ بندۂ نا چیز کی زیر نظر تصنیف

انوارالانتباہ فی اثبات نداء یا رسول اللہ " جو اپنی مادری زبان پشتو میں تحریر کی گئی تھی اور جسکی اشاعت پشتو زبان ہی میں " کئی مرتبہ ہوئی اور صوبۂ سرحد وپاکستان کے علاوہ دیگر ممالک جہاں پشتو خواں حضرات موجود ہیں تک الحمدللہ پہنچی ہے۔ مگراب چونکہ اردو خواں متعلقین و متوسلین اور مریدین کی کثرت ہوگئی ہے (الحمدللہ) جو اس پشتو کتاب سے استفادہ کرنے سے محروم تھے ان کی اصلاح اور عقیدے کی درستگی کی خاطر زیر نظر کتاب کو اردو زبان میں منتقل کرنا نہایت ضروری ہوگیا ہے۔ اس لیے اس خدمت (مسلک حق اہلسنت وجماعت) کیلئے میں نے اپنے مرید و روحانی بیٹے مولوی سید محمد منور شاہ احمد النقشبندی کو منتخب کیا کہ وہ اپنے اردو شناس پیر بھائیوں اور دیگر عوام وخواص اہلسنت کے استفادے کیلئے اس کتاب کا اردو ترجمہ کریں تاکہ اس کا فائدہ عام ہوسکے اور عوام اہلسنت گمراہوں، بے دینوں، وہابیوں کے شکنجے سے محفوظ رہ کر اپنا عقیدہ درست رکھ سکیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مصنف، مترجم اور قارئین حضرات کے عقائد کی درستگی اور اخروی نجات و سُرخروئی کا سبب بنائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین ﷺ

الفقیر سیّد احمد علی شاہ نقشبندی سیفی

مہتمم جامعہ امام ربّانی مجدد الف ثانی فقیر کالونی و

مدرسہ خواجہ غریب نواز فرنٹیئر کالونی نمبر ۳ اورنگی ٹاؤن کراچی۔

پہلے اسے پڑھئے:

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم۔ امّا بعد۔ بندۂ نا چیز کی زیر نظر تصنیف

انوارالانتباہ فی اثبات نداء یا رسول اللہ " جو اپنی مادری زبان پشتو میں تحریر کی گئی تھی اور جسکی اشاعت پشتو زبان ہی میں " کئی مرتبہ ہوئی اور صوبۂ سرحد وپاکستان کے علاوہ دیگر ممالک جہا ں پشتو خوا ں حضرات موجود ہیں تک الحمدللہ پہنچی ہے۔ مگراب چونکہ اردو خواں متعلقین و متوسلین اور مریدین کی کثرت ہوگئی ہے (الحمدللہ) جو اس پشتو کتاب سے استفادہ کرنے سے محروم تھے ان کی اصلاح اور عقیدے کی درستگی کی خاطر زیر نظر کتاب کو اردو زبان میں منتقل کرنا نہایت ضروری ہوگیا ہے۔ اس لیے اس خدمت (مسلک حق اہلسنت وجماعت) کیلئے میں نے اپنے مرید و روحانی بیٹے مولوی سید محمد منور شاہ احمد النقشبندی کو منتخب کیا کہ وہ اپنے اردو شناس پیر بھائیوں اور دیگر عوام وخواص اہلسنت کے استفادے کیلئے اس کتاب کا اردو ترجمہ کریں تاکہ اس کا فائدہ عام ہوسکے اور عوام اہلسنت گمراہوں، بے دینوں، وہابیوں کے شکنجے سے محفوظ رہ کر اپنا عقیدہ درست رکھ سکیں۔

اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مصنف، مترجم اور قارئین حضرا ت کے عقائد کی درستگی اور اخروی نجا ت و سُرخروئی کا سبب بنائے۔

آمین بجا ہ النبی الکریم الامین ﷺ

الفقیر سیّد احمد علی شاہ نقشبندی سیفی

مہتمم جامعہ امام ربّانی مجدد الف ثانی فقیر کالونی و

مدرسہ خواجہ غریب نواز فرنٹیئر کالونی نمبر ۳ اورنگی
ٹاؤن کراچی۔

{۳}

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء حقانی اس مسئلے میں کہ زید جو موحد مسلمان ہے۔ اللہ تعالٰی کو اپنا خُدا مانتا ہے اور رسول کو رسول مانتا ہے اور نماز کے بعد اور دیگر اوقات میں حضور علیہ الصلٰوۃ والسّلام کو کلمہ "یا" کے ساتھ پکارتا ہے اور اس طرح سلام عرض کرتا ہے کہ " الصّلٰوۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ " یا کہتا ہے کہ " اسئلک الشفاعۃ یا رسو ل اللہ"۔ کیا اس طرح کہنا جائز ہے یا نہیں ؟ کیونکہ بعض دیوبندی ، وہابی ، پنج پیری ،مودودی گروپ ،تبلیغی گروپ اور عثمانی گروپ وغیرہ اسطرح درود شریف پڑھنے والے اور"یا رسول اللہ" ، "یا غوث" کہنے والے کو مشرک کہتے ہیں۔ ان کا یہ کہنا کہاں تک درست اور صحیح ہے۔ دلائل کی روشنی میں اس مسئلے کا حل بتایئے۔

(بینو ابا لکتاب و توجروا یوم الحساب)

○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

: الجواب

الحمد للہ الذی جعلنا علٰی عقیدۃ اہلِ السنّیو الجماعۃ وحفظنا من عقیدۃ الوھابیۃ الکفرۃ الفجرۃ الضالۃ والصّلٰوۃ و السّلام علٰی
: سیدنا محمد ن الذی حکم علی الوھابیۃ بالشقا وۃ وعلٰی الہٖ واصحابہ الذین حکموا علی الوھابیۃ بشرار الخلق الضالۃ۔ اما بعد

کلمات مذکورہ بلا شبہ جائز ہیں اور ان کے جواز میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس طرح درود شریف پڑھنے والے کو مشرک یا بدعتی کہنا خود مشرک اور بدعتی ہونا ہے۔ اوراسلام کے دائرے سے باہر نکلنا ہے۔ درود شریف

{۴}

الصّلٰو ۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ " اسی طرح یا غوث اعظم یا دیگر اولیاء کرام کو آواز دینا اورپکارنا کثیر دلائل سے " ثابت اور جائز ہے۔

: دلیل نمبر ۱

قرآنِ پاک میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ یا ایھا الرسول ، یا ایھا النبی۔ یعنی اے رسول ، اے نبی ﷺ کے ذریعے ندا کی گئی ہے اور جو کام اللہ تعالی کرتا ہے وہ شرک نہیں ہوتا کیونکہ قرآن پاک شرک کی تعلیم نہیں دیتا

: دلیل نمبر ۲

پارہ چوبیس (۲۴) سورہ زمر آیت نمبر ۳۹ میں اللہ تعالی فرماتا ہے قیامت تک پیدا ہونے والی تمام امت کو آپ ﷺ نے "یا عبادی " کہہ کر مخاطب فرمایا ہے لہٰذا اس کے جواب میں امتی " یا رسول اللہ" کہہ سکتے ہیں۔ نہ وہ شرک تھا اور نہ یہ شرک ہے۔

: دلیل نمبر ۳

پارہ نمبر۱۸ میں اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ حضوراکرم ﷺ کو اپنے درمیان اس طرح مخاطب نہ کرو جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو مخاطب کرکے آواز دیتے ہو۔

(سورۃ النور۲۴ ، آیت نمبر ۶۳)

اس آیت کی تفسیر میں سعید بن جبیر اور مجاہد نے فرمایا " قولوایا رسول اللہ فی رفق ولین ولا تقولوایا محمّد بتجھم"
(تفسیر قرطبیؒ، ص۲۲۲، ج۱۲)

جسطرح تم لوگ ایک دوسرے کو نام لے کر سخت لہجے میں پکارتے ہو اس طرح حضور ﷺ کو مت پکا را کرو بلکہ آپ ﷺ کی صفات کا ذکر کرکے نہایت ادب ونرمی سے یا رسول اللہ ﷺ کہہ کر پکارا کرو۔

: دلیل نمبر ۴

مّلا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور مفسر صاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ " ھٰذا فی حیاتہ وکذا بعد

{۵}

(شرح الشفاء ،ص۳۸۶،ج ۳ ، تفسیر صاوی ، ص۱۴۹ ،ج۳) وفاتہ فی جمیع مخا طبا تہ "

یہ حکم آپ ﷺ کی ظاہری زندگی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ وفات کے بعد بھی آپ ﷺ کا نام مبارک انتہا ئی ادب سے لینا ضروری ہے۔

: دلیل نمبر ۵

(سورہ بقرہ - ۴ع) یا دم انبئھم با سما ئھم

یعنی اے اٰدم علیہ السّلام انھیں تمام اشیاء کے نام بتادیجئے۔

: دلیل نمبر ۶

(سورۃ بقرہ - ۴ع) یا دم اسکن انت وزوجک الجنّۃ

اے آدم علیہ السّلام آپ اور آپ کی زوجہ جنّت میں رہیئے۔

: دلیل نمبر ۷

(سورۃ ھود- ۷ع) یانوح اھبط بسلٰم منّا وبرکت علیک

اے نوح علیہ السّلام ہماری طرف سے سلامتی اور برکت کے ساتھ کشتی سے اتر جائیں۔

: دلیل نمبر ۸

(سورۃ قصص - ع) یا موسٰی انّی انا اللہ ربّ العالمین

اے موسٰی علیہ السّلام بے شک میں تمام جہانوں کا پالنے والا ہوں۔

: دلیل نمبر ۹

(سورۃ ھود- ع) یا ابراھیم اعرض عن ھٰذا

اے ابراہیم علیہ السّلام اس سے اعراض فرمائیے۔

: دلیل نمبر۱۰

(آل عمران- ع) یٰعیسیٰ انّی متوفیک ورافعک الیّ

{۲}

اے عیسٰی علیہ السّلام میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤنگا اور تجھے اپنی طرف اٹھاؤنگا۔

: دلیل نمبر ۱۱

پارہ اٹھارہ (۱۸)میں اللہ تعالٰی نے فرمایا " ونادوا اصحاب الجنّۃ ان سلام علیکم"۔یعنی اعراف والے جو مشرک نہ ہونگے بلکہ موحد ہونگے جنّتیوں کو کہیں گے تم پر سلامتی ہو۔اس سے بڑھ کر " السّلام علیک یا رسول اللہ " کہنا ثابت ہوا۔

دلیل نمبر ۱۲ :

آپ ﷺ نے ہر زمانے میں ہر نمازی کو اس طرح سلام عرض کرنے کا حکم فرمایا۔"السّلام علیک ایّھا النّبی " اے ا للہ کے نبی ﷺ آپ پر سلامتی ہو۔

(مشکوۃ شریف، ص ۸۵)

دلیل نمبر ۱۳ :

آپ ﷺ جب بھی کسی درخت یا پتھر کے پاس سے گزرتے تو وہ بلند آواز سے " الصّلٰو ۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ " کہتا۔

(سیرت حلبیہ ص ۲۱۴ج ۱، مشکلو ۃص ۵۴۰)

دلیل نمبر ۱۴ :

آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی سواری گم ہوجائے تو وہ بلند آواز سے پکارے " یا عباد اللہ احبسوا "

حیاۃ الحیوان ص ۳۱۹ج ۱، البصا ئر ص۱۵۱ لمولوی حمد اللہ دیوبندی ،)

(الرسائل الستہ فی المسائل السّتہ ص ۵۲ ، صواعق الھیہ ص ۳۵

دلیل نمبر۱۵ :

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی غیر آباد علاقے(اجنبی جگہ)میں کوئی حادثہ پیش آجائے تو یہ وظیفہ پڑھے۔" اعینونی یا عباد اللہ " اے اللہ کے بندوں میری مدد کرو۔

{۷}

نزل الابرار ص ۱،۳۳۵لمولوی وحید الزمان غیر مقلد ، تسکین الصدور ص ۳۳۴ ، اثبات الاغراض ص۶۵)
مولوی شیخ القرآن شائستہ گل رحمتہ اللہ علیہ ، سماع البعید ص ۱۰۹، روح البیان
(ص۱۰۱۷ج ۲، سُنن الھدٰی ص۴۶۴

چونکہ آپ ﷺ اللہ تعالی کے محبوب بندے ہیں اس لیے یا رسول ا للہ کہہ کر ان سے مدد طلب کرنا بطریق اولی جائز و ثابت ہوا۔

: دلیل نمبر ۱۶

صحابی رسول ابن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک دوسرے صحابی کو وظیفہ " یا محمّد ﷺ " سکھا یا جو حاجت مند تھا جب انہوں نے اس وظیفے پر عمل کیا تو خلیفہ وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فوراً انکی حاجت پوری کردی
(انجا ح الحاجۃ ص ۱۰۰ ، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۸۳۸ ج ۲، اثبات الاغراض ۔
ص۷۶)

: دلیل نمبر ۱۷

ابن حنیف رضی اللہ عنہ اور انکے صاحبزادے رضی اللہ عنہ (یعلمون الناس)لوگوں کو وظیفہ یا محمّد ﷺ کی
(نسیم الریاض ص۱۱۴ج۳) تعلیم دیتے تھے۔

: دلیل نمبر ۱۸

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص روضہء نبوی ﷺ پر حاضر ہو تو وہ یوں سلام عرض
(انوار محمّدیہ ص ۲۰۰) کرے"السلام علیک ایھّا النبی "

: دلیل نمبر ۱۹

"ابنِ عمر رضی اللہ عنہ ان الفاظ سے سلام عرض کرتے تھے "السلام علیک یا رسول اللہ

(انوار محمّدیہ ص۶۰۰)

: دلیل نمبر ۲۰

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا " یا اُمتہ محمّد وا للہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا و لبکیتم کثیراً"
(مشکٰو ۃ شریف ص۱۳۰)

{۸}

یعنی اے محمّد ﷺ کی امت خدا کی قسم جو میں جانتا ہوں اگر تم اسے جانتے تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے ۔اس حدیث مبارکہ میں تمام امت کو خطاب ہوا ہے لہٰذا تمام امتی بھی آپ ﷺ کو " یا رسول اللہ " کے ساتھ خطاب کر سکتے ہیں۔ نہ وہ کفر تھا اور نہ یہ کفر ہے۔

: دلیل نمبر ۲۱

(کنز الحقائق ص ۲۰۴ ج ۲) یا ابابکر انّ اللہ سماک الصّدیق""

اے ابوبکر رضی اللہ عنہ اللہ تعالٰی نے آپ کا نام صدیق رکھا ہے۔

: دلیل نمبر ۲۲

تبلیغی جماعت کے قائد اور دیوبندی مسلک کے ممتاز عالم مولوی زکریا لکھتے ہیں۔ میرے خیال میں اگر درود اور سلام دونوں یکجا ہو جائیں تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔ یعنی " السلام علیک یا رسول اللہ ، السلام علیک یا نبی اللہ" وغیرہ کی جگہ اگر "الصّلٰو ۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ ، الصّلٰو ۃ والسّلام علیک یانبی اللہ " آخر تک... پڑھا جائے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔
(فضائل درود شریف ص ۲۷)

: دلیل نمبر ۲۳

مجاھد حق گو ، فاضل العصر ، کا مل الدھر ، صادق الاحوال عاشق الرحمٰن والرسول حضرت مولانا الحاج محمّد امین
: صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب سبحا ن ربی الاعلٰی میں لکھا ہے کہ

تکیہ دھمہ بے کسا نولاس راکیر ہ : ولاب پہ کمر یا رسول اللہ یم

پہ مخ ستام ستاشفاعت شہ نصب : لائق دسقر یا رسول اللہ یم

اسی طرح تمام نعتیہ کلام اس کتاب میں ہے جس میں یا رسول اللہ کہا گیا ہے۔

: دلیل نمبر ۲۴

(مشکٰوۃ ص۵۵۴) لا تتّخذو ا ھم عرضا من بعدی" "

میرے بعد میرے صحابہ(کرامؓ) کو ا عتراضات کا نشانہ نہ بنانا اس حدیث شریف میں " الخطاب

{۹}

للحا ضرین فی الذھن من یجئی بعد ہٗ" قیامت تک پیدا ہونے والوں کو ذہن میں حاضر رکھ کر خطاب کیا ہے۔ جو لوگ ابھی تک پیدا نہیں ہوئے ان کو ذہن میں حاضر رکھ کر خطاب کرنا درست ہے۔ لہٰذا دونوں جہانوں کے سردار ، شاھد اعظم ﷺ کو روحانی طور پر حاضر ماننا اور انھیں یا رسول اللہ کہہ کر پکارنا اور نداء کرنا جائز ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

: دلیل نمبر ۲۵

آپ ﷺ نے ایک نا بینا صحابی کو بینائی کے لئے یہ وظیفہ سکھایا" یا محمّد انّی اتوجّہ بک الی ربّک " اے محمّد ﷺ ، میں آپ ﷺ کے وسیلے سے آپ ﷺ کے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔
(ابن ما جہ ص ۱۰۰ ، شفاء ص ۲۱۲ ج ۱)

: دلیل نمبر ۲۶

: بانی دارالعلوم دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں کہ

کروڑوں جرم کے آگے یہ نام کا سلام : کرے گا یا نبی اللہ میری یہ کیا پکار

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا : نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار

(البصائر ص۵۰ ، بحوالہ الشہاب الثاقب)

قصائد قاسمی از مولوی محمد قاسم نانوتوی مکتبہ رشیدیہ)
(دہلی ص۸

: دلیل نمبر ۲۷

: حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

یا رسول اللہ شفاعت از تو میدارم امید : با وجود صد ہزار اں جرم در روز جزا

(بحوالہ البصائر ص۷۷ مولوی حمداللہ دیوبندی)

: دلیل نمبر ۲۸

: حسن السنجری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

کعبۂ دل قبلۂ جان یا رسول اللہ توئی : سجدہ مسکین حسن ہر لحظہ باداسوئے تو

{۱۰}

(بحوالہ البصائر ص۷۷ مولوی حمداللہ دیوبندی)

: دلیل نمبر ۲۹

حضرت محمدؒ بن سالمؒ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی طرف پا پیادہ گیا جب راستے میں کمزوری پیدا ہوئی تو میں نے
(حجۃ اللہ ص۱۵) عرض کی" انا فی ضیافتک یا رسول اللہ "

: دلیل نمبر ۳۰

ایک مرتبہ احمد بن محمدؒ رحمتہ اللہعلیہ کنویں میں گر گئے انہوں نے " یا حبیبی یا محمدؐ " کہا تو فوراً باہر نکل آئے۔
(حجۃ اللہ ص۴۱۵ ج ۲)

: دلیل نمبر ۳۱

(کنوزالحقائق ص۲۰۴ ج۲) یا ابابکر ھذا جبرئیل یقرئک من اللہ السّلام """"

اے ابو بکر یہ جبریل علیہ السلام آپ کو اللہ تعالی کی طرف سے سلام کہتے ہیں۔

: دلیل نمبر ۳۲

(کنوز الحقائق ص۲۰۴ ج ۲) –"یا ابا دوس ایاک ومشاورۃ النساء"

اے ابو دوس عورتوں کے مشورے سے بچتے رہنا۔

: دلیل نمبر ۳۳

(کنوز الحقائق ص۲۰۴ ج ۲) یا ابا ذرانّہ لایضر من الدنیاما کان للاخرۃ" "

اے ابوذر رضی اللہ عنہ دنیا کی کوئی چیز بھی آخرت کیلیے مضر (نقصان دہ) نہیں۔

: دلیل نمبر ۳۴

علا مہ شامی رحمتہ اللہ علیہ نے مردہ کو دعائیہ صورت میں اس انداز سے پکا رنا جائز لکھا ہے۔ "ویقول یا سیدی "احمد بن علوان ان لم ترد علیّ ضا لتی لنز عنک من دیوان الاولیاء فان اللہ یرد علی من قال ذلک ضا لتہ ببرکتہ

{۱۱}

شامی مصری ص۳۳۴ ج۳ ، جاء الحق ص ۱۹۹ ، اعلام المومنین ص۵۳ لمولوی سید احمد شا ہ)
(دیوبندی

حاصل عبارت یہ ہے کہ اگر کسی سے کوئی چیز گم ہو جائے اور اس کا ارادہ ہو کہ یہ چیز ا للہ تعالی واپس کردے تو اسے چاہئے کہ بلند جگہ پر قبلہ رو کھڑا ہوکر سورۃ فاتحہ پڑھ کر آپ ﷺ کی روح مبارک کو اور پھر سیّد احمد بن علوان کی روح مبارک کو بخش دے اور مذکورہ کلمات کہے تو اللہ تعالی اس کی گمشدہ چیز کو واپس فرما دیگا۔ اگر مرُدے کو آواز دینا یعنی پکارنا منع (ناجائز) ہوتا تو علامہ شامی یہ کیوں نقل فرماتے۔

: دلیل نمبر ۳۵

کثیر بن محمد کسی مرض میں مبتلا تھے۔ حکیم نے کہا کہ اس مرض کی کوئی دوا نہیں ہے۔ انہوں نے" یا محمّد انّی اتوجہ بک الی ربّک - "پڑھا تو با لکل تندرست ہوگئے۔

(حجۃاللہ ص۴۱۹ ج۲)

:دلیل نمبر ۳۶

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعا لی عنہ جب بھی اذان سنتے اور اس میں حضُور پُر نور ﷺ کا اسمِ مبارک سنتے تو دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھتے اور پڑھتے "قرۃ عینی بک یا رسول اللہ"

(روح البیان ص۲۲۹ ج۷، جلالین ص۳۵۷، برحاشیہ
نمبر ۱۳)

: دلیل نمبر ۳۷

بہت سے مشائخ کرام کا یہ معمول ہے کی وہ جب بھی آپ ﷺ کا نام پاک سنتے تو "صلّی اللہ علیک یا سیّدی
(مقاصدِ حسنہ ص۳۸۴ ، ص۳۸۵)   یا رسول اللہ "پڑھتے۔

: دلیل نمبر ۳۸

حضرت مجدد الف ثانی امام ربّانی قدس سرّہ دونوں انگوٹھے چوم کر" قرۃ عینی بک یا رسول اللہ" پڑھتے۔
(جواھر مجددیہ ص۵۲)

{۱۲}

: دلیل نمبر ۳۹

سیّد نا حمزہ اور سیّدنا جعفر رضی اللہ عنھما فرمایا کرتے تھے کہ" لا الٰہ الاّ اللہ" کے بعد سب سے بہترین وظیفہ
(افضل الصلٰوۃ للنبھا نی ص ۱۱۰)   " الصّلٰو ۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ "ہے.

: دلیل نمبر ۴۰

آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن کعبہ شریف میرے روضۂ مطہرہ پر حاضر ہو کر السلام علیک یا محمّد کہے گا اور میں اس کے جواب میں وعلیک السلام یا بیت اللہ کہوں گا۔

تفسیر عزیزی فارسی سورۂ بقرہ)
(ص۴۶۳

: دلیل نمبر ۴۱

کنز العباد میں ہے کہ آپ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی یا رسول اللہ کہنا مستحب ہے۔

طحطاوی ص۱۱۱ ، شامی ص۲۹۳ ج)

۱)

: دلیل نمبر ۴۲

(سعادۃالدارین ص۴۵۴ ، مدارج النبوۃ ص۵۷۰ انا جلیس من ذکر نی" "

(روح البیان ص۳۳۵ ج ۲

مجھے جہاں بھی یا دکیا جاتا ہے میں وہاں موجود ہوتا ہوں۔

:دلیل نمبر ۴۳

"من قال عشرۃ مرۃ الصلٰوۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ الخ"

بحوالہ نسیم الریاض ص۴۹۲ ج۳ ، المدارج السنّیہ)
(ص ۵

یعنی جس نے دس مرتبہ الصّلٰوۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ پڑھا تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا ۔(انشآء اللہ)

{۱۳}

: دلیل نمبر ۴۴

مولوی حسین احمد دیوبندی نے لکھا ہے۔"الصّلٰوۃوالسّلام علیک یارسول اللہ وجملۃ الصور للصّلٰوۃ لو بخطاب ونداء عند علمائنا "مستحب مستحسن

(الشھاب الثاقب ص۶۵)

: دلیل نمبر ۴۵

حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں " واحضرفی قلبک النبیﷺ وشخصہ الکریم و "قل السلام علیک ایّھاالنبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، ولیصدق املک فی انّہ یبلغہ ویرد علیک ما ھوا وفی منہ۔

احیاء العلوم ص۱۶۹ ج ۱ ، عمدۃ القاری ص۱۱۱ ج ۶، مواھب لدنیہ)
ص۳۲ج۲، سعایہ ص ۲۲۷ ج ۱، حجۃالسّالکین
(فی ردالمنکرین ص ۹۷

یعنی اپنے دل میں آپ ﷺ کو حاضر رکھواور انکی سراپا نور شخصیت کا تصور کرو پھر کہو السلام علیک ایّھاالنبی ورحمتہ اللہ وبر کاتہٗ۔ اور یہ یقین رکھو کہ میرا سلام آپ ﷺ تک پہنچتا ہے اور آپ ﷺ جواب عنایت فرماتے ہیں۔

: دلیل نمبر ۴۶

حضرت آدم علیہ السلام بروز قیامت بلند آواز سے فرمائیں گے " یا احمد یا احمد ھذا رجل منطلق بہ الی النار "
(القول البدیع ص۱۲۳)

اے احمد اے احمد (ﷺ) اس آدمی کو جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔

: دلیل نمبر ۴۷

جب آپ ﷺ نے مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت فرمائی تو مدینہ منوّرہ کے لوگ چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے بچیاں گلیوں میں گھوم کر یہ نعرہ" یٰا دون یا محمّد یا رسول اللہ " بار بار لگاتے.
(مسلم شریف ص۴۲۹) ۱۴}}

: دلیل نمبر ۴۸

صالح بن شوشا فرماتے ہیں کہ ہم کشتی میں سوار تھے کہ دشمن کے جہاز نے ہمارا تعقب (پیچھا) کیا قریب تھا کہ ہماری کشتی ڈوب جاتی کہ میں نے عرض کیا" یا محمّد ﷺ نحن فی ضیا فتک الیوم یا رسول اللہ"

(حجۃاللہ ص۴۱۶ ج ۲)

یعنی یا رسول اللہ ہم آج آپ ﷺ کے مہمان ہیں اچانک دشمن کے جہاز کا بادبان پھٹ گیا اور ہم خیریت سے تیونس پہنچ گئے۔

: دلیل نمبر ۴۹

محمّد بن محمود کو کبھی کبھی بخار آتا تھا انہوں نے ایک دن کتاب الشفاء کو سینے پر رکھا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ہم نے آپ ﷺ پر تکیہ کیا ہے تو فوراً بخار ختم ہوگیا۔ (حجۃاللہ ص۴۱۶ ج ۲)

: دلیل نمبر ۵۰

سیدالعشاق ، رئیس مداح سّیدنا محمّد ﷺحاجی محمّد امین صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یا رسول اللہ ! یئِہ غم کبن دوب شو یاران تائسے۔

یعنی اے اللہ کے محبوب ! آپ کے سارے ساتھی آپ کے غم میں نڈھال ہوگئے ہیں۔

: دلیل نمبر ۵۱

ایک بزرگ سرکار دوعالم ﷺ کے مواجہ شریف میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ انّی جا ئع۔یعنی اے اللہ کے رسول ﷺ میں بھوکا ہوں ایک سیّد زادے آئے اور ان کو ساتھ لے گئے اور کھانا کھلایا پھر فرمایا کہ " اخی لو طلبت الجنّۃ او المغفرۃ او الرضاء "یعنی اے بھائی کاش کہ آپ شہنشاہ رسالت سے جنت ، مغفرت یا رضا خدا وندی مانگتے تو اچھا ہوتا۔

(حجۃ اللہ ص ۴۲۸ ج ۲)

: دلیل نمبر ۵۲

ابن حجر کی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی ستر ۷۰ مرتبہ صلّی اللہ علیک یا رسول اللہ پڑھے تو

{۱۵}

اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ بلند آواز سے کہتا ہے کہ تجھ پر بھی درود ہو آج تیری مراد پوری ہوگی۔
(حجۃ اللہ ص۴۴ ،انوا رمحمد یہ ص۱۰۲)

:دلیل نمبر ۵۳

حضرت یامین بن محمد فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ سے وادی القراء پہنچے تو بھوک نے بہت ستا یا ہمارے ساتھی نے عرض کیا یا رسول اللہ نحن جیا ع ونحن فی ضیا فتک یا رسول اللہ۔ یعنی یا رسول اللہ ہم بھوکے ہیں اور آپ کے مہمان ہیں تو فوراً مدینہ منوّرہ کی روٹیاں آئیں اور ہم نے تین دن تک تناول کیں۔

(حجّۃ اللہ ص ۴۲۹)

: دلیل نمبر ۵۴

حضرت جامع الشریعت والطریقت عالم باعمل مرشداکمل حاجی محمد امین صاحب نور اللہ مرقد ہٗ فرماتے ہیں۔

یا محمّد عربی آپ پر کب تک مرتا رہونگا   یا محمّد عربی تا پسے بہ مرم ترکومہ

آپکی جدائی میں نزع کی تکلیف کب تک سہتا رہونگا   دَ ختکندن سلکئ بہ تا پسے وھم ترکومہ

دونوں جہاں کو اللہ نے آپ کے چہرے سے روشن کیا   دوراہ جہانہ چہ روبنا نہ کرہ رب ستالہ مخہ

آپ کے ہجر کی تاریکی میں کب تک رہونگا   ستاد ھجر ان تورو تیرو کبن بہ زیم ترکومہ

!مجھے للہ وصال کے ساحل تک پہنچا اے محبوب   مادو صال ساحل تہ اور سوہ للہ محبوبہ

ھجر کے ترش سمندر میں کب تک نیچے جاتا رہونگا   ترخ سمندر کبن دھجران بہ بنکتہ خم تر کو مہ

میرے دل کا محل آپ کے شمع چہرۂ سے روشن ہوا   کو ردِ زرکی م شودو بنانہ ستاد مخ ئہِ شمع

مانند پتنگ شعلوں پر کب تک گھومتا رہونگا   لکہ پتنگ بہ ئہ لمبو سر خونہ خورم تر کومہ

اے مدینہ منورہ کے مسیحا رحم فرمائیے   ترحم اے دَمدینے منورے مسیحا

صبر کی پٹی دل کے زخم پر کب تک لگاتا رہونگا   پٹئ دصبر بہ ئہِ زخم د زرہ زدم تر کومہ

ایک ھجر کا غم اور دوسرا پاکستان کا غم   یو د ھجر ان بل دَپاکستان غمونہ

میں محمد امین ان دونوں کو کب تک برداشت کرتا رہونگا   زہ محمد آمین بہ داودارہ زغم تر کو مہ

دستور جماعتِ ناجیہ)   {١٦}
(صالحہ ص ٩

: دلیل نمبر ۵۵

"ایک پکڑ ے ہوئے ہرن نے فریاد کی "یا رسول اللہ ان لی اولاد اً

اے اللہ کے رسول میرے بچے بھوکے ہیں مجھے آزاد کیجئیے تاکہ میں انھیں دودھ پلا آئوں۔

(القول البدیع ص ١۴٨)

: دلیل نمبر ۵٦

حضرت ابو الخیر فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ اس حال میں پہنچا کہ میں نے پانچ دن سے کچھ بھی نہیں کھا یا تھا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کا مہمان ہوں پھر ممبر رسول کے پاس سوگیا۔ خواب میں زیارت رسول

ﷺ ہوئی اور آپ ﷺ نے روٹی عنایت فرمائی میں نے فوراً کھانا شروع کردی آدھی روٹی کھائی تھی کہ بیدار ہوگیا کیا
(حجۃ اللہ ص۴۲۸ ج۲) دیکھتا ہوں کہ آدھی روٹی میرے ہاتھ میں ہے۔

: دلیل نمبر ۵۷

شیخ بہاالدین شطاری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کشف الارواح کا ایک طریقہ یہ ہے کہ یا احمد دائیں طرف اور یا محمد بائیں طرف پھر دل پر یا رسول اللہ کی ضرب لگائے۔

(اخبار الاخیار ص۱۹۹ فارسی)

: دلیل نمبر ۵۸

مذاھب ِاربعہ کے محقق سیدی عبدالوھاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب سادات کرام اپنے درمیان اختلاف شروع کرتے ہیں تو میں آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر یا رسول اللہ کہتا ہوں اور ان کی اصلاح کیلئے دعا کرتا
(لطائف المنن ص۱۵ ج۲) ہوں۔

:دلیل نمبر ۵۹

سیدی عبدالقادر الجزائری رحمتہ اللہ علیہ روضہ ء اقدس پر حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ آپ کا غلام حاضر ہے ۔یا رسول اللہ آپ کی بارگاہ کا ایک کتّا آپ کے روضے کی چوکھٹ پر کھڑا ہے۔یا رسول اللہ آپ کی ایک نظر کرم

{۱۷}

مجھے مایوسی سے مستغنی کردیگی۔یا رسول اللہ آپ کی مہربانی کی ایک جھلک بھی میرے لیے کافی ہوگی۔تو روضہ ء انور سے آواز آئی کہ تو میرا بیٹا ہے اور میرے روضہ ء انور کی برکت اور اسکے سبب سے تو میرا منظور ِنظر ہے۔

(جامع کرامات الاولیاء ص۲۱۸ ج۲)

: دلیل نمبر ۶۰

بیروت کے ایک پریشان حال شخص کو علامہ یوسف نبھانی رحمتہ اللہ علیہ نے اس طرح درود شریف سکھایا" اَللّٰھُمّ "صلّ علٰی سیّدنا محمّد وعلٰی اٰل سیّدنا محمّد قلت حیلتی ادرکنی یا رسول اللہ

(جواھرالبحار ص۳۵۴ ج۲)

جب انہوں نے یہ درد شریف پڑھا تو مشکل حل ہوگئی۔

:دلیل نمبر ۶۱

سیّدنا علی الخواص رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آئمہ مجتہدین جب مسائل کا استنباط فرماتے تو کتابوں میں انھیں لکھنے سے پہلے بالمشافہ آپ ﷺ سے پوچھتے کہ" یا رسول اللہ! قد فھمنا کذا من آیات کذاوفھمنا من قولک فی الحدیث "الفلان کذا فھل تحبُّ

(المیزان الکبٰری ص۴۳)

یعنی یا رسول اللہ ہم نے فلاں آیت یا حدیث سے فلاں مسئلہ مستنبط کیا ہے استنباط صحیح ہے یا غلط ؟ اور آپ کو پسند ہے یا نہیں ؟ اس کے بعد جو حکم آپ ﷺ فرماتے اس کے مطابق عمل کرتے۔

: دلیل نمبر ۶۲

مخدوم جہاں سیّد جلال بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے اور اد و وظائف میں یہ درود شریف بھی داخل ہے۔"الصّلٰو ۃ (جواھرِ خمسہ اردو ص۱۰۲) السّلام علیک یا نبی اللہ "

: دلیل نمبر ۶۳

طریقہ ء شطاریہ کے بزرگوں کے اور ادمیں یہ بھی داخل ہے " ناد علیّا مظھرالعجائب تجدہ

عونا لک فی النوائب کل ھمّ وغم سینجلی بنبوتک یا محمّد و بو لایتک یا علی یا علی

(جواھرِ خمسہ ص۲۸۲) یا علی "

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آواز دو جو مظھر عجائبات ہیں تو تم انکو اپنے تمام غم اور تکالیف میں مددگار پاؤ گے۔ آپ کی نبوت کے وسیلے سے یا رسول اللہ اور آپ کی ولایت کے وسیلے یا علی یا علی یا علی تمام مصائب ختم ہوجائیں گے۔

: دلیل نمبر ٦۴

دونوں جہان کے سردار ، محبوبِ کبریا ﷺ نے فرمایا کہ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو دوفرشتے لوگوں کو یا ایھاالنّاس سے مخاطب کرکے اللہ تعالی کی عبادت کی طرف بلاتے ہیں اور نصیحت کرتے ہیں " ما قل وکفی خیر مما کثیر والھی "۔ تھوڑا مگر کافی مال (جو کفایت کرے) بہتر ہے اس زیادہ مال سے جو اللہ تعالٰی سے غافل کردے۔

(حلیۃ الاولیاء ص۲۲٦ ج ۲)

جب اتنی دور سے " یا ایھا النّاس " کہنا شرک نہیں تو یا رسول اللہ کہنا کیسے شرک ہوسکتا ہے۔ پھر اگر تمام انسان یہ آواز نہیں سنتے مگر انسانیت کی روح حضرت محمّد مصطفٰی ﷺ تو ضرور سنتے ہیں اسلیے کہ آواز سنانے کیلئے اور منادیٰ (جسے پکاراجائے) کو متوجّہ کرنے کیلئے ہوتا ہے۔

(شرح جامی ص۹٦)

: لیل نمبر ٦۵

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک فرشتے کو ساری مخلوقات کی آواز سننے کی طاقت بخشی گئی ہے۔ وہ قیامت تک درود شریف سنے گا اور عرض کرے گا یا محمّد ﷺ فلاں بن فلاں بن فلاں نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں نذرانہ ء درود
(شفاء السّقام ص۴٦ ، القول البدیع ص۱۲ ، جلاء الافھام ص۵۲) شریف پیش کیا ہے۔

جب آپ ﷺ کے نور مبارک سے پیدا شدہ فرشتہ دور و نزدیک سے اگر چہ بلند آواز سے ہو یا آہستہ سنتا ہے اور درود شریف پڑھنے والے اور اسکے آباء واجداد کے نام جانتا ہے تو خود آپ ﷺ کیلئے ان اوصاف کو ثابت کرنا اور ماننا کیسے شرک ہوسکتا ہے۔

کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام : دور ونزدیک کے سننے والے وہ کان

{۱۹}

سوال : اپنی حاجت بیان کیے بغیر صرف یا رسول اللہ کہنا کیسے جائز اور ثابت ہے ؟

جواب : یا رسول اللہ اور یااللہ اور دیگر نعروں میں محاورہ کے ساتھ سوال متضمن (پوشیدہ) ہے۔ اپنا مقصد لفظوں میں بیان کرنا اور نہ کرنا دونوں درست ہے۔ امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی حاجت مند اپنے مخدوم کو یا کریم ، یا نفّاع ، یا کریم ، یا رحمٰن سے مخاطب کرے تو اس کا معنٰی یہ ہے کہ مجھ پر کرم فرما ، نفع عطا فرما اور رحم فرما کیونکہ یہ " ھٰذہ الاذکار جاریۃ مجری السوال" یعنی یہ الفاظ اور آواز سوال کے قائم مقام ہیں۔

(تفسیر کبیر ص۱۵۱ ج ۱ ، طبع جدید)

بناء بریں ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے مقصد کو بیان کیے بغیر بار بار یا رسول اللہ کہا اور اپنی حاجت روائی کی۔

(بخاری شریف ص۳٦٦)

اسی طرح ایک دفعہ انصاریؓ نے یارسول اللہ کہا تو ان کا مقصد پورا ہوگیا۔

(بخاری شریف ص۲۷۲، ۲۷۳ ج ۱)

سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لوگ اپنی حاجت کا ذکر نہیں کرتے تھے بلکہ صرف " یا امیر المؤمنین
(بخاری شریف ص۴۳۰ ج۱) " پر اکتفاء کرتے تھے۔

رئیس النحاۃ مولانا عبدالنبی فرماتے ہیں کہ یا محمد ﷺ کا مطلب یہ ہے کہ اے محمد ﷺ بیاکہ من مشتاق توام۔ اے محمد ﷺ آیئے کہ میں آپ کے دیدار کا شوق رکھتا ہوں۔

(جامع الغموص ص۲۲ ج ۱)

"عارف ملا جامی نے شرح جامی ص۹۶ میں یہ فرمایا ہے۔" فالحمدللہ علٰی ذالک

:دلیل نمبر ۶۶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ " مرّالنبی ﷺ بقبور بالمدینۃ فاقبل علیھم بو جھہ فقال السلام علیکم یااھل القبور یغفراللہ لنا ولکم انتم سلفُنا ونحن بالأثر "

(مشکوۃ ص ۱۵۴)

{۲۰}

رفع الندا ء باعلی الصوت فی اثبات یا رسول اللہ بعد الموت " ص۷(لمولوی شیخ طریقت علی محمد البلخی رحمۃ اللہ علیہ) آپ " ﷺ کا مدینہ منورہ کی قبروں پر سے گزر ہوا تو آپ انکی طرف متوجہ ہوئے اور رفرمایا اے اھل قبور تم پر سلامتی ہو۔ اللہ تعالٰی ہمیں اور تمھیں معاف فرمائے۔ آپ ہم سے پہلے گزر گئے ہیں ہم پیچھے (بعد میں) آنے والے ہیں۔

: دلیل نمبر ۶۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن مختلف لوگ حاضر
(مشکوۃ شریف ص۱۴۹) ہونگے اور" اغثنی یا رسول اللہ " عرض کرینگے۔

: دلیل نمبر ۶۸

مشہور حدیث میں ہے کہ جب لوگ تمام انبیاء علیہم السّلام کے بعد آپ ﷺ کی بارگاہ میں قیامت کے دن حاضر ہونگے تو
(مسلم شریف ص ۱۱۱ ج ۱) یا محمّد ﷺ کہہ کر شفاعت کی درخواست کریں گے۔

کہ محشر میں بھی ہوگا انکا نعرہ یا رسول اللہ : غلامان احمد مختار یوں پہچانے جائیں گے

: دلیل نمبر ۶۹

(مشکوۃ ص۱۰۵ ج ۱) وانا بفر اقک یا ابراھیم لمحزونون """"

ہم آپ کی جدائی میں اے ابراھیم (ضرور) غمگیں ہیں۔

: دلیل نمبر ۷۰

اکابر علماء دیوبند حکیم الامت مولوی تھا نوی صاحب لکھتے ہیں۔

کشمکش میں تم ہی میرے ولی : دستگیری کیجئے میرے نبی
ابر غم گھیرے نہ پھر مجھکو کبھی : میں ہوں بس اور آپ کا د یا ریارسول اللہ

(نشر الطیب ص۱۴۵)

{۲۱}

: دلیل نمبر ۷۱

حضرت علامہ شمس العلماء سیدی جمال مکی حنفی اپنے فتا وئ میں لکھتے ہیں۔" سئلت عمن یقول فی حال الشدائد یا رسول اللہ یا علی ، یا شیخ عبدالقادر جیلانی مثلاً ھل ھوجائز شرعاام لا فاجبت نعم الاستغاثہ با لاولیاء ونداء ھم والتو سل بھم امر مشروع ومرغوب لاینکر الامکا بر او معاندوقد حرم برکۃ الاولیاء الکرام " (المسئلۃ البیضاء ص۲۲)

یعنی مجھ سے پوچھا گیا اس آدمی کے بارے میں جو تکلیف ومشکل میں یا رسول اللہ ، یا علی ، یا شیخ عبدالقادر جیلانی کہتا ہے۔آ یا یہ از روئے شریعت جائز ہے یا نہیں ؟ میں نے جواب دیا کہ اولیاء کرام سے بذریعہ توسل امداد طلب کرنا اور انھیں پکارنا (مشروع) جائز اور مستحسن ہے۔اس سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا سوائے اس کے جو انصاف کا دشمن اور حق سے اندھا ہو اور ایسا شخص اولیاء کرام کی برکت سے محروم ہے۔

: دلیل نمبر ۷۲

: مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ کے استاذومرشد حضرت شمس تبریز رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

برگزیدہ ذوالجلال پاک وبے ھتما توئی : یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی

: دلیل نمبر ۷۳

: حضرت شیخ محدث دھلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

جمال خود نما رحمے بجا ن راز وشید اکن : خرابم در غم ھجرت جمالت یا رسول اللہ

بہ لطف خود سروسامان جمع بے سروپاکن : بہر صور ت کہ باشد یا رسو ل اللہ کرم فرما

(اخبار الاخیا ر ص۳۲۳)

یا رسول اللہ آپ کی جدائی کے غم سے میں برباد ہوا اپنا دیدار عطا فرمایئے یا رسول اللہ بے سروپا قافلے کو سامان عطافرمایئے

{۲۲}

: دلیل نمبر ۷۴

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھے فرمایا کہ "یا محمّد لا أعذب احدا یسمی باسمک النار " یعنی اے محبوب ﷺ میں اس شخص کو دوزخ کا عذاب نہیں دونگا جس کا نام آپ کے نام پر رکھا گیا ہو۔

(نداء یا محمّد ص٢٢)

: دلیل نمبر ٧٥

معراج کی رات اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو فرمایا " یا محمّد انھنّ خمس صلوات کل یوم ولیلۃ لکل صلو ۃ عشر "فذلک خمسون صلوۃ

یعنی اے محبوب یہ پانچ نماز یں ہیں جنکو میں نے دن رات میں فرض کیا ہے۔ ہر نماز کا ثواب دس 10/ نماز ولکے برابر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ثواب کے لحاظ سے 50 نماز وں کے برابر ہے۔

(مشکوۃ ص٥٢٨ ج ٢)

: دلیل نمبر ٧٦

(رواہ احاکم فی المستد رک از کنزالحقائق ص٢٠٤ ج ٢) یا ابابکر انت عتیق اللہ من النار" "

اے ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ دوزخ سے آزاد کر دیئے گئے ہیں۔

: دلیل نمبر ٧٧

(رواہ الشیخان کنوز الحقائق ص ٢٠٤ ج ٢) یا ابابکر ما ظنک با ثنین اللہ ثالثھما" "

اے ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کا ان دو کے متعلق کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہو۔

:دلیل نمبر ٧٨

سر خیل دیوبند مولانا گنگوہی لکھتے ہیں کہ مندرجہ ذیل اشعار کی وجہ سے محبت پیدا ہوتی ہے اور یہ جائز ہے۔

یا محمدؐ مصطفیٰ فریاد ہے : یا رسول کبریا فریاد ہے

تم سے ہر گھڑی فریاد ہے (فتاویٰ رشیدیہ : مدد کر بہر خدا حضرت محمدؐ مصطفیٰ
ص۳۹۹)

{۲۳}

: دلیل نمبر ۷۹

(رواہ احمد از کنوزالحقائق ص۲۰۴ ج ۲) یا اباذر صل صلوۃ لو قتھا" "

یعنی اے ابوذر اپنے وقت پر نماز ادا کرو۔

: دلیل نمبر ۸۰

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا پاؤں مبارک سن ہوگیا تو آپ نے " یا محمدؐ اہ" کہا تو پاؤں بالکل ٹھیک ہوگیا۔
(شفاء ص۱۸ ج۲)

یا محمدؐ اہ میں " الف" استغا ثہ کیلئے ہے مطلب یہ ہے کہ اے محبوب میری فریاد رسی فرمایئے۔

: دلیل نمبر ۸۱

کعب الاحبا رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی مسجد میں آتے یا جاتے تو کہتے السّلام علیک ایھاالنبی۔
(شفاء ص۵۳ ج ۲، نسیم الریاض ص۴۶۵ ج۳)

: دلیل نمبر ۸۲

آپ ﷺ کی بارگاہ میں کسی نے غربت کے بارے میں شکایت کی آپ ﷺ نے انھیں وظیفہ بتایا کہ جب آپ گھر میں داخل ہوں تو گھروالوں کو سلام کہیں پھر مجھ پر سلام پڑھیں اور پھر سورۃ الاخلاص پڑھیں۔ انہوں نے اس پر عمل کیا تو چند دن کے اندر غربت ختم ہوگئی اور خوشحالی آگئی۔

(جلاء الافہام ص۲۵۵، نسیم الریاض ص۴۶۴ ج۳)

: دلیل نمبر ۸۳

علامہ علی قاری رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں " لانّ روحہ علیہ السلام حاضرۃفی بیوت اھل الاسلام"

(شرح الشفاء ص۴۶۴ ج۳)

آپ ﷺ کی روح مبارک ہر مسلمان کے گھر موجود ہوتی ہے۔ اس لیے گھر میں داخل ہوتے وقت " السّلام علی النبی " کی طرح " السّلام علیک ایھاالنبی " بھی درست ہے۔

{۲۴}

: دلیل نمبر ۸۴

آپ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ ء کرام علیہم رضوان آپ ﷺ کے روضہ مبارکہ پر حاضر ہوئے اور عرض کی السلام علیک یا رسول اللہ

(تنویر الملک ص۲۳۰ ج۱)

: دلیل نمبر ۸۵

صحابہ ء کرام علیہم رضوان نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا جنازہ مبارکہ بارگاہ رسالت میں پیش کیا اور عرض کیا" السلام علیک یا رسول اللہ" پھر کہا کہ ابو بکر حاضر ہے اور آپ کے پاس دفن کرنے کی اجازت درکار ہے آواز آئی" ادخلو ا الحبیب الی الحبیب "یعنی دوست کو دوست کے ساتھ ملائو۔

تفسیر کبیر ص ۸۷ ج۲۱ ،نزھۃالمجالس ص۱۷۹ ج)
۲)

: دلیل نمبر ۸۶

ابو بکر بن مجاھد نے خواب دیکھا کہ آپ ﷺ نے جناب شبلی رحمتہ اللہ علیہ کو دونوں بھوئو ں کے درمیان بوسہ دیا اوراس شفقت کی وجہ یہ بتائی کہ شبلی رحمتہ اللہ علیہ ہر نماز کے بعد تین مرتبہ "صلّی اللہ علیک

یا رسول اللہ"پڑھتے ہیں۔ (القول البدیع ص ۱۷۳ ، جلاء الافہام ص۲۵۸ ، فضائل درود شریف از مولوی زکریا)

: دلیل نمبر ۸۷

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ان الفاظ سے درود شریف پڑھتے تھے "یا محمّد صلّی اللہ علیک وسلم"
(القول البدیع ص۲۲۵)

: دلیل نمبر ۸۸

جب بھی حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوتے تو ان الفاظ سے سلام عرض کرتے ۔" السّلام
(القول البدیع ص۱۸۵)   علیک یا رسول اللہ"

{۲۵}

: دلیل نمبر ۸۹

ایک اعرابی آپ ﷺ کے روضہء انور پر حاضر ہوئے اور عرض کیا " یا رسول اللہ ماقلت سمعنا " یا رسول اللہ آپ ﷺ نے جو فرمایا ہم نے سن لیا ہے ہم آپ ﷺ سے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ "فنودی من قبرہ قد غفرتک "
(مدارک ص۲۲۴ ج ۱)   قبر انور سے آوا ز آئی کہ تیری مغفرت ہوگئی۔

: دلیل نمبر ۹۰

(رواہ احمد کنوز الحقائق ص ۲۰۴ ج۲)   یا ابارافع اُقتل کل کلب بالمدینہ" "

اے ابو رافع ؓ مدینہ منورہ کے تمام کتوں کو قتل کردو۔

:دلیل نمبر ۹۱

۔"یا ابا سعید لا یا کل بعامک الاتقی " (رواہ حاکم کنوز، الترمذی فی النوادر الحقائق ص۲۰۴ جلد ۲)

یعنی اے ابو سعید رضی اللہ عنہ تمھارا کھانا متقی شخص کے علاوہ کوئی نہ کھائے۔ صحابہء کرام علیہم رضوان کا یہ طریقہ تھا کہ دور و نزدیک ، حاضر وغائب کو ہر جگہ سے ہر حال میں ایک دوسرے کو " یا " کے ساتھ پکارتے تھے۔ اس میں ان کا کوئی اختلاف نہ تھا۔ یہی طریقہ تمام مسلمانان اھلسنت کا ہے۔ منکرین و وھابیوں کا اعتراض صرف اہلسنت وجماعت پر نہیں بلکہ آپ ﷺ اور صحابہ ؓ کرام علیہم الرضوان پر ہے۔

: دلیل نمبر ۹۲

مفتی غلام رسول صاحب دارالعلوم جماعتیہ نے فرمایا کہ اذان سے پہلے اور بعد دونوں اوقات میں " الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ " جائز ہے۔ (فتاوی جماعتیہ ص۱۲۵)

: دلیل نمبر ۹۳

(کنوز الحقائق ص۲۰۴) " یا ابافاطمہ ان اردت تلقائی فا کثر السجود"

اے ابو فاطمہ ؓ اگر تم میری ملاقات چاہتے ہو تو سجدوں کی کثرت کرو (یعنی سجدے زیادہ کیا کرو مراد نماز پڑھنا ہے۔)واللہ اعلم۔

{۳۶}

: دلیل نمبر ۹۴

یا ابا ھریرۃ اذا توضأت فقل بسم اللہ" یعنی اے ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ جب بھی آپ وضو کریں تو بسم " اللہ پڑھا کریں۔

دلیل نمبر ۹۵:

(ازکنوز الحقائق ص۲۰۴) -"یا باھریرة جدد الاسلام تکثیر من الشھادة"

اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسلام کی تجدید کرتے رہو اور کلمہ ء شھادت کثرت سے پڑھا کرو۔

دلیل نمبر ۹۶:

(البصائر از کنوزالحقائق ص۲۰۴) یا اخی عمر لا تنسنا من دعائک " "

اے بھائی عمر ہمیں اپنی دعاء میں نہ بھولنا۔

دلیل نمبر ۹۷ :

(کنوز الحقائق) یا ابن عباس اذا قرأت فرتل"۔"

اے ابن عباس جب آپ تلاوت کریں تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریں۔

دلیل نمبر ۹۸ :

(کنوز الحقائق ص۲۰۵) یا سعد ارم فداک اُمی وابی" "

اے سعد رضی اللہ عنہ تیر اندازی کرو میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں۔

دلیل نمبر ۹۹ :

" یا عائشہ اعطی ولا تحصی فیحصی اللہ علیک "

اے عائشہ رضی اللہ عنہا سخاوت کیا کرواللہ کی راہ میں اور گنتی نہ کیا کرو ور نہ اللہ تعالیٰ بھی تمھیں گن کر عطا کریگا۔

{۲۷}

: دلیل نمبر ۱۰۰

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی بارگا ہ نبوی میں حاضر ہو نا چاہے تو اس کا سنت طریقہ یہ
ہے کہ قبر انور کی طرف منہ کر ے اور قبلہ شریف کی طرف پشت کرے اور اس طرح عرض کرے "السلام علیک ایھا
(مسند امام اعظم ص۱۲۶) النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ"

: دلیل نمبر ۱۰۱

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب بھی سفر سے واپس آتے تو بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوکر عرض کرتے
(مسند امام اعظم ص۱۲۶ حاشیہ نمبر ۴) " السّلام علیک یا رسول اللہ "

: دلیل نمبر ۱۰۲

"سیّدناابرھیم علیہ السلام جب کعبۃ اللہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو آواز دی "ایھاالنّاس انّ ربکم قد اتخذ بیتا فحجّو ہ

یعنی اے لوگوں ! بیت اللہ شریف کا حج کرو۔ تو قیامت تک جتنے بھی لوگ پیدا ہونے والے ہیں ان سب نے
آواز کو سن لیا اور جن کی قسمت میں حج تھا انہوں نے لبّیک کہا۔

تفسیر ابنِ کثیر ص۲۱۶ ج۳،بخاری شریف ص۴۷۶ حاشیہ نمبر)
۵)

لبیک کہنے والوں میں آپ ﷺ بھی تھے۔ انھیں بھی آواز دی گئی اور انہوں نے جواب بھی دیا۔

(حیٰوۃ الحیوان ص ۱۱۵ ج۱)

: دلیل نمبر ۱۰۳

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے قصیدے میں فرماتے ہیں۔ "یا رحمۃ للعٰلمین ادرک لزین العابدین محبوس فی
" ایدی الظالمین فی موکب ومزدحم

البصائر ص ۳۷ ، احسن المٰارب)
(ص۳۴

اے دونوں جہاں کیلئے رحمت زین العابدین کی مدد فرمایئے کہ وہ (ازدحام) ظالموں کے ہجوم میں پھنس گیا ہے۔

{۲۸}

: دلیل نمبر ۱۰۴

جب آپ ﷺ معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ ا لسلام کی قبر انور پر تشریف لائے تو موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر مبارک میں نماز ادا فرما رہے تھے انہوں نے نماز میں پڑھا" اشھد انک یا رسول اللہ " اے اللہ کے رسول میں آ پ کی (الانوار المحمدیہ من المواھب اللدنیہ ص۳۳۴) رسالت کی گواہی دیتا ہوں۔

: دلیل نمبر ۱۰۵

سیّد نا ابراھیم ،سیّدنا موسیٰ ،سیّدنا عیسیٰ علیہم السلام بلند آواز سے ان الفاظ کے ساتھ سلام پڑھتے تھے۔

" السلام علیک یا اول ، السلام علیک یا آخر ، السلام علیک یا حاشر۔ﷺ "

(انوار محمدیہ ص۳۳۴)

: دلیل نمبر ۱۰۶

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حکم سے جب مسیلمہ کذّاب کے ساتھ لڑائی ہوئی تو صحابہ کرام نے میدان جنگ میں مسلمانوں کے شعار کے (مطابق) طور پر بلند آواز سے " یا محمّداہ " کہا۔

(البدایہ والنھایہ ص۳۳۴ ج۲)

شعار اس لفظ کو کہتے ہیں جسے فوج اپنے درمیان مقرر کرتی ہے تاکہ دوست اور دشمن کے درمیان فرق ہوجائے۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے یہ مقرر فرمایا تھا کہ جو یا محمداہ کہے تو اسے مسلمان مانا جائے گا اور جو یہ نہ کہے تو وہ مرتدوکافر ہوگا۔

قاموس ص۱۸۱ ۲ ، صراح ص۱۸۷ ،لغات الحدیث ص۵۸ ش ،)

لغات عربی مختارالصحاح ص۳۳۹ ، المنجد ص۵۳۰ ، مفردات
(ص۵۴۱

شعار یعنی یہ صحابہء کرام علیہم الرضوان کی نشانی تھی۔ اسی طرح آج جو بھی لوگ یا رسول اللہ ، یا حبیب اللہ اور یا محمد اہ کہتے ہیں تو وہ صحیح اہل سنت وجماعت ہیں اور مخالفت کرنے والے گمراہ (کافر)ہیں۔

{۲۹}

: دلیل نمبر ۱۰۷

: جناب عاشق الرحمٰن والرسول حاجی محمد امین صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

الصلوٰۃ والسلام یا رحمۃ للعٰلمین
قاب قوسین آپ ﷺ کا مقام یا رحمۃ للعٰلمین
خیرات دیدار چاہیئے خوار وبے نوا محمد امین کو
آپ کا مداح عاجز مداح یا رحمۃ للعٰلمین

(کتاب الحمدللہ ص۱۰۰)

اسی طرح چودہ (۱۴)اشعار ذکر کیے ہیں۔

: دلیل نمبر ۱۰۸

الحاج مولوی احتشام الحق دیوبندی نے بارگاہ نبوی میں اسطرح سلام عرض کیا ہے۔

السلام علیک یا خیر خلق اللہ : آلسلام علیک یا رسول اللہ

السلام علیک یا سید ولد آدم : السلام علیک یا حبیب اللہ

(تجلیات مدینہ ص۸۱)

: دلیل نمبر ۱۰۹

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگ کے وقت مسلمانوں کا شعار یا محمد ﷺ ، یا منصور امتک تھا۔ اے محبوب اے مدد کیے گئے اپنی امت کی مدد فرمایئے۔

(فتوح الشام للواقد ی ص۱۶۰ ج ۲)

: دلیل نمبر ۱۱۰

آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا" السلام علیک یا سیدالمرسلین ، یا خاتم النبیین ، ویا شفیع المذنبین ، طبتَ حیاو میّتا ورحتَ

{۳۰}

سعیداً ومحموداً وترکتنا فی دار الظلام فکیف نعیش فی دارالدنیا بغیرک "

(تذکرۃ الواعظین ص۴۷۲)

اے محبوب آپ زندگی اور موت دونوں میں خوش ہیں۔ آپ ﷺ نیک بخت اور صفت کیے گئے ، تشریف لے گئے ، آپ ﷺ نے ہمیں تاریکی کے گھر میں چھوڑ دیا ، ہم یہا ں (دنیا میں) آپ کے بغیر کیسے زندگی گناریں گے۔

: دلیل نمبر ۱۱۱

بھنسا کی جنگ میں ایک مرتبہ صحابہٗ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سخت مشکل میں گرفتار ہوگئے " وکان شعار المسلمین تلک اللیلۃ ینا دون یا محمد یا محمد ﷺ یا نصراللہ انزل"

(فتوح الشام ص۲۱۸)

اس رات صحابہٗ کرام علیہم الرضوان کا شعار یہ تھا یعنی یا محمد یا محمد ﷺ کے الفاظ سے آپ ﷺ کو پکارتے تھے اور نصراللہ انزل کے الفاظ سے اللہ تعالی کی مدد طلب کرتے تھے۔

: دلیل نمبر ۱۱۲

حضرت مولانا شیخ المشائخ قدوۃالسالکین ، زبدۃالعارفین اخون حافظ عبدالمقتدر رحمتہ اللہ علیہ اپنے دیوان میں : فرماتے ہیں

مجھے دیدار سے مشرف فرما : آے داعی ھادی برھان

مجھے دیدار سے مشرف فرما : نورانی ماہ تابا ں

آپ کے نور سے پیدا ہوا ہے ...الخ یہ دنیا وعقبیٰ سب کچھ :

(دیوان حافظ الپوری ص۱٦ ،ولادت حافظ الپوری ۱۱۲۸ھ ،وفات ۱۲۱۵ھ ،بحوالہ تذکرہ اولیاء پاکستان ص۸۰۹)

: دلیل نمبر ۱۱۳

حاجی محمد امین صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

{۳۱}

السلام علیک یا نور الھدٰی

مرحبا ، مرحبا ، مرحبا ، مرحبا

{۳۲}(گلزارِ مدینہ ص ۵)

: دلیل نمبر ۱۱۴

ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانے میں قحط سالی ہوئی ، ایک شخص روضۂ انور پر حاضر ہو ا اور عرض کیا " استسق لا متک یا رسول اللہ " اے اللہ کے رسول ﷺ اپنی امت کیلئے بارش کی دعا فرمایئے۔ آپ ﷺ نے خواب میں بشارت عطا فرمائی۔

(حجۃ اللہ ص۴۳۰ ج ۲)

: دلیل نمبر ۱۱۵

آپ ﷺ کی وفات کے بعد عورتوں کی تعزیت کی مجلس میں حضرت سیدۃالنساء فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنہا نے بلند آواز سے درود شریف پڑھا "یا خاتم الرسل المبارک ضوئہ صل علیک منزل القرآن"

(سیرۃ ابن ھشام ص۳۸۰ ج ۲)

یعنی اے رسولوں کے سردار (خاتم) اے مبارک نور آپ ﷺ پر قرآن نازل کرنے والے (اللہ تعالی) کی طرف سے درود ہو۔

: دلیل نمبر ۱۱٦

سیدنا زھیر رضی اللہ عنہ صحابیٔ رسول ﷺ نے عرض کی "امنن علینا رسول اللہ فی کرم وانک المراء نر جو ہ
)(سیرۃ ابن ھشام ص۳۰٦ ج۲ وننتظر"

یا رسول اللہ مہربانی فرمایئے اور ہم پر احسان فرمایئے ہم آپکے کرم کے امید وار ہیں۔

: دلیل نمبر ۱۱۷

: ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا

{۳۲}

واین فرار الناس الا الی الرسول : ولیس لنا الاالیک فرارنا

(حجۃاللہ ص۲۳۷ ج ۲)

یا رسول اللہ آپ کے علاوہ ہمارا کون ہے کہ ہم اسکی طرف مشکل اور سختی کے وقت دوڑیں۔ رسول کے علاوہ لوگوں کے فرار کی جگہ کونسی ہے۔

: دلیل نمبر ۱۱۸

سیدنا عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا۔ "یا برد نا را لخلیل یا سبیا، لعصمۃ النار وھی تحرق "
(نسیم لریاض ص۲۰۵ ج ۲)

اے ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے ذریعے اور ان کو سخت آگ سے بچانے کے سبب۔

: دلیل نمبر ۱۱۹

ایک اعرابی روضہء انور پر حاضر ہوئے اورر عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ اور پھر عرض کی۔

فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم : نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ

(خلاصۃ الوفاء ص۸۵)

میری روح اس قبر (انور) پر قربان ہو جائے جس قبر (انور) میں آپ ﷺ تشریف رکھتے ہیں۔ جس میں عفو ، بخشش اور مہربانی ہے نے فرمایا کہ مجھے خواب میں سرکاردو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اس اعرابی کو بخشش کی بشارت (خلاصۃ الوفاء ص۸۵) دے دو۔

: دلیل نمبر ۱۲۰

سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

یا سیدالسا دات جئتک قاصدا : ارجو رضاک واحتمی بحماک

یا رسول اللہ بندہ آپ کے دربار میں حاضر ہے آپ کی خوشنودی اور حفظ وامان چاہیئے۔

(قصیدہ نعمانیہ ص ۱)

{۳۳}

: دلیل نمبر ۱۲۱

شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فیا سیّدالرسل یا من تری : مواطئہ اثمد للمقل

(نسیم الریاض ص۵۷۹ ج۴)

اے رسولوں کے سردار۔ اے وہ (عظیم) شخصیت جنکے قدموں کی مبارک خاک آنکھوں کا سرمہ ہے۔

: دلیل نمبر ۱۲۲

آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی پھوپی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

وکنت بنا برا ولم تک جا فیا : آلایا رسول اللہ کنت رجاء نا

(حجۃاللہ ص۳۳۹ ج ۲)

یا رسول اللہ آپ ﷺ کی ذات سے ہماری امید یں قائم ہیں۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ اچھا سلوک کیا ہے۔ آپ ﷺ نے کبھی بد سلوکی نہیں کی۔

: دلیل نمبر ۱۲۳

تحریک آزادی کے ایک شہید فضل حق خیر آبادی رحمتہ اللہ علیہ نے کالاپانی کے جزیرے میں عرض کیا۔

(الثور ۃ الھندیہ ص۳۱۳) یا رحمۃ للعٰلمین ارحم علی من لا لہ فی العالمین وثاء" "

اے رحمت عالمین اس شخص پر رحم فرمایئے جس کیلیے اس زمانے میں کوئی رحم نہیں۔

: دلیل نمبر ۱۲۴

شاہ عبدالعزیز محدثِ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

من وّجھک المنیر لقد نور القمر : یا صاحب الجمال ویا سید البشر

تفسیر عزیزی پارہ نمبر ۳۰، اردو ص۳۷۰ ، فارسی)
(ص۲۲۷

اے حسن وجمال کے مالک ، اے انسانوں کے سردار ، آپ کے روشن چہرے سے چاند نے

{۳۴}

روشنی حاصل کی ہے۔

: دلیل نمبر ۱۲۵

آپ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا " اَلسَّلام علیک یا حبیب اللہ
و یا نبی اللہ ذھبت الی دارالسرور وترکتنا فی دارالغرور فکیف نحیی الی یوم النفور"

(تذکرۃ الواعظین ص ۴۷۲)

اے اللہ کے محبوب نبی ﷺ آپ دارالسرور یعنی خوشی کے گھر تشریف لے گئے اور ہمیں دھوکہ کے گھر چھوڑ گئے۔ ہم مرنے تک کیسے زندگی گزاریں گے۔

: دلیل نمبر ۱۲۶

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی حاضر بارگاہ رسالت ہوئے اور عرض کیا۔ "السلام علیک یا افصح العرب ومنبع
(تذکرۃ الجود والکرم ویا صاحب التاج والعلم ذھبت الی دارالرضوان وترکتنا فی دارالخذلا ن لان فما ندری کیف نجدالامان۔"
الواعظین ص۴۷۲)

اے عرب کی فصیح ترین شخصیت اور سخاوت اور کرم کے سر چشمے ، تا ج وعلم والے (یا رسول اللہ) آپ جنت کی طرف گئے اور ہمیں شرمندگی کے گھر چھوڑ دیا۔ ہم نہیں جانتے کہ کیسے امن پائیں گے۔

: دلیل نمبر ۱۲۷

حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا "اَلسّلام علیک یا سیّد السادات ویا
خزائن الرحمۃ والسعادۃ اخترت العقبیٰ وترکتنا فی دارالدنیا "

(تذکرۃالواعظین ص۴۷۲)

یعنی اے سرداروں کے سردار آپ ﷺ پر سلام ہو۔ اے رحمت ونیک بختی کے خزانے آپ نے آخرت کو ترجیح دی اور ہمیں دنیا میں چھوڑ گئے۔

: دلیل نمبر ۱۲۸

اسی درمیان حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ تشریف لائے اورعرض کیا " الصلٰوۃ السلام علیک یا نور الھدی وتا
"ج الوریٰ انت ذھبت الی دارالجنان وتر کتنا فی دارالبطلان فکیف حالنا

(تذکرۃالواعظین ص۴۷۲)

اے ھدایت کے نور اور مخلوق کے تاج آپ ﷺ پر صلوۃ وسلام ہو۔ آپ جنتوں کی طرف گئے اور ہمیں خرابی کے گھر چھوڑ گئے ہما را کیا حال ہوگا۔

:دلیل نمبر ۱۲۹

اسی دوران حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے اورعرض کیا "الصّلٰوۃ والسلام علیک یا امام المتقین
ویا امین رب العٰلمین رحلت الی دارالقرار وترکتنا فی الدنیا وفی داربلا اعتبار فکیف فی یوم البوار "

(تذکرۃالواعظین ص۴۷۳)

اے پرہیز گار وں کے امام اور رب العالمین کے امین آپ ؐ پر صلوۃ وسلام ہو آپ نے دار قرار کی طرف سفر فرمایا اور ہمیں دنیا اور بے اعتبار ی کے گھر میں چھوڑ گئے۔ ہمارا قیامت کے دن کیا حال ہوگا۔

: دلیل نمبر ۱۳۰

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی عرض کیا " الصلٰوۃوالسلام علیک یاسلطان الأنبیاء ویا برھان الأصفیا
ء انت سافرت الی دارالامان وتر کتنا فی دارالاحزان فکیف حالنا یا نبی آخر الزمان"۔

(تذکرہ الواعظین ص۴۷۳)

اے سلطان الانبیا ء اور برھان الاصفیا ء آپ ﷺ پر صلوۃ و سلام ہو۔ آپ نے دارالامان کی طرف سفر کیا اور ہمیں غم کے گھر چھوڑ گئے۔ اے محبوب ﷺ اے نبی آخرالزماں ہمارا کیا حال ہوگا۔

: دلیل نمبر ۱۳۱

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی تشریف لائیں اور عرض کیا کہ " السلام علیک یا رسول الثقلین و

{۳۶}

یا امام القبلتین ذھبت الی دارالنعیم وترکتنا فی دارالغنیم فکیف معیشتنا من الخواص والعمیم"

(تذکرۃالواعظین ص ۴۷۳)

اے جن وانس کے رسول علیہ السلام ، اے دونوں قبلوں کے امام آپ ﷺ پر سلام ہو آپ نعمتوں والے گھر تشریف لے گئے اور ہمیں غموں والے گھر میں چھوڑ گئے ہم خواص وعوام کی زندگی کیسے گزریگی۔

دلیل نمبر۱۳۲:

علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

وقدرجوتک یا ذالفضل تشفع لی : آنت الشفیع وامالی معلقۃ

(خلاصۃا لوفاء ص۸۵)

اے شفاعت فرمانے والے میری آرزوئیں آپ سے وابستہ ہیں۔ اے فضل کے مالک میں آپ کی شفاعت کا امیدوار ہوں۔

: دلیل نمبر ۱۳۳

الشیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ جب بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جب میں دور ہوتا ہوں تو روح کو اپنا نائب مقرر کرکے آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجتا ہوں وہ میری طرف سے اس پاک سرزمین کو بوسہ دیتی ہے۔ اب جب مجھے حاضری کی سعادت ملی ہے تو آپ ﷺ اپنا دست اقدس ظاہر فرمائیے تاکہ میرے ہونٹ اسے چومنے کی سعادت حاصل کریں تو فوراً آپ ﷺ کا دست اقدس ظاہر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بوسہ دیا۔

(نسیم الریاض ص۴۴۲ ج ۳+ فضائل حج)

: دلیل نمبر ۱۳۴

امام ابن ِ حجر الھیتمی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں " یا رسول اللہ یا جد الحسین کن شفیعی یا امام الحرمین "
(النعمۃ الکبرٰی ص۲۶)

اے رسول ِ خدا ورامام حسین رضی اللہ عنہ کے نانا ﷺ میری شفاعت فرمایئے۔

{۳۷}

: دلیل نمبر ۱۳۵

: امام شرف الدین البوصیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

سواک عندحلول الحادث العمم : یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ

(قصیدہ بردہ شریف)

اے مخلوق میں معزز ترین مہربان نبی ﷺ۔عام مصائب کے نزول کے وقت آپ ﷺ کے سوا ہماری کوئی جائے پناہ نہیں کہ (ہم وہاں پناہ لیں)۔

: دلیل نمبر ۱۳۶

: حضرت العارف الصرمری رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کیا

ھدانا بہ اللہ من کل تیہ : آلایا رسول الالہ الذی

(نسیم الریاض ص ۳۰۵ ج ۱)

یا رسول اللہ آپ ﷺ کے طفیل اللہ تعالی نے ہمیں بچایا اور ھدایت عطا فرمائی۔

: دلیل نمبر ۱۳۷

: شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

علیک الصلاۃ اے نبی والسلام : چہ وصف کندی سعدی نا تمام

(بوستان سعدی ص۱۱)

سعدی ناقص آپ ﷺ کی تعریف کیسے کرسکے گا یانبی اللہ آپ پر درود وسلام ہو۔

:دلیل نمبر ۱۳۸

حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خالہ یا پھوپھی نے عرض کیا کہ " اے ہاشم کے بیٹے میری روح آپ پر قربان ہو آپ ﷺ اللہ تعالی کے امین اور ساری مخلوق کیلئے رسول ہیں"

(الاصابۃ فی تمییزالصحابہ
ص۳۲۸ ج۴)

{۳۸}

: دلیل نمبر ۱۳۹

صحابیٔ رسول حضرت مازن بن عضوبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ﷺ کی خدمت میں میری سواری دوڑتی ہوئی آئی۔ اس نے عمان سے عرج تک ایسا راستہ طے کیا کہ جس کے دونوں طرف درخت تھے۔

(الاصابۃ ص۳۳۶ ج۴)

: دلیل نمبر ۱۴۰

: مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

انما الفوزوالفلاح لدیک۔ : یا نبی اللہ سلام علیک

(سلسلۃالذھب ص۱۴ ، روح البیان ص۱۵۲ ج ۱)

اے اللہ کے نبی ﷺ آپ پر سلام ہو ،کامیابی اور کامرانی آپ کے پاس ہے۔

: دلیل نمبر ۱۴۱

ترحم یا نبی اللہ ترحم : ز مھجوری بر آمد جانِ عالم

(زلیخا ص۱۵ ، فضائل درود شریف)

آپ کی جدائی کی وجہ سے تمام عالم کی روح نکلنے والی ہے۔اے اللہ کے نبی رحم فرمایئے رحم فرمایئے۔

: دلیل نمبر ۱۴۲

مولانا احمد تھانسیری لکھتے ہیں " یا مولائی" ، اے میرے آقا ومولی ﷺ مجھ پر رحم فرمایئے ، مدد فرمایئے ،
(اخبار الاخیار ص ۱۴۶) کرم فرمایئے کیونکہ آپ کے علاوہ میری کوئی جائے پناہ نہیں۔

: دلیل نمبر ۱۴۳

ھشیم بن جمیل الانطاکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام عبدالرحمن رحمتہ اللہ علیہ کی ٹوپی دیکھی جو ایک گز لمبی تھی اس کے اندر " یا محمّد ﷺیا منصور ﷺ " لکھا ہوا تھا۔

(میزان الاعتدال ص۵۷۴ ج۲)

{۳۹}

: دلیل نمبر ۱۴۴

شیخ المحدثین شاہ عبدالحق دھلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

آخرابم در غم ھجرِ جمالت یا رسول اللہ : جمال خود نما رحمے بجان زار شیدا کن

بہر صورت کہ باشد یا رسول اللہ کرم فرما : بلطف خودسرو سامان جمع اے سرو پا کن

(اخبار الاخیار ص۳۲۳)

یا رسول اللہ آپ کی جدائی کی وجہ سے میرا حال خراب ہے اپنا چہرہ انور دکھایئے اور عاشق زار پر رحم فرمایئے۔ یارسول اللہ بہر صورت رحم فرمایئے میرے پر اگندہ خراب حال اسباب کو ترتیب دیجئے۔

: دلیل نمبر ۱۴۵

(مکتوبات برھامش اخبار الاخیار ص۳۱۶) صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم

: دلیل نمبر ۱۴۶

مجددِ چودھویں صدی ، مفتی اعظم الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

رسول اللہ انت بعثت فینا : کریما رحمۃ حصنا حصینا

تخوفنی العدی کیدا متینا : اجرنی یا امان الخائفینا

(فتاوی رضویہ ص۳۷۱ ج ۱)

یا رسول اللہ آپ ﷺ ہم میں کریم ، رحمت ، قوی محافظ بنائے گئے ہیں۔ ہمارے دشمن کو مضبوط تد بیر سے ڈرایئے۔ مجھے پنا ہ دیجئے۔ اے ڈرے ہوئے کی جائے پناہ۔

: دلیل نمبر ۱۴۷

حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ فرماتے ہیں

آمت کا حق نے کردیا آپ ﷺ کے ہاتھ : بس اب چاہو تراؤ ڈوباؤ یا رسول اللہ

(گلزارِ معرفت ص۷)

{۴۰}

: دلیل نمبر ۱۴۸

(امداد المشتاق ص۵۹) الصلوٰۃ و السّلام علیک یا رسول اللہ کے جواز میں کوئی شک نہیں۔

: دلیل نمبر ۱۴۹

حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ اپنے مرید کو تعلیم دیتے ہیں کہ " اکیس (۲۱) مرتبہ استغفراللہ اور تین مرتبہ "الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ۔" پڑھو۔

: دلیل نمبر ۱۵۰

ہم اھل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ غیر اللہ کو پکارنا جائز ہے۔ وہابی خارجی اسے شرک کہتے ہیں۔ یاجو بھی یا رسول اللہ ﷺ کو شرک کہتے ہیں وہ وہابی خارجی ہیں

(فتاوی خیریہ ص۱۸۶ ، عقائد المسلمین ص۱۷)

: دلیل نمبر۱۵۱

: سیّد نا محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

یا حبیب اللہ اسمع قالنا : یآ رسول اللہ انظر حالنا

خذیدی سھل لنا اشکالنا : انّنی فی بحر ھمّ مغرق

(جاء الحق ص۲۰۱ ج ۱) (تنویر الایمان بوسیلۃ اولیاء الرحمٰن ص۲۱۴)

یا رسو ل اللہ میرے حال پر رحم فرمایئے اور میری فریاد رسی فرمایئے ، میں مشکلات کے دریا میں غرق ہوں ۔میری دستگیری فرمایئے اور میری مشکلات حل فرمایئے۔

: دلیل نمبر ۱۵۲

: ولی کامل حاجی محمّدامین صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اللہ آپ کو سرداری عطا فرمائے اغثنی یا رسوال اللہ   نصیب دِرب کرہ سرداری اغثنی یا رسول اللہ
شولہ رابیخۂ لاچاری اغثنی یا رسول اللہ   قسمت میں میری لاچاری ہے اغثنی یا رسوال اللہ

{۴۱}

خاورے دور ستام پہ سرکہ شی لطف وکرم بہ ولی   آپ کے در کی خاک اگر سر پر ہو تو لطف وکرم ہوگا
لرمہ دا امید واری اغثنی یا رسول اللہ   یہ امید رکھتا ہوں اغثنی یا رسول اللہ
فقیر کدا محمد امین برائے رب العالمین   فقیر گدا محمد امین واسطے رب العالمین
شاہ مختار کو کہتا ہے اغثنی یا رسول اللہ   وائی پہ شاہ مختاری اغثنی یا رسول اللہ

(دیوان ِمدح ص۲۲۲)   اسی طرح بارہ اشعار ہیں

: دلیل نمبر ۱۵۳

آپ ﷺ کی مثالی صورت کا تصور کرکے درود شریف پڑھے۔دائیں طرف یا احمد ،بائیں طرف

یا محمد ، اور دل پر ہزار مرتبہ یا رسول اللہ پڑھے انشاء اللہ خواب میں یا بیداری میں زیارت ِرسول ﷺ ہوجائیگی۔
(ضیاء القلوب ص۳۹)

: دلیل نمبر ۱۵۴

: علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم فرماتے ہیں

نگاہے یا رسول اللہ نگاہے : دلش نالد چرانا لد ؟ ندا ند

(ارمغان حجاز ص۳۸)

: دلیل نمبر ۱۵۵

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے میدان کربلا میں عرض کی "یا محمد اہ یا محمد اہ صلی اللہ علیک "

(البدیہ والنھایہ ص۱۹۳ ج ۸)

: دلیل نمبر ۱۵۶

حضرت جلال الدین سیوطی رحمتہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ روم کے کفار نے تین غازیوں کو گرفتار کیا تو
(شرح الصدور ص۹۰) انہوں بلند آواز سے " یا محمداہ یا محمد اہ" کہا

{۴۲}

: دلیل نمبر ۱۵۷

یعنی یہ درود درود شریف کی مشہور کتاب " دلائل الخیرات " میں ہے " ھٰذہ الصلوٰۃ تعظیماً لحقک یا سیدنا محمد اً"
(ص ۱۳۸ ، مطالع المسرات ص۸۲ ۲) شریف آپ کی تعظیم کیلیے ہے۔

: دلیل نمبر ۱۵۸

حضرت شیخ عبدالقادر البغدادی الصدیقی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ درج ذیل درود شریف کو ایک ہزار مرتبہ پڑھنے سے تمام مصیبتیں ٹل جاتی ہیں "الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیّدی یا رسول اللہ قلت حیلتی ادرکنی"

(افضل الصلوات ص۱۵۵)

: دلیل نمبر ۱۵۹

جزیرہء سقر کے ایک مسلمان قیدی نے جیل میں آپ ﷺ سے مدد طلب کی "کان یستغیث ویقول یا رسول اللہ " جب اُس مسلمان قیدی نے یا رسول اللہ کہا تو وہاں کسی کا فرنے کہا " قل لہٗ ینقذک " کہ اپنے رسول سے کہو کہ تمھیں رہائی دلائے۔ جب رات ہوئی تو کوئی شخص جیل میں آیا اور کہا کہ اذان دو جب اس نے اذان میں اشھدانّ محمدارسول اللہ پڑھاتو فوراً زنجیریں ٹوٹ گئیں اور وہ جیل سے رہا ہوگئے۔ (حجۃ اللہ ص ۲۰۹ ج ۲)

: دلیل نمبر۱۶۰

ایک مسلمان قیدی نے کہا کہ ایک کافر بادشاہ کا جہاز سمندر میں پھنس گیا۔ تین ہزار افرادنے زور آزمائی کی مگر جہاز کو نہ نکال سکے۔ آخر کار مسلمان قیدیوں سے کہا کہ آپ لوگ جہاز نکالیں " فقلنا باجمعنا یا رسول اللہ " تمام قیدیوں نے ملکر بیک آواز یا رسول اللہ کا نعرہ لگا یا اور جہاز کو زور لگا کر نکال لیا حالانکہ ہم صرف چار سو پچاس(۴۵۰) آدمی تھے۔

(حجۃ اللہ ص۴۱۰ ج ۲)

: دلیل نمبر ۱۶۱

حضرت ابو یونس رحمتہ اللہ علیہ کو معلوم ہوا کہ امیر شہر نے دوسو (۲۰۰) علماء کو گرفتار کیا۔ ابو یونس رحمتہ اللہ علیہ

{۴۳}

نے انھیں آزاد ہونے کیلیئے بار گاہ رسالت میں اس طرح فریاد کرنے کیلیئے عرض کی " یا احمد ، یا محمّد یا ابا القاسم یا خاتم النّبیّین یا سید المرسلین یا من جعلہ رحمتہ للعٰلمین " خواب میں آپ ﷺ نے بشارت دی کہ " غدا یطلقون ان شآء اللہ " کل ان شآء اللہ آپ آزاد ہوجائیں گے۔ جیسے ہی صبح ہوئی وہ سب آزاد کردیئے گئے۔

(حجۃ اللہ ص۴۱۰ ج ۲)

: دلیل نمبر ۱۶۲

حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرا اونٹ گم ہوگیا تلاش کرنے پر بھی نہ ملا تو پھر مدینہ منورہ کیطرف مُنہ کیا اور ان الفاظ سے فریاد کی" یا سیّدی یا رسول اللہ انا مستغیث بک" فوراً میرا اونٹ واپس مل گیا۔

(حجۃ اللہ ص۴۱۵)

: دلیل نمبر ۱۶۳

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں فرمایا کہ جب بھی آپ کو کوئی تکلیف دے تو مجھے ان الفاظ سے پکار کر فریاد کریں " انا مستجیرک بک یا رسول اللہ " یا رسول اللہ میں آپ کی پنا ہ چاہتا ہوں۔

(حجۃ اللہ ص ۴۱۵)

: دلیل نمبر ۱۶۴

حضرت ابو سالم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے یہ (مذکورہ) واقعہ سناتو ایک نا بینا شخص نے حفظ کر لیا جب وہ مدینہ منورہ روانہ ہوئے اور (رابع) تک پہنچے تو پانی کا مشکیزہ سوکھ گیا تھا ، نا بینا شخص نے پیاس کی حالت میں کہا انا مستجیر
(حجۃ اللہ ص۴۱۵) ک بک یا رسول اللہ تو اچانک ایک شخص آیا اور اس کا مشکیزہ پانی سے بھر دیا۔

: دلیل نمبر ۱۶۵

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی تو تمام صحابہء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ نعرہ لگایا " واویلاہٗ ، واویلاہٗ " ، یا احمد خلق اللہ ھیھات ھیھات الی فراق حبیب اللہ

{۴}(تذکرۃ الواعظین ص۴۷۴)

{۴۴}

: دلیل نمبر ۱۶۶

ایک طویل حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی نے آپ ﷺ سے فرمایا "یا محمّد اسمع یا محمّد انا رب لطیف وانت نبی شریف فانت تنادی فی القیامۃ امتی امتی وانا اقول رحمتی رحمتی"

(تذکرۃ الواعظین ص۴۸۶)

اے محبوب ﷺ میں رب لطیف (کریم) ہوں اور آپ شریف (شرافت والے) نبی ہیں آپ قیامت کے دن امتی امتی یعنی (میری امت امت) پکاریں گے اور میں رحمتی رحمتی کہونگا۔

دلیل نمبر ۱۶۷ :

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جہاد کیلئے ایک لشکر مجاھدین کا روانہ فرمایا اور ان کی کمان حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائی۔ ایک دن جمعہ کے خطبہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے " یا ساریۃ الجبل الجبل الجبل " اے ساریہ رضی اللہ عنہ پہاڑ کی طرف ہوجایئے۔ تین مرتبہ فرمایا ، کچھ دن بعد جب لشکر کا قاصد پہنچا تو حجرت عمر فاروق ؓ نے اس سے مجاہدین کے حالات دریافت فرمائے تو انہوں نے بیان کیا کہ اے امیر المؤمنین ایک دن ہم شکست کھانے والے تھے کہ اچانک ایک آواز آئی کہ اے ساریہ رضی اللہ عنہ پہاڑ کی طرف ہوجایئے یہ آواز تین دفعہ سنائی دی جب ہم پہاڑ کی طرف ہوئے تو کفار کے لشکر کو شکست ہوگئی۔ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا کہ لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے جمعہ کے خطبے میں تین مرتبہ "یا ساریۃ الجبل " کہا۔ اور یہ پہاڑ نھاوند میں ہے جو مدینہ منوّرہ سے تقریباً پندرہ (۱۵۰۰) سو میل کے فاصلے پر ہے۔

لطیفہ

زمانہ جاہلیت میں ایک واقف کار نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہم دونوں ہم عمر ہیں اور میری اتنی نظر باقی نہیں رہی کہ میں ایک میل تک کسی کو دیکھ سکوں اور آپ پندرہ سو /(۱۵۰۰) میل تک دیکھ سکتے ہیں اور حفاظت کرسکتے ہیں۔ کون سی دوائی استعمال کرنے سے آپ کی نظر تیز ہوئی ہے وہ مجھے بھی بتا دیں تا کہ میں بھی استعمال کروں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ دوائی صرف اور صرف ادب اور عشق مصطفٰی ﷺ ہے جسکے ذریعے میری

ظاہری اور باطنی قوتوں اور کارخانوں کی تعمیر ہوئی ہے۔ (الجہاد ص۱۲۶ ، محدث ہزارہ)

: دلیل نمبر ۱۶۸

شیخ الاسلام شہاب الرملی الانصاری الشافعی رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ آیا یہ جائز ہے ؟ کہ لوگوں
میں جو یہ مشہور ہے کہ مصیبت کے وقت یا فلاں پیر یا دیگر اولیاء ، انبیاء اور صالحین سے استغاثہ کرتے ہیں۔

فا جاب بما نصہ الاستغاثہ بالانبیاء والمرسلین والصالحین جائزۃ بعد موتہم ...الخ " امام ممدوح رحمتہ اللہ نے جواب دیا کہ "
(الصواعق الربانیہ فی انبیاء ، اولیاء علماء ، صلحاء کی وفات کے بعد ان سے استعانت اور استمداد جائز ہے۔
الرد علی الوھابیہ ص ۲۴ ، فتاویٰ خیریہ ص۲۸۲ تا ص۲۹۰)

: دلیل نمبر ۱۶۹

علامہ امام شہاب الدین خفاجی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں " والمنقول انھم کانو ا یقولون فی تحیۃ الصلٰوۃ والسلام
"علیک یا رسول اللہ

(نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض ص ۴۵۴ ج۳)

صحابہ ء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے منقول ہے کہ وہ دربار رسالت میں ان الفاظ سے سلام عرض
(الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ) کرتے تھے۔

: دلیل نمبر ۱۷۰

علامہ امام محمد بن عبدالباقی المالکی الزرقانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں " انہٗ ورد فی عدۃ طرق جماعۃ من الصحابۃ
(زرقانی علی المواہب ص۳۳۰ ج ۲) انھم قالو ا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک "

متعدد طُرق سے منقول ہے کہ صحابہء کرام علیہم الرضوان کی ایک جماعت ان الفاظ سے درود شریف پڑھتی
" تھی" یا رسول اللہ صلی اللہ علیک

: دلیل نمبر ۱۷۱

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد قحط سالی ہوئی جو عام الرمادہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس

{۴۶}

قحط کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو انکی قوم کے لوگوں نے کہا کہ ہم موت کے قریب ہیں کوئی بکری وغیرہ ذبح کریں تو آپ نے کہا کہ بکریوں میں سے کچھ بھی نہیں بچا۔ بہر حال ان کے اصرار کی وجہ سے انہوں نے بکری ذبح کردی اور کھال اتاری دیکھا تو ہڈی کے علاوہ کچھ باقی نہ رہا۔ جب یہ حالت دیکھی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آواز دی فنادی یا محمّداہ فرأی فی المنام ان رسول اللہ ﷺ اتاہ فقال البشر۔

(ابن اثیر ص۲۳۵ ج۲ ، البدایہ والنھایہ ص۹۱)

آپ نے آواز دی کہ یا محمّداہ تو آپ ﷺ نے خواب میں ان کو بشارت فرمائی۔

: دلیل نمبر ۱۷۲

میدان کربلا میں جب ظالموں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اور ان کی بہن حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے جب ان کی لاش خون میں آلود اور خاک آلود دیکھی تو روتے روتے آپ ﷺ کو اس طرح پکارا "یا محمّداہ یا محمّداہ صلّی اللہ علیک وملک السماء ھذا حسین بالعراۃ مزمل بالدماء مقطع الاعضاء یا محمّداہ وبنا تک سبایاوزریتک فقتلہ تسفی علیھا الصباء

(البدایہ والنھایہ ص۱۹۳ ج ۸)   یا محمّداہ   یا محمّداہ"

یعنی یا محمّد ﷺ آپ پر اللہ تعالیٰ اور آسمان کے فرشتوں کی طرف سے سلامتی ہو۔ یہ حسین رضی اللہ عنہ بے گور وکفن ، خون میں لت پت ہیں۔ ان کے اعضاء کٹ چکے ہیں۔ یا محمّداہ آپ کی بیٹیاں قیدی بنادی گئی ہیں اور آپ کی اولاد قتل کی گئی ہے اور ہوا ان پر خاک اڑا رہی ہے۔

o نوٹ:۔ اگر یا محمّد کہنا شرک ہوتا تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کیوں یا محمّداہ کہتیں۔ ولکن الوھابیۃ لا یعلمون

: دلیل نمبر ۱۷۳

علامہ رملی حنفی رحمتہ اللہ علیہ جو مصنف درِ مختار کے استاذ ہیں اپنی کتاب میں فرماتے ہیں " قولھم یاشیخ عبدالقادر نداء فما
(فتاوی خیر یہ ص۲۸۲ ج ۲، احسن المٰا رب ص۲۷)   الموجب لحرمۃ"

{۴۷}

لوگوں کا یہ قول " یا شیخ عبدالقادر " یہ ایک آواز ہے۔ پھر اسکے حرام ہونے کی کیا وجہ ہے۔

: دلیل نمبر ۱۷۴

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ فتح الباری میں لکھتے ہیں "یا سیدی یا رسول اللہ قد شرفت قصا ئدی بمدیح
(المجموعۃ النبھا نیۃ ص۵۸ ج ۲ ، المدائح النبویہ)   فیک قدر صفا "

اے آقا ویا رسول اللہ آپ کی مدح سرائی کی وجہ سے میرے قصیدوں نے خوب عزت وشرافت حاصل کی۔

: دلیل نمبر ۱۷۵

: امام الاولیاء سیّدی ابو مدین المغربی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ترجٰی شفاعتہ غدا فی الموقف   :   فھو النبی محمّد وھوالذی

(المجموعہ النبھا نیہ ص۳۸۰ ج۲)

یعنی آپ ﷺ وہ شخصیت ہیں جنکی شفاعت کی امید کل بروزِ قیامت کی جائیگی۔

: دلیل نمبر ۱۷۶

: دیوبندی جیّد عالم مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں

انت فی الاضطرار معتمدی : یا شفیع العباد خذبیدی

(نشرالطیب فی ذکر النبی الحبیب)

اے مخلوق کی شفاعت کرنے والے میری دستگیری فرمایئے آپ مشکلات میں میری امید گاہ ہیں۔

: دلیل نمبر ۱۷۷

نواب صدیق حسن خان بھوپالی غیر مقلد لکھتے ہیں۔

یا عدتی فی شدۃ و رخاء یا سیدی یا عروتی و وسیلتی

وذریعتی یا مرصدی مولائی یا مقصدی یا اسوتی ومعاضدی

مالی وراء ک صارف الضراء شفعت جاھک ضا رعا متز للا

{۴۸}

فی غمۃ وغوایل وبلاء انت الغیث برحمۃ و کرامۃ

انت القدیر علی نفاذ رجائی انجح مرای یا کریم کرائم

یا رحمۃ للعلمین بکائی مالی وراء ک مستغاث فارحمنی

(مائر صدیقی موسوم بہ سیرت والاجاھی ص۳۱+۳۰ ج۲، القصیدۃ العنبریۃ فی مدح الخیر البریۃ، راہ حق)

یعنی اے میرے سردار اے میرے وسیلے اور سہارے ، اے میرے سختی ونرمی کے سازوسامان ، اے میرے مقصود ، اے میرے پیشوا اور میرے مددگار ، اے میرے ذریعہ اور ٹھکانے اور اے میرے مولا ، میں نے انتہائی عاجزی

وانکساری کے ساتھ اپنے لیے آپ کی جاہ وجلال کو شفیع بنایا، میرے لیے آپ کے علاوہ کوئی اور تکلیف اور مصیبت دور کرنے والا نہیں۔

: دلیل نمبر ۱۷۸

امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بہیقی کی روایت میں حضرت فاطمہ خزاعیہ فرماتی ہیں۔"
ووقفنا علی قبرہ فقلنا السلام علیک یا عم رسول اللہ فسمعنا کلا ما رد علینا وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ"۔
(شرح الصدور ص۸۷)

یعنی ہم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر انور پر حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کی کہ اے رسول
اللہ کے چچا مبارک، آپ پر سلامتی ہو تو ہم نے جواب میں وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ " سُنا۔ اس سے معلوم ہوا کہ
انہوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو سلام عرض کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے سنکر جواب دیا۔

: دلیل نمبر ۱۷۹

امام عبدالوھاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیّدی شمس الدین محمّد حنفی اپنے حجرہ میں وضو فرما رہے
تھے کہ اچانک ان کا ایک جوتا (نعل شریف) غائب ہوا حالانکہ حجرہ میں کوئی جانے کا راستہ بھی نہیں تھا۔ اور دوسرا جوتا
اپنے خادم کو دیا کہ اپنے پاس رکھو جب تک کہ دوسرا جوتا واپس نہ آئے۔ کچھ دن بعد ملک شام سے ایک شخص نے وہی جوتا
واپس لاکر دیا اور عرض کیا کہ اللہ تعالٰی آپ کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔"ان اللص لما علی صدری لیذبحنی قلت فی نفسی یا
سیّدی محمّد یا حنفی فجاء تہ فی صدرہ فانقلب مغنی علیہ

{۴۹}

(طبقات الکبرٰی مصری ص ۹۵ ج ۲ ونجانی اللہ عزّوجل ببرکتک"

یعنی جب ڈاکو میرے سینے پر بیٹھ کر مجھے قتل (ذبح) کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے دل میں کہا کہ (یا سیدی یا
حنفی) جب میں نے یہ آواز دی تو اسی وقت غیب سے یہ جوتا آیا اور اس ڈاکو کے سینے پر اس زور سے لگا کہ وہ نیچے گر گیا
اور میں آپ کی برکت سے بچ گیا۔

: دلیل نمبر ۱۸۰

مولوی سید نورالحسن بخاری دیوبندی لکھتے ہیں کہ علماء نجد میں ایک ممتاز عالم علامہ عبدالمجید خطیب ، جو پاکستان میں سعودی سفیر کی حیثیت سے بھی رہے ہیں اور سعودی مجلس شوریٰ کے رکن بھی تھے ، نے آپ ﷺ کی شان میں ایک قصیدہ لکھا ہے جس کا نام " تحیۃ للحبیب " ہے۔ مصر میں طبع ہو ا ہے۔ اس کے چند اشعار ملا حظہ فرمایئے۔

علیہ اللہ فی الرسل الکرام   وصلی اللہ والملائکۃ من قدیم

وزیدوافی التحیۃ والسلام   وقال علیہ صلوا یا عبادی

اتیت مقد ما کل احترام   لہذا یا رسول اللہ انی

بنفسک یا حبیبی بالسلام   وحسبنی ان ترد علی سلامی

ومن قدرہ عندالالہ عظیم   علیک سلام اللہ یا سید الوریٰ

علی فانی بالسلام علیکم   وفی مسجدی یا قوم صلو وسلموا

یرد الی الروح وھو حکیم   ارد علیکم با لسلام فخا لقی

الیہ من الاسفار وھو بھیم   وکان ابن فاروق یجیئ اذاتی

وھذا دلیل للجواز قویم   ولم یعرض یو ما علیہ صحابہ

(رحمت کائنات ص۲۳۵ ، ص۲۳۶ مولوی زاہد الحسینی صاحب)

آپ ﷺ پر اللہ تعالی قدیم (پہلے) سے رسولوں کے درمیان میں رحمت بھیجتا ہے۔ اور فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اے میرے بندوں میرے رسول پر درود پڑھو اور ھدیۂ سلام پیش کرو۔

{۵۰}

یا رسول اللہ اس لئے میں انتہائی ادب اور احترام سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اے میرے محبوب میرے لئے یہ کافی ہے کہ آپ ﷺ میرے سلام کے جواب میں سلام فرمادیجئے۔ اے سردار کائنات آپ ﷺ پر اللہ تعالٰی کی سلامتی ہو۔ بارگاہِ الٰہی میں آپ کی بڑی عزّت وقدر ومنزلت ہے۔ اے مسلمانوں میری مسجد میں مجھ پر درود وسلام عرض کیا کرو کیونکہ میں صلوۃ وسلام سنتا ہوں اور میرا خالق میری روح کو میری طرف متوجہ فرماتا ہے تو یوں سلام کا جواب دیتا ہوں۔ جب بھی حضرت عبدا للہ بن عمر رضی اللہ عنہ سفر سے تشریف لاتے تو بالا رادہ آپ کے در پر حاضر ہوتے اور سلام عرض کرتے اور کسی صحابی رضی اللہ نے بھی آپ پر اعتراض نہیں کیا تو اس عمل پر یہ مضبوط دلیل ہے۔

(حیاۃالنبی سید الکائنات ص۱۳۲)

: دلیل نمبر ۱۸۱

دیوبندی مسلک کے حکیم الامت مولوی تھانوی صاحب اپنے ایک خط میں سخت پریشانی کے وقت اپنے مرشد کی بارگاہ میں یوں عرض کرتے ہیں۔

یا ملجائی فی مبدئ ومعادی : یا مرشدی یا موئلی یا مفزعی

کھفی سوی جیکم من زاد : ارحم علی یا غیاث فلیس لی

فا نظر الیّ برحمۃ یا ھاد : فا ز الانام بکم وانی ھائم

انتم لی المجدی وانی جادی : یا سیّدی للہ شیئا انہٗ

تذکرہ)

(الرشید ص۱۱۴ ج ۱

اے میرے مرشد ، میرے مولا۔ اے میرے وحشت کے انیس ، اے میری دنیا وآخرت کی جائے پناہ ، اے میرے فریاد رس مجھ پر رحم فرمایئے کیونکہ میں محبت کے علاوہ کچھ نہیں رکھتا ، اے ھادی مجھ پر نظرِ رحمت فرمایئے۔ اے میرے سردار اللہ کیلئے کچھ عطاء کیجئے کیونکہ آپ دینے والے ہیں اور میں سوالی ہوں۔

: دلیل نمبر ۱۸۲

: غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

{۵۱}

عنہٗ ومن نادی باسمی فی شدة : من اسغاث بی فی کربة کشفت

الی اللہ عزّوجل فی حاجة قضیت لہٗ : فرجت عنہ ومن توسل بی

(بھجة الاسرار ، خلاصة المفاخر ، نزھة الخاطر ، تحفہ قادریہ ، زبدة الاثار)

یعنی جو بھی تکلیف کے وقت مجھ سے فریاد کرے تو اس کی تکلیف ختم ہوجائے گی۔ اور جو بھی سختی کے وقت میرا نام لے تو سختی دور ہوجائے گی۔ اور جو بھی مجھے حاجت کے وقت اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں وسیلہ کرے تو اس کی حاجت پوری ہوجائے گی۔

: دلیل نمبر ۱۸۳

درمختار میں ہے " ویقصد با لفاظ التشھد معانیھا مرادة لہٗ علی وجہ انشاء کانہ یحیی اللہ ویسلم علی نبیہ وعلی نفسہ واولیاء ہ لا الاخبار عن ذلک ذکر ہ فی المجتبی" (درمختار ص۳۵۴ ، البصائر ص۱۰۵)

تشھد کے الفاظ سے ان کے معٰنی کو انشاء کے طریقے سے مراد لیا جائے گو یا کہ نمازی تحیة خداوندی ادا کرتا ہے اور اس کے رسول پر سلام عرض کرتا ہے اسی طرح اولیاء اللہ پر اور اپنے آپ پر سلام عرض کرتا ہے۔ اس سے مراد اخبار نہ لیا جائے۔

: دلیل نمبر ۱۸۴

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی " یا رسول اللہ کیف نصلی علیک یعنی فی الصلوۃ قال تقولون اللھم صلّی علی محمّد...الخ "

(جلاء ا لافہام لابن قیم ص۱۶)

یعنی حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ پر نماز میں کسطرح درود پڑھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اللھم صلّی علی محمّد...الخ۔

: دلیل نمبر ۱۸۵

علامہ شامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں " ای لا یقصد الاخبار والحکایۃ عما وقع فی المعراج منہ ﷺ ومن ربہ سبحانہٗ ومن الملائکۃ علیھم السلام "

(رد المختار ص۳۵۸)

یعنی التحیات میں " السلام علیک ایھّاالنبی " سے واقعہ معراج کی حکایت کا ارادہ نہیں کرنا چاہیے۔

{۵۲}

: دلیل نمبر ۱۸۶

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے " انّ اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھاالذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔۔۔الایۃ " اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو صلو ۃ وسلام دونوں کا حکم فرمایا ہے۔ اس کی تعمیل میں امّتی الصلٰوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہہ سکتا ہے۔ صلوّا کے حکم سے الصلوٰۃ اور سلموا کے حکم سے السلام اور علیہ کے حکم سے علیک یا رسول اللہ کہے۔ گویا " الصلٰوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ " اس حکم کی تعمیل ہے۔ اگر اس آیت کریمہ کی تعمیل درود ابراھیمی سے ہوتو یہ تعمیل پوری نہ ہوگی کیونکہ درود ابراھیمی میں صلو ۃ ہے مگر سلام نہیں ہے اور آیت میں دونوں کا حکم ہے۔ لہٰذا آیت کریمہ کی مکمل تعمیل " الصلٰوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ " کے ساتھ ہوگی۔ اور رہی بات درود ابراھیمی کی کہ آپ ﷺ نے ہمیں تعلیم دی ہے تو یہ درود نماز کے ساتھ خاص ہے جسے تمام مسلمان پڑھتے ہیں۔

(راہ حق ص۳)

: دلیل نمبر ۱۸۷

حضرت عبدا لرحمٰن بن عوف رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمایا " یا محمّد لا یصلی علیک احد الاصلی علیہ الف ملک ومن صلت علیہ الملائکۃ کان من اھل الجنّۃ"

(درۃ الناصحین ص۲۷)

اے محبوب ﷺ آپ پر جو بھی ایک مرتبہ درود شریف پڑھے اس پر ہزار فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اور جس پر فرشتے درود شریف پڑھیں وہ جنتی ہے۔

: دلیل نمبر ۱۸۸

اتوار کے دن جب آپ ﷺ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور پھر دربار نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے

" اور عرض کی " الصّلٰوۃ و السّلام علیک یا رسول اللہ

تذکرۃ الواعظین ص)

(۴۶۱

{۵۴}

: دلیل نمبر ۱۸۹

یا عائشۃ الویل ثم الویل لمن لم یرنی یوم القیا مۃ " اے عائشہ رضی اللہ عنہا اس شخص پر ہلاکت ہو جو " قیامت کے دن بھی مجھے نہ دیکھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے محبوب ﷺ وہ کون بدبخت ہوگا۔ آپ نے فرمایا جو بخیل ہوگا۔ پوچھا کہ بخیل کون ہے ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا جو میرا نام مبارک سنے اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔

(تذکرۃ الواعظین ص۱۲۸)

: دلیل نمبر ۱۹۰

حضرت علی رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ آپ ﷺ کے ساتھ سفر پر جا رہا تھا ایک جگہ پہاڑ ی سلسلہ آیا ابھی ہم زیادہ دور بھی نہیں گئے تھے کہ ایک آواز آئی "الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ ، الصلوٰۃ و السلام علیک یا حبیب اللہ" حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے چاروں طرف دیکھا آواز تو آرہی ہے مگر کوئی نظر نہیں آ رہا۔ آواز دوبارہ آئی مگر نظر کوئی نہ آیا ، میں نے بارگاہِ اقدس میں عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ اس پہاڑ میں کون آپ کا عاشق ہے جو محبت سے درود پڑھ رہا ہے آپ ﷺ نے فرمایا وہ پہاڑ نظر آرہا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں : فرمایا اس کی چوٹی نظر آرہی ہے تو میں نے عرض کیا جی ہاں ، فرمایا کہ اس چوٹی پر ایک پتھر ہے جو مجھ پر صلوٰ ۃ وسلام پڑھتا ہے۔

(شفاشریف ، بارہ تقریریں ص ۱۸۰)

: دلیل نمبر ۱۹۱

ویتحول قدر زراع حتی یحاذی راس الصدیق ایضاً "ویقول السّلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ ، السّلام علیک یا صاحب رسول اللہ فی الغار ، السّلام علیک یا رفیقۃ فی الاسفار ، السّلام علیک یا امینہ علی الاسرار جزا ک اللہ عنّا"

سراج الوھاج ھندیہ ، مراقی ص۴۴۹)

)

پھر ایک گزفا صلے پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سرِ مبارک کے سامنے ہوجائے اور مذکورہ الفاظ سے سلام عرض کرے۔

{۵۴}

: دلیل نمبر ۱۹۲

ثم یر جع قدر نصف ذراع فیقول السلام علیکما یا ضجیعی رسول اللہ ﷺ ورفیقیہ ووزیریہ ومشیریہ والمعاونین لہ "

(سراج الوھاج ، ھندیہ ص۲۸۵) علی القیام فی الدین والقائمین بعدہٗ بمصالح المسلمین جزا کما اللہ تعالیٰ احسن الجزاء"

پھر نصف گز کے فا صلے سے واپس ہو کر مذکورہ الفاظ سے عرض کرے۔

: دلیل نمبر ۱۹۳

مولانا شیخ القرآن والحدیث عبدالمتین دیوبندی شموزئی سواتی لکھتے ہیں کہ بعض دشمنانِ اسلام

یا رسول اللہ، یا حبیب اللہ جیسے ندائیہ الفاظ سے اور زیارت قبور سے لوگوں کو منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ غیر اللہ کو نداء کرنا (پکارنا) نا جائز ہے۔ حالانکہ احادیث سے ثابت ہے کہ غائب کو نداء کرنا (پکارنا) جائز ہے۔

الرسائل الستہ فی المسائل الستہ ص۵۷)

)

: دلیل نمبر ۱۹۴

ان جسدہٗ الشریف لا یخلوعنہ زمان ولا مکان ولا عرش ولا کرسی ولا قلم ولا بر ولا بحر ولا سھل ولا وعر ولا "
(جواھر البحار ص۴۸۳) برزخ ولا قبر"

بیشک آپ ﷺ کے جسم مبارک سے نہ کوئی زمانہ خالی ہے نہ مکان ، نہ عرش ، نہ کرسی ، نہ قلم ، نہ جنگل ، نہ دریا ،نہ نرم زمین ، نہ سخت زمین نہ برزخ نہ قبر۔

: دلیل نمبر ۱۹۵

النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم(الآیۃ) " (تحذیرالناس ص۱۴ ، عقائد اھلسنت ص۹۶) "

یعنی آپ ﷺ مومنوں سے انکی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

: دلیل نمبر ۱۹۶

حضرت مولوی حمد اللہ جان دیوبندی لکھتے ہیں۔ "ویقصد بالفاظ التشھد معانیھا مرادۃ لہٗ علی

وجہ الانشاء کانہٗ یحیی اللہ تعالٰی ویسلم علی نبیہ ﷺ وعلی نفسہ "

(البصائر ص۱۰۵ ، مراقی ص۱۷۰ ، ھندیہ ص۹۸ ، اثبات الاعراض ص۶۵)

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیھم الرضوان اور تمام امت کے لوگوں نے نداء کی ہے لٰھذا یہ کفر اور شرک نہیں ہے اگر کوئی دور سے پکارنے کو کفر وشرک کہتا ہے تو وہ خود اپنے آپ کو کافر بناتا ہے۔

: دلیل نمبر ۱۹۷

حضرت علامہ پیر طریقت شمع ھدایت شیخ گل صاحب لنڈی کوتل رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں "الصّلٰوۃ

و السّلام علیک یا رسول اللہ" درود شریف ہے۔ اور اذان سے پہلے اور بعد میں درود شریف پڑھنے کا بہت ثواب ہے یہ بات
(اوضح البیان ص۱۴۰) کتاب وسنت اور اقوال علماء اہلسنّت سے واضح ہے۔

:دلیل نمبر ۱۹۸

آپ ﷺ نے صحابہ کرام علیھم الرضوان کو اس طرح ندائیہ کلمات کی تعلیم دی ہے۔ " السّلام علیک ایّھاالنبی ۔۔۔الخ " اس غرض سے کہ یہ نداء قیامت تک ہوگی اور وقت زمین کے اوپر اور اندر دونوں کو شامل ہے تو اس سے نداء بعد الوفات ثابت ہوئی اس پر صحابہؓ کرام علیھم رضوان ،تابعین اور آئمہ اربعہ اور تمام امت نے عمل کیا ہے۔

(اثبات الاغراض ص۶۵ ، البصائر ص۱۰۵)

: دلیل نمبر ۱۹۹

قولہٗ تعالٰی حکایۃ عن شعیب علیہ السلام " قال الملاء الذین کفر وامن قومہ لئن اتبعتم شعیباً انکم اذا لخاسرون فا خذ تھم الرجفۃ فا صبحوا فی دارھم جا ثمین " ای بارکین علی الرکب متین (الی قولہ) وقال یا قوم لقد ابلغتکم رسالت ربّی ونصحت لکم فکیف اسٰی علی قوم کافرین۔(الایۃ)

اللہ تعالٰی نے شعیب علیہ السلام کا قصّہ یوں سنایا کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے کافر سردار بولے کہ اگر تم شعیب علیہ السلام کے تابع ہوئے تو تم ضرور نقصان میں رہوگے تو انہیں زلزلے نے آلیا تو صبح اپنے

{۵۶}

اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے رہ گئے۔ شعیب علیہ السلام کو جھٹلانے والے گویا ان

گھروں میں کبھی رہے ہی نہ تھے۔ شعیب علیہ السلام کو جھٹلانے والے ہی تباہی میں پڑے تو شعیب علیہ السلام نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا اے میری قوم میں تمھیں اپنے رب کی رسالت پہنچاچکا اور تمھارے بھلے کو نصیحت کی تو کیونکر کافروں کا غم کروں۔

(سورۃ الاعراف آیات۹۰-۹۳ پارہ نمبر ۹)

: دلیل نمبر ۲۰۰

دیوبندی مسلک کے ممتاز عالم مولوی حمد اللہ صاحب لکھتے ہیں " یستحب ان یقال عند سماع الاول من الشھادۃ صلّی اللہ علیک یا رسول اللہ ، وعند الثانیہ قرۃ عینی بک یا رسول اللہ " مستحب ہے کہ اذان میں پہلی مرتبہ اشھد انّ ا محمدا لرسول اللہ ﷺ پر صلی اللہ علیک یا رسول اللہ اور دوسری شھادت کے وقت قرّۃ عینی بک یا رسول اللہ کہے۔

(البصائر ص۱۰۰)

:دلیل نمبر۲۰۱

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال اذا اصاب احد کم جرحۃ بارض فلاۃ فلینا دی واعینوا یا عباداللہ یر حمکم اللہ " "

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی کسی جنگل میں گرفتار ہوجائے تو یوں آواز دے کہ اللہ تعالٰی کے بندوں تم پر اللہ کی رحمت ہو میری مدد کرو۔

تفسیر کبیر ص۱۶۳ ،البصائر ص۵۱ ، اثبات الاعراض ص۶۵،فدائے یا محمد ص۱۵۲ ، ضیاء الصدور ص)
۱۷ ،جاء الحق ص۱۹۸ ، سماع البعید ص۱۰۹، روح البیان ص۱۱۷ ج۲ ، الحجج البیّنات ص۹ ، حصن حصین مع شرح تحفۃ الزاکرین ص۱۸۱ + ص۱۸۲ ، کتاب الاذکار ص ۲۰۱ ،الرسائل الستہ فی المسائل الستہ ص۵۶ ، تنبیہ الضمائر ص۳۹ ،۱
(طیب البیان ص۵۵ ،المسائل المنتخبہ ص۲۳ ، فتنۃ الوھابیۃ ص ۷۰ ،مقیاس مناظرہ ص ۶۲

: دلیل نمبر ۲۰۲

یا داؤد انا جعلنٰک خلیفۃ فی الارض (الایۃ)

اے داؤد (علیہ السلام)ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ بنایا۔

{۵۷}

: دلیل نمبر ۲۰۳

یا عیسیٰ ابن مریم اذکر نعمتی (الایۃ)

اے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام میرے احسانات کو یاد کرو۔

: دلیل نمبر ۲۰۴

یا زکریا انا نبشرک (الایۃ)

اے زکریا (علیہ السلام) ہم آپ کو خوشخبری سناتے ہیں۔

: دلیل نمبر ۲۰۵

یا یحییٰ خُذ الکتاب (الایۃ)

اے یحییٰ (علیہ السلام) کتاب کو مضبوطی سے پکڑلو۔

: دلیل نمبر ۲۰۶

یا ایّھا المزمل (الایۃ)

اے کمبل میں لپٹنے والے۔

: دلیل نمبر ۲۰۷

یا ایھّالمدّثر (الایۃ)

اے بالاپوش اوڑھنے والے۔

: دلیل نمبر ۲۰۸

یا نسآء ا لنبی لستن کا حد من النساء (الایۃ)

اے نبی کریم (ﷺ) کی ازواج مطہرات آپ دیگر عورتوں کی طرح نہیں ہیں۔

: دلیل نمبر ۲۰۹

یا نساء النبی من یات منکن (الایۃ)

{۵۸}

(برکاتِ میلاد شریف وسلام وقیام) نہیں ہوتے تو ان کو مشرک کہنا خود مشرک ہونا ہے۔

: دلیل نمبر ۲۱۳

یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھدا (لایۃ)

اے نبی غیب کی خبر دینے والے ہم نے آپکو گواہ بنا کر بھیجا۔

: دلیل نمبر ۲۱۴۔

وعلمک مالم تکن تعلم من خبر الاولین والاٰخرین وما کا ن وما ھو کائن قبل ذلک من فضل اللہ علیک یا محمد من "
(ابن جریر ص۱۶۳ ج۵)   خلقک"

یا رسول اللہ ، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولین وآخرین کا علم دیا ہے جنکا آپ کو علم نہ تھا اور آپ کے پیدا ہونے
کے بعد آپ کو ماقبل اور بعد میں ہونے والے تمام اشیاء کا علم عطا فرمایا اور یہ آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضلِ عظیم ہے۔

: دلیل نمبر ۲۱۵

مشہور فقیہ عبدالرحمٰن بن الشیخ محمد بن سلیمان الحنفی المعروف بدا ماد آفندی لکھتے ہیں۔"ویقول السلام علیک یا
(مجمع الانھر ص۳۱۳   رسول اللہ اسئلک الشفاعۃ الکبرٰی واتوسل بک الی اللہ تعالٰی فی ان اموت مسلما علی ملتک وسنتک"۔
ج۱ ، بحوالہ تسکین الصدور ص۳۶۱)

یا رسول اللہ آپ پر سلامتی ہو میں آپ کی شفاعت کا سوال کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کو وسیلہ
بناتا ہوں کہ میں آپ کی ملت اور سنت پر مسلمان ہوکر مروں۔

: دلیل نمبر ۲۱۶

علامہ سیّد احمد طحطاوی رحمتہ اللہ علیہ " الشفاعۃ " کی تشریح فرماتے ہیں " ای نطلب منک الشفاعۃ یارسول اللہ " یا
(طحطاو ی ص۴۰۶)   رسول اللہ ہم آپ سے شفاعت کی التجاء کرتے ہیں۔

: دلیل نمبر ۲۱۷

ویبلغہ سلام من اوصا ہ فیقول السلام علیک یا رسول اللہ من فلان بن فلان "

{۶۰}

یشفع بک الی ربک فا شفع لہٗ ولجمیع المسلمین۔۔۔الخ "

(عالمگیری ص۲۸۲ ج۱)

جو شخص کسی کو آپ ﷺ پر سلام کرنے کی وصیت کرے تو وہ بارگاہِ نبوی ﷺمیں حاضر ہوکر یوں سلام عرض کرے کہ یا رسول اللہ فلان ابن فلان آپ کی خدمت سلام پیش کرتے ہیں اور آپ کو بارگاہِ خدا وندی میں وسیلہ بنا تے ہیں ان کی اور تمام مسلمانوں کی شفاعت فرمایئے۔

: دلیل نمبر ۲۱۸

خاتم المحد ثین برکۃ المصطفیٰ فی الہند حضرت مولانا عبدالحق محدث دھلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں "صلّی اللہ علیک یا رسول اللہ ، وسلم علیک یا حبیب اللہ"

(تکمیل الحسنات ص۷)

: دلیل نمبر ۲۱۹

واخرج ابو یعلیٰ عن اَبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ سمعتُ رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لینزلن عیسیٰ بن مریم " ثم لئن قام علی قبری فقال یا محمد لا جیبنّہٗ"

(المدارجِ السنیۃ ص۴۱)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے سنا فرمایا کہ قسم اس ذات

(خدا وندی) کی جس کے قبضہَ قدرت میں میری جان ہے ، وہ عیسیٰ بن مریمؑ کو نازل فرمائیگا کہ جو میری قبر شریف پر کھڑے ہو کر یا محمد (ﷺ) کہیں گے تو میں ضرور جواب دونگا۔

: دلیل نمبر ۲۲۰

وایضاً قال رئیس المخالفین مولوی اشرف علی تھانوی۔

انت فی الاضطرار معتمدی : یآ شفیع العباد خذبیدی

(نشر الطیب ص۱۹۴)

اے بندو ں کی شفاعت کرنے والے میری دستگیری فرمایئے کیونکہ آپ پر میرا اعتماد وبھروسہ ہے۔

{٦١}

دلیل نمبر ۲۲۱ :

یا ابانا استغفرلنا ذنوبنا انا کنا خٰطئین۔(سورہ یوسف)

اے ہمارے ابا جان ہمارے گناہوں کی بخشش فرمایئے بیشک ہم خطاکار تھے۔

دلیل نمبر ۲۲۲ :

قولہ تعالٰی حکایہ عن صالح علیہ السلام وقالو ا یا صالح ائتنا بماتعدنا ان کنت من المرسلین فا خذ ھم الرجفۃفاصبحوا فی دارھم جاثمین (بارکین علی الرکب میتین) فتولی (اعرض صالح) عنھم وقال یا قوم لقد ابلغتکم رسالۃ ربی ونصحت لکم ولکن لا تحبون الناصحٰن (ای بعد ان ھلکوا وما تو ا کما خاطب النبی الکفار من قتلی بدر حین القوانی القلیب فقال عمر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ کیف تکلم اقواماقدجیفوافقال ما انتم

با سمع لما اقول منھم ولکن لایجیبون (جلا لین وصاوی)

یعنی یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ُمردوں کو آواز دینا (پکا رنا) جائز ہے۔اللہ تعالی نے صالح علیہ السلام کا قصہ یوں بیان فرمایا ہے۔

بو لے اے صالح ہم پر لے آئو جس کا تم وعدہ کررہے ہو اگر تم رسول ہو تو انھیں زلزلے نے آلیا تو صبح " اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے رہ گئے۔تو صالح علیہ السلام نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا اے میری قوم ! بیشک میں نے تمھیں اپنے رب کی رسالت پہنچادی اور تمھارا بھلا چاہا مگر تم خیر خواہوں کے غرض (پسند کرنے والے) ہی نہیں ۔(کنزالایمان) یہ باتیں اور نداء اور حضرت صالح علیہ السلام نے قوم کی ہلاکت اور موت کے بعد کی ہیں جیسے کہ آپ ﷺ نے ان کفار کو خطاب فرمایا تھا جو میدان بدر ییں قتل کئے گئے تھے اور پھر کنویں میں پھینک دیئے گئے تھے۔تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ان لوگوں سے باتیں کرتے ہیں جو مرگئے ہیں؟ آپ ﷺ نے

فرمایا کہ تم لوگ ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو لیکن یہ لوگ جواب نہیں دے سکتے یعنی یہ ہے کہ ایسا جواب نہیں دیتے جو تم نہیں سنتے۔

{۶۳}

: دلیل نمبر ۲۲۳

مسلک اہل سنّت میں عقیدت سے یا شیخ عبدالقادر جیلانی اور اسی طرح دیگر اولیاء مثلاً پیر بابا ، داتا گنج بخش ،
شاہ سمنگاں وغیرہم کو نداء کرنا (پکارنا) جائز ہے اور جو شخص ان الفاظ کے قائلین کو مشرک ،کافر یا مرتد وملعون کہتا ہے
(الحق المبین) وہ خود ملعون ، وکافر ہے۔

وہابیوں کے امام ابن قیم نے بھی یہ حدیث بطور استدلال نقل کی ہے اور یہ ثابت کیاہے کہ مردے سنتے ہیں جب عام مردوں کا سننا ثابت ہیں تو رسول اللہ ﷺ کی سماعت بدرجۂ اولی ثابت ہے۔

: دلیل نمبر ۲۲۴

مولوی حمداللہ جان دیوبندی صاحب جب حج کیلئے تشریف لے گئے تو امام الخوار ج فی زمانہ مولوی محمد طاہر
پنجپیری بھی گیا اور مکہ میں ان سے مناظرہ کیا اور پنج پیری کو ملامت کرکے شرمندہ کیا۔ دورانِ مناظرہ مولانا سیّد جلال الدین
نے مفتی مکہ مکرمہ سے پوچھا کہ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ دربار نبوی سے باہر

(دور) پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟ مفتی مکہ مکرمہ نے کہا کہ میں یہاں بھی الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھتا ہوں یعنی
(دعوۃ التوحید والسنۃ ص ۴) مکہ مکرمہ میں اور یہ میرے نزدیک جائز ہے۔

: دلیل نمبر ۲۲۵

دیوان قاضی بیدل میں اسطرح نداء کی گئی ہے۔

یا امام المتقین المستغاث : یا شفیع المذنبین المستغاث

(دیوان، قاضی بیدل ص۲۶)

: دلیل نمبر ۲۲۶

شیخ القرآن والحدیث حافظ کفایت اللہ دیوبندی لکھتے ہیں۔ اگر کوئی شخص بطورِ وظیفہ یہ وظیفہ پڑھے " یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ اقض حاجتی باذن اللہ وبحرمۃ محمد بن عبداللہ "

(الذخائر لاھل البصائر ص۲۱)

{۶۳}

اور یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالی انھیں یہ آواز سُنا دے گا بطور کرامت تو یہ فعل جائز ہے۔ اورشیئاً مصدر ہے شوی یشوی شیًّاسے مطلب یہ ہوا کہ محبت الٰہی میں بھُنا ہوا۔

: دلیل نمبر ۲۲۷

مولانا موصوف لکھتے ہیں کہ " یا دافع البلاءِ والوباء " کہنا جائز ہے۔ اس میں آپ ﷺ کی طرف نسبت مجازاً ہوئی ہے۔ (الذخائر لاھل البصائر ص۲۱)

: دلیل نمبر ۲۲۸

مولانا موصوف لکھتے ہیں جب کوئی شخص درود شریف " الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ" پڑھے تو آپ ﷺ خود بطورِ خرقِ عادت اپنے کان مبارک سے سنتے ہیں۔

: دلیل نمبر ۲۲۹

دارالعلوم حقّانیہ کے مفتی وشیخ الحدیث مفتی محمد فرید سے پوچھا گیا " یا محمّد و یا رسول اللہ " کہنا جائز ہے یا نہیں ؟ آپ نے جواب دیا کہ یا محمّد لکھنا اور پڑھنا جائز ہے اسکی مخالفت کرنے والے سلفی اور وھابی ہیں
(فتویٰ ہمارے پاس موجود ہے)

دلیل نمبر ۲۳۰ :

حضرت علامہ حافظ کفایت اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ ایک اعرابی آپ ﷺ کی وفات کے بعد روضۂ اقدس پر حاضرہوئے اور اپنے سر پر خاک پاک ڈالی اور کہا کہ یا رسول اللہ جو قرآن پاک آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت کریمہ بھی ہے " ولو انّھم اذ ظلموا اَنفسھم۔۔۔ الخ" میں حاضر ہو اہوں میرے لیے دعافرمایئے تو قبر انور سے آواز آئی کہ تمھاری بخشش ہوگئی ہے۔

تفسیر ابنِ کثیر ص۵۲۰ ج ا، الذخائر ص۵ ، تسکین الصدور)
(ص۳۵۲

دلیل نمبر ۲۳۱ :

شاہ ولی اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ بعض لوگ طریقت کے مقاصد کے حصول کیلئے ختم کرتے ہیں

{۲۴}

اس میں گیا رہ مرتبہ " یا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ شیًٔ للہ" پڑھتے ہیں۔
(بحوالہ اظہار حق ص۵۲ ، میاں ظاہر شاہ مدین سوات)

دلیل نمبر ۲۳۲ :

خطیب پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں " الصلوۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ" پڑھنا بیشک
جائز ہے اس کو شرک کہنا جہالت اور گمراہی ہے۔ (راہِ حق ص۲)

دلیل نمبر ۲۳۳ :

مولانا قاضی حبیب الحق پر مولوی دیوبندی لکھتے ہیں انبیاء واولیاء کو نداء کرنا بطریقۂ توسل جائز ہے۔

المسائل المنتخبہ ص ۳۳)
(

: دلیل نمبر ۲۳۴

الحمد اللہ اہلِ سنت وجماعت " الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" پڑھتے ہیں جو آیت کریمہ کی تعمیل ہے۔
(راہِ حق ص ۲)

: دلیل نمبر ۲۳۵

مولانا شمس الحق افغانی جامعہ اسلامیہ بھاولپور لکھتے ہیں یا رسول اللہ شوق ومحبت سے پڑھنا جائز ہے اور جب
کوئی شخص تشہد میں بیٹھے تو اپنے دل میں آپ ﷺ کو حاضر کر کے السلام علیک ایّھا النبی کہے۔
(صحیح مسلک ص ۱۶ ،امداد الفتاویٰ ص۳۸۳ ج۵)

: دلیل نمبر ۲۳۶

حضرت مولانا حافظ کفایت اللہ صاحب لکھتے ہیں " ان فلتت دابۃ احد کم فلیصلی رکعتیں والیقراء فاتحۃ الکتاب
فلیقل یا سیّدی احمد بن علوان ان لم ترد علیّ ضالتی لنز عتک من دیوان الاولیاء وھذا مجرب " اس میں میت سے توسل کرنا
(شامی ص۳۳۴ ج۳، اور اسے (نداء کرنا) پکارنا ثابت ہے۔
الذخائر ص۷)

{۲۵}

: دلیل نمبر ۲۳۷

آپ ﷺ کے دربار گہربار میں آپ ﷺ پر درود شریف " الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ" پڑھا جاتا
ہے۔جس میں آیتِ کریمہ کی تعمیل ہے۔جو لوگ مذکورہ درود شریف کو شرک کہتے ہیں ان سے پوچھنا چاہیے کہ آیا یہ لوگ

صبح وشام دربار نبوی میں شرک کرتے ہیں بلکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہاں شرک نہیں ہے مگر یہاں شرک ہے۔ چونکہ یہ لوگ ہر کارِ خیر کو شرک کہتے ہیں اس لیے اگر درود شریف کو بھی شرک کہیں تو کوئی تعجب نہیں۔

(راہِ حق ص ۷)

: دلیل نمبر ۲۳۸

اشفع لامتی حتی ینادینی ربی ارضیت یا محمدّ فا قول ای یارب رضیت"(فیصلہ حق وباطل) آپ ﷺ نے فرمایا کہ " میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب مجھ سے فرمائیگا کہ

یا محمد ﷺ کیا آپ راضی ہوگئے ہیں میں عرض کرونگا کہ اے میرے رب میں راضی ہوگیا۔

: دلیل نمبر ۲۳۹

"یا محمد ارفع رأسک وقل تسمع وسل تعط واشفع تشفع فاقول یارب امتی امتی"

مشکوۃ شریف ص۴۸۸)
)

روزِ قیامت اللہ تعالیٰ آپ ﷺ سے فرمائیگا کہ سر اٹھایئے اور فرمایئے سُنا جائیگا مانگیے عطا کیا جائیگا۔ شفاعت فرمایئے قبول ہوگی ،میں عرض کرونگا کہ یا اللہ میری امت کو معاف فرما۔

: دلیل نمبر ۲۴۰

مولانا عبدالجبار دیوبندی لکھتے ہیں انبیاء کرام علیہم السلام کو آواز دینا جائز ہے۔ اگر کوئی کہے" یا رسول اللہ ، یا حبیب اللہ ، یا رحمۃ اللعٰلمین ، یا محمد ﷺ یا احمد ، یا عیسیٰ ،یا موسیٰ ، یا داؤد ،یا زکریا ، یا ایھاالنبی ، یاایھا الرسول ،یا ایھا
(سنن الھدیٰ ص۵) المزمل ،یا ایھا المدثر ، یا آدم علیہم السلام ،یہ سب جائز ہیں "

: دلیل نمبر ۲۴۱

تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان ،تابعین ، تبع تابعین ،آئمّہ ، اولیاء اللہ اور تمام اہلسنت یہ درود شریف پڑھتے ہیں " الصلوۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ" اور کہتے ہیں کہ یہ درود شریف حق ہے۔

(راہِ حق ص۹۲)

: دلیل نمبر ۲۴۲

آپ ﷺ کو احترام کے ساتھ یا محمد ﷺ سے پکارنا جائز ہے۔(ندائے یا محمد ﷺ ص۱۷)

: دلیل نمبر ۲۴۳

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک دن میں کوہِ حرا پر تھا کہ غیبی آواز یوں آئی " یا محمد انک رسول اللہ" میں نے ارد گرد دیکھا کوئی نظر نہ آیا۔اوپر دیکھا تو وہ فرشتہ نظر آیا جو وحی لیکر غارِ حرا آیا تھا۔

(شانِ حبیب الرحمٰن ص۲۰۹)

: دلیل نمبر ۲۴۴

حضرت علامہ مفتی احمد یا ر خان نعیمی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ روح البیان میں لکھا ہے کہ درود شریف کی بہت فضیلت ہے ہر مسلمان کو چاہیے کہ یہ درود شریف پڑھے۔"الصلوٰ ۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" یا حبیب اللہ ،یا خلیل اللہ۔

(شانِ حبیب الرحمٰن ص۱۵۷)

: دلیل نمبر ۲۴۵

مولانا حمد اللہ جان دیوبندی لکھتے ہیں کہ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت فا طمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی وفات پر فرمایا ،"یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتا ہ جنّۃ الفردوس ماواہ"

(بخاری شریف ،البصائر ص ۱۰۵)

اے میرے والدِ محترم آپ نے رب کی دعوت قبول فرمائی۔ اے میرے ابا جان جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے۔

{٦٧}

: دلیل نمبر ٢٤٦

حضرت مولانا نوران شا ہ صاحب لکھتے ہیں۔ "یا رسول اللہ میں آپ پر قربان ہوجاؤں ، آپ کے وسیلے سے دنیا روشن ہوئی آپ کی مثل کوئی نہیں ، میں اپنا سرومال آپ پر قربان کرونگا.. الخ "

(کیمیا ئے صداقت ص٥)

: دلیل نمبر ٢٤٧

آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا " یا محمد ارسلنی اللہ الیک تکریما لک وتشریفالک خاصۃ لک"

(بیہقی بحوالہ مشکوۃ ص٣٩ ٥)

اے محمد ﷺ اللہ تعالی نے مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں آپ کی تعظیم وتکریم کیلئے بھیجا کیا ہے۔

: دلیل نمبر ٢٤٨

"یا محمد من ادرک احد والدیہ فلم ید خلا ہ الجنّۃ فا بعد ہٗ اللہ ثم ابعد ہ "

(جلا ء الافہام ص٦٥)

اے محبوب ﷺ جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو پایا اور انکی خدمت کی وجہ سے جنت میں داخل نہ ہوا تو اللہ تعالی ایسے بندے کو اپنی رحمت سے دور فرمائے۔

: دلیل نمبر ٢٤٩

احادیث اور فقہ کی کتابیں ثابت کرتی ہیں کہ ہمیشہ کیلئے یا رسول اللہ کہنا مستحب اور باعثِ برکت ہے۔

(بحوالہ ندائے یا محمد مفتی غلام سرور سیفی ص۵۴ ،روح البیان ص۲۲۸ ج۷)

: دلیل نمبر ۲۵۰

یا محمد ان ربّک یقرأ علیک السلام... (الخ)۔

(الاتحافات السنیہ ص۴۴) اے محبوب ﷺ بیشک اللہ تعالیٰ آپ پر سلام بھیجتا ہے۔

{۲۸}

: دلیل نمبر ۲۵۱

" کلھم یطلبون رضائی وانا اطلب رضاء ک یا محمد"

(تکمیل الایمان ص۲۰)

سب لوگ میری رضا طلب کرتے ہیں اور میں آپ کی رضا چاہتا ہوں۔

: دلیل نمبر ۲۵۲

آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ معراج کی رات میں نے انبیاء علیہم السلام سے ملاقات کی " فحانت الصلوۃ فامتھم
فلما فرغت من الصلٰوۃ قال لی قائل یا محمد ھذا ملک خازن النار فسلم علیہ فا لتفت الیہ فبدأنی با لسّلام"
(مشکوۃ ص۵۳۰)

نما ز کا وقت آیا تو میں نے انبیاء کی امامت کی جب میں نماز سے فارغ ہوا تو غیبی آواز آئی کہ یا محمد یہ دوزخ کا نگران فرشتہ مالک ہے سلام کیجئے جب میں نے انکی طرف دیکھا تو اس نے مجھ پر سلام کرنے میں پہل کی۔

: دلیل نمبر ۲۵۳

میں مسلمان بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وھابی ،پنج پیری ،مودودی ، تبلیغی کے چکر میں نہ آئیں بلکہ ذوق وشوق سے رحمتوں والا درود شریف " الصّلو ۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ، الصّلو ۃ والسّلام علیک یا حبیب اللہ" پڑھیں۔

(راہِ حق ص۲٦)

: دلیل نمبر ۲۵۴

"یا محمد من امن بی ولم یوٴ من بالقدر خیر ہ وشر ہ فلیلتمس ربا غیری"

(الا تحافات السنیۃ ص۲۲)

اے محبوب ﷺ جو مجھ پر ایمان لائے اور تقدیر خیرو شر پر ایمان نہ لائے تو وہ اپنے لیے ،میرے علاوہ دوسرے خدا کو تلاش کرے۔

{٦٩}

: دلیل نمبر ۲۵۵

حضرت مولانا حمداللہ جان دیوبندی لکھتے ہیں۔ یا رسول اللہ اور یا محمد ﷺ بطور استعانت جائز ہے۔

(البصائر ص۱۴۹)

: دلیل نمبر ۲۵٦

مولوی فقیر محمد عباس قادری دیوبندی لکھتے ہیں۔ ہر مصیبت اور آفت سے بچنے اور سلامتی کیلیے " الصلو ۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" بہترین وظیفہ ہے۔ خواہ وہ مصیبت بمباری یا توپوں کی گولیا ں کیوں نہ ہو۔ کیونکہ جو آپ ﷺ پر درود

شریف پڑھتا ہے تو آپ بھی اس پر ضرور پڑھتے ہیں تو جس کیلئے آپ ﷺ سلامتی کی دعاء فرماتے ہیں تو وہ یقیناً سلامت رہے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی دعا رد نہیں فرماتا۔

(دم درحہ ص ٦٨)

: دلیل نمبر ۲۵۷

یا محمد ، یا رسول اللہ ﷺ کا نعرہ لگانا مسجد وں میں یا گھروں میں ادب سے تو یہ جائز اور باعث برکت ہے۔
(میزائل ص ۱ ،اقتدار احمد خان شیخ الحدیث)

: دلیل نمبر ۲۵۸

(مشکوۃ شریف وصحیحین) یا محمد اخبر نی عن الاسلام" "

جبرئیل علیہ اسلام نے عرض کی یا محمد ﷺ مجھے اسلام کے بارے میں خبر دیجئے۔

: دلیل نمبر ۲۵۹

جو شخص " الصّلوۃوالسلام علیک یا رسول اللہ" اس نیت سے پڑھے کہ فرشتے بارگاہِ نبوی میں پیش کریں گے تو
اس طرح اس درود شریف کو ناجائز نہیں کہا جاسکتا۔
(اختلافِ امت وصراط مستقیم ص۴٦ ،مولانا لدھیانوی)

{۷۰}

: دلیل نمبر ۲٦۰

حضرت ملک الموت عزرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کی روح قبض کرنے کیلئے جب تشریف لائے تو عرض کیا کہ " یا محمد ان اللہ ارسلنی الیک"

(بیہقی بحوالہ مشکوۃ ص۵۸۹)

: دلیل نمبر ۲۶۱

اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

پریشانم پریشانم یا رسول اللہ : بکارخویش حیرانم اغثنی یا رسول اللہ

: توئی خود سازوسامانم اغثنی یا رسول اللہ ندارم جز تو ملجائے ندانم جز تو ماوائے

بحوالہ اغثنی یا رسول اللہ ص۲۲ ، محمد منشاء تابش)
(قصوری

: دلیل نمبر ۲۶۲

مولانا موصوف لکھتے ہیں۔

اغثنی یا رسول اللہ : حبیب یا رسول اللہ

بڑائی یا رسول اللہ : خدا کے بعد ہے تیری

سلامی یا رسول اللہ : فرشتے تجھ کو دیتے ہیں

خدائی یا رسول اللہ : ثناء خواں ہوگئی ساری

مدد کی یا رسول اللہ : مصیبت میں ضرورت ہے

(اغثنی یا رسول اللہ ص۱۳۰)

: دلیل نمبر ۲۶۳

امام واقدی (م ۲۰۷ھ) لکھتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب مسلمانوں کا روم کے عیسائیوں سے مقابلہ ہوا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس جہاد میں پیش پیش تھے ان کا نعرہ

{۷۱}

(فتوح الشام ص۱۴۱)   یا محمد اه تھا۔

کا ن خالد امامنا فی حملتہ ونحن من ورائہ وکان شعار نا یا محمداه یا منصور امتک امتک"""

(فتوح الشام ص۱۴۱)

: دلیل نمبر ۲۶۴

وسعت رزق کیلئے امام شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمت ا للہ علیہ نے وظیفہ بتا یا کہ جو کہے " یا رسول اللہ یا نبی اللہ اغثنی وامددنی فی قضاء حاجتی یا قاضی الحاجات " تو اللہ تعالی اسکی مشکلات آسان فرمادیگا۔

(شمع شبستان رضا حصہ دوم)

: دلیل نمبر ۲۶۵

مولانا نورالدین دیوبندی لکھتے ہیں کہ انبیاء واولیاء کو پکارنا جائز اور اس پر تفصیلی بحث کی ہے۔

(نورالوسیلہ ص۳۲)

: دلیل نمبر ۲۶۶

حضرت مفتی اقتدار احمد خان نے لکھا ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک جسطرح یا اللہ لکھنا ، پڑھنا جائز ہے اسی طرح یا محمد ﷺ بھی جائز ہے۔

: دلیل نمبر ۲۶۷

حضرت عبید ا للہ بن الجر اح رضی اللہ عنہ نے قنسر کو فتح کرنے کیلئے حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ کو بھیجا۔ راستے میں دشمن کے ۵۰۰۰ کے لشکر سے آمنا سامنا ہوا جنگ کے دوران ہی دشمنوں کا ۵۰۰۰ کا لشکر مزید امداد کیلئے پہنچ گیا۔ مسلمان مصیبت میں پھنس گئے۔ انتہا ئی بے قراری کی حالت میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا

یا محمدا ہ یا محمداہ یا نصراللہ انزل یا معشر المسلمین اثبتو ا انما ھی الساعۃ وانتم "

(فتوح الشام ص۲۹۸) الاعلون"

یامحمد یارسول اللہ ﷺ اے اللہ کی مدد نازل ہو۔ اے مسلمانوں ثابت قدم رہو تھوڑی دیر مصیبت ہے

{۷۲}

پھر غلبہ ہمارا ہے۔

: دلیل نمبر ۲٦۸

مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ " نعرہ رسالت یا رسول اللہ " کہنا جائز ہے۔ قرآن وحدیث سے جائز ہے۔ " قل ایّھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً " اے محبوب فرمایئے کہ لوگوں میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اس آیت کریمہ پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے تمام انسانوں کو " یا " سے خطاب کیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس کے مخاطب کون ہیں ؟ آیا مکہ کے لوگ تھے جوآپ کے سامنے تھے۔ اگر جواب ہا ں میں ہے تو پھر یہ کہنا ہوگا کہ آپ کو صرف اُن ہی لوگوں کیلئے رسول بنا یا گیا۔ اور یہ حکم " آ منو اباللہ ورسولہ۔۔۔ الخ"۔ یہ بھی صرف انہیں لوگوں کیلئے ماننا پڑے گا۔ مگر بات یہ نہیں ہے بلکہ یہ خطاب تمام بنی نوع انسان سے ہے جو قیامت تک آنے والے ہیں ۔ کیونکہ خطاب عام ہے اور لفظ (جمیعاً) اس پر قرینہ ہے۔ جیسا کہ اس پر مفسرین کرام کا اتفاق ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے تمام بنی نوع انسان کو " یا " سے خطاب کیا۔ (راہِ حق ص۲۸)

: دلیل نمبر ۲٦۹

مولانا محمد یوسف لدھیانوی لکھتے ہیں "اگر کوئی شخص عشق ومحبت کی وجہ سے ' یا رسول اللہ ' کہے تو جائز ہے۔
(اختلاف امت اور صراط مستقیم ص۴۵
(

: دلیل نمبر ۲۷۰

غیر مقلدین کے پیشوا مولوی وحید الزماں لکھتے ہیں۔ "ماتقولہ العامہ یا رسول اللہ آو یا علی اویا غوث الندا ء لا
نحکم بشرکھم کیف وقد نادی رسول اللہ ﷺ قتلیٰ بدر یا فلاں ابن فلاں وفلان بن فلاں "
(ھدیۃ المھدی ص۲۴)

عام لوگ جو یا رسول اللہ ، یا علی ، یا غوث کے نعرے لگاتے ہیں ہم صرف ان کے اس کہنے کی وجہ سے
انھیں مشرک نہیں کہتے اور کیسے مشرک کہیں گے کہ خود آپ ﷺ نے مقتولین بدر (کفّار) کو یا فلان بن فلان سے خطاب فرمایا تھا۔ اور عثمان بن حنیف رحمتہ اللہ علیہ کی حدیث میں " یا محمد " کا لفظ بھی آیا ہے اور اس حدیث کو بیہقی اور جزری نے صحیح کہا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ دوسری روایت میں " یا رسول اللہ" بھی آیا ہے
(ھدیۃ المھدی ص۲۴) اور یہ الفاظ یا عباداللہ اعینونی بھی حدیث میں آیا ہے۔

: دلیل نمبر ۲۷۱

مولانا نور محمد بشیر لکھتے ہیں " یا رسول اللہیا علی یا غوث" کے نعروں کو شرک نہیں کہا جاسکتا جوانھیں
(خطبات ص۱۹۶) مشرک کہے وہ سخت غلطی پر ہے۔

: دلیل نمبر ۲۷۲

مولاناحافظ نذیر احمد حافظ انوری لکھتے ہیں۔ "اغثنی سیّدی انظر بحالی یا رسول اللہ تقبلنی ولا تردد سوالی یا رسول اللہ "
(بحوالہ ٔاغثنی یا رسول اللہ ص۸۴)

:دلیل نمبر ۲۷۳

حضرت مولانا فقیہ اعظم ابوالخیر محمد نو ر اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

حبیبی حبی محبوبی یا رسول اللہ : محبی حبی مطلوبی اغثنی یا رسول اللہ

عبیدک فی الرزا یا والمراضا مستغیث یا رسول اللہ: طبی طبّی مصحوبی اغثنی یا رسول اللہ

(بحوالہ اغثنی یارسول اللہ ص۱۷)

:دلیل نمبر ۲۷۴

حضرت مجاھد اعظم قاسم بریلوی لکھتے ہیں۔

پریشان ہیں ہم مسلمانانِ عالم یا رسول اللہ : مدد کیجیے شہنشاہ معظم یا رسول اللہ

گرفتا رِ بلا ہیں آج کل ہم یارسول اللہ : خداکے واسطے سن لیجئے صدقہ نواسوں کا

اغثنی)
(یارسول اللہ ص۸۲

{۷۴}

: دلیل نمبر ۲۷۵

حضرت امام ابو محمد صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت ابنِ عبّاس روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ : میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا

السّلام علیک یا آخر : السّلام علیک یا اول

السّلام علیک یا باطن : السّلام علیک یا ظاہر

سعادة الدارین ص۲۳۵ ، بحوالہ ٔنداء یامحمد ص۸۴)
(

: دلیل نمبر ۲۷۶

اذان سے پہلے اور بعد میںبلند آواز میں درود شریف " الصلو ۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ" جائز اور مستحب ہے۔

اوضح البیان فی تائید احسن البیا ن ص۱۲۵ ، مفتی سرحد ظاہر شاہ میاں مدین)
(سوات

: دلیل نمبر ۲۷۷

مفتی غلام رسول دارالعلوم جماعتیہ لکھتے ہیں۔ اذان سے پہلے اور بعد میں بلند آواز میں " الصلٰوۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ" دونوں طرح سے جائز ہے۔

(فتاوٰی جماعتیہ ص۱۲۵)

: دلیل نمبر ۲۷۸

فقیہہ جلیل مولانا مفتی محمد رفیق صاحب لکھتے ہیں اذان سے پہلے اور اذان کے بعد بلند آواز سے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" کے جواز میں کوئی شک نہیں۔ اس کے پڑھنے میں ثواب اور نہ " پڑھنے میں عذاب نہیں لیکن اسکو بدعت سئیہ اور ناجائز کہنا جاہلوں کا کام ہے۔

(انوالعرفان ص۳۰)

{۷۵}

: دلیل نمبر ۲۷۹

حضرت شیخ الحدیث مولانا فضل سبحان قادر ی صاحب لکھتے ہیں کہ اذان سے پہلے اور اذان کے بعد میں " الصلوٰ ۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" پڑھنا آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل ہے اور صحابہٌ کرام رضوان اللہ عنہ علیہم اجمعین اور علما ء اہلسنت سے ثابت ہے۔

(احسن البیان ص۵۸ ، بحوالہ اوضح البیان ص۱۴۰)

: دلیل نمبر ۲۸۰

مفتی غلام سرور ایم اے اسلامک لاء لکھتے ہیں۔ اذان سے پہلے یا بعد میں درود شریف پڑھنا مسنون اور مشروع ہے۔

(مسئلہ صلوۃ والسلام ص۴)

: دلیل نمبر ۲۸۱

اورادِ فتحیہ میں یہ درود شریف بھی ہے۔

آلصلوٰ ۃ والسلام علیک یا رسول اللہ: الصلوٰ ۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

الصلوٰ ۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعٰلمین : الصلوٰۃ والسلام علیک یا شفیع المذنبین

الصلوٰ ۃ والسلام علیک یاسیّد المرسلین : ا لصلوٰ ۃ والسلام علیک یاامام المتقین

(بحوالہ راہِ حق ص۸)

:دلیل نمبر ۲۸۲

مولانا سیف الدین قندھاری دیوبندی لکھتے ہیں۔ وہابی پنج پیری کافر ہیں کیونکہ یہ لوگ یا رسول اللہ ، یا محمد کو شرک وکفر کہتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ نے بنفسِ نفیس اپنے لخت جگر کی وفات کے بعد یوں فرمایا " انا بفراقک یا ابراہیم لمحزونون " آپ ﷺ کے عمل سے مردوں کو نداء کرنا (پکارنا) ثابت ہوا تو اس کو شرک کی نسبت کرنا آپ ﷺ کی طرف نسبت شرک کرنا ہے۔ (نعوذ باللہ)

(کشف الاسرار ص۸۶)

{۷۶}

: دلیل نمبر ۲۸۳

حضرت استاذ العلماء مولانا ابو الضیاد محمد باقر ضیاء النوری فرماتے ہیں

تجلی نور حبک فی فؤادی یا رسول اللہ : وحبک اصل ایمان العباد یا رسول اللہ

ومابی من الی الابفضلک یا رسول اللہ : مجدلی خذیدی یوم التناد یا رسول اللہ

(بحوالہ اغثنی یا رسول اللہ ص ۱۸)

: دلیل نمبر ۲۸۴

حضرت استاذ العلماء عالم بے بدل سلطان المناظر ین سیّد احمد شاہر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ یا رسول اللہ سے انکار کرنا اصل میں معجزہ اور کرامت سے انکار کرنا ہے کیونکہ غائب کو نداء کرنا (پکارنا) ثابت ہے۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام کے قول سے ثابت ہے جب آپ جبلِ ابی قیس پر چڑھے تو آواز دی " یا معشر المسلمین انّ ربکم بنی لکم بیتا وامرکم ان تحجو ہ فا جا "بہ الناس من اصلاب الآ باء وارحام الامھات فمن اجابہ مرۃ حج مرۃ ومن اجابہ عشرا حج عشرا

(روح البیان ص۲۲۶ ج۱) (اظہار الکمال)

: دلیل نمبر ۲۸۵

مولانا موصوف دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن ساریہ رضی اللہ عنہ کو
(مشکوۃ ص۵۴۶) آواز دی جو غائب تھے مثلاً" یا ساریۃ الجبل "

: دلیل نمبر ۲۸۶

مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ آپ ﷺ کو یوں ندا‌ءِ فرماتے ہیں "یا نبی اللہ سلام علیک انما الفوزوالفلاح لدیک "
(اظہا ر الکمال ص۶)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور علامہ جامی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی غائب کو آواز دی۔ ان گمراہ ، زندیق گروہ وھابی اور پنج پیری اور دورِ حاضر کے دیوبندیوں کے نزدیک یہ حضرات بھی مشرک

{۷۷}

ہونگے۔(نعوذ با للہ من ذالک) بہر حال مذکورہ تمام دلائل سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا ،نداء کرنا یعنی انبیاء کرام ، شھداء کرام اور اولیا ء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پکارنا قرآن ، حدیث ، مذاھبِ اربعہ اور اجماع سے ثابت ہے اور ان کی مخالفت کفر ہے۔ ان دلائل کے باوجود بھی اگر کوئی اس جائز فعل کو حرام وناجائز کہتا ہے تو ان کے متعلق فقہا ء کرام فرماتے ہیں " من حرم الحلال فقد وقع فی الضلال واستوجب العقوبۃوا لنکال "(فتاوی خیر یہ ص۱۸۳ ج ۲) یعنی جو حلال کو حرام کہے تو وہ گمراہ ہے اور عذاب کا مستحق ہے۔

اللہ تعالی اپنے حبیب پاک کے طفیل ہر مسلمان کو ان بے دینوں ، خارجیوں ، وھابی خبیثوں کے قول وفعل سے محفوظ رکھے اور مسلکِ اہلِ سنت وجماعت پر قائم ودائم رکھے اور اسی پر خاتمہ فرمائے۔(آمین ثم آمین)

از خادم الاولیا ء والعلماء

فقیر احمد علی شاہ حنفی سیفی

فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

دلیل نمبر ۲۸۷ :

بعض علماء اس دور میں کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ کہنا شرک ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ آیا قہستانی

یا مصنف کنز العباد ،دیلمی ، اما م طحطاوی اور مصنف روح البیان اور جامی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کیا یہ مشرک ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ (شرح نورالایضا ح مصنف مولانا محمد عبیداللہ الایوبی القندھاری السلما نخیلی الحنفی) (ص۳۷۰ جلد۱) یہ حضرات مشرک نہیں ہیں۔ بلکہ منع کرنے والے خود مشرک اور اسلام کے دائرہ سے باہر ہیں

دلیل نمبر ۲۸۸ :

قرآن پاک کے ایک حرف پر دس نیکیا ں ملتی ہیں اور قرآن پاک میں "یا فرعون " سات حروف پر مشتمل موجود ملتا ہے ان پر بھی ستر ۷۰ نیکیا ں ملتی ہیں۔ تو کیا یا رسول اللہ کہنے پر کچھ بھی نیکیا ں نہیں ملیں گی ضرور ملیں گی۔

(تنبیہ الاخوان مصنف مولوی عبدالجلیل دیوبندی سواتی نوراللہ مرقدة ص۱۱)

{۷۸}

دلیل نمبر ۲۸۹ :

شیخ عبدالحق محدث دہلوی بیان فرماتے ہیں۔ بعض عارفین نے بیان کیا ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کو تشہد میں سلام اس وجہ سے عرض کیا جاتا ہے۔ کہ حقیقت محمدی نہ صرف یہ کہ تمام موجود ات کے ذرہ ذرہ میں اور تمام حوادث کے ہر فرد میں مومن آپ کے مشاہدہ سے غافل نہ ہو ں۔ تا کہ انوارقلب اور اسرار معرفت حاصل کرلیں۔ اے اللہ کے رسول آپ پر صلوة وسلام ہو۔

(لمعات ص۱۸۱ ج۳، مطبوعہ لاہور، شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

دلیل نمبر ۲۹۰ :

مولوی ابن قیم جوزی اپنی کتاب جلاالافہام میں لکھتے ہیں۔ کہ ابو بکر محمد بن عمر نے کہا کہ میں ابو بکر مجاھد کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک شبلی آگئے تو ابو بکر بن مجاھد ان کے لئے کھڑے ہو گئے ان سے معانقہ کیا اور انکی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے کہا یا سیّدی تمام بغداد کے لوگ شبلی کو دیوانہ کہتے ہیں اور آپ نے اس کی اس قدر تعظیم کی۔ انہوں نے کہا میں نے اس کے ساتھ وہی کیا ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کے ساتھ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے ایک دن خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی۔ شبلی آئے تو رسول اللہ ﷺ اس کے لئے کھڑے ہوگئے اور اس کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ آپ شبلی کی اس قدر عزت افزائی کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ شخص ہر نماز کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے۔ "لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ماعنتم حریص علیکم بالمئو منین رؤف رحیم "(سورۃ توبہ)

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس ایک عظیم رسول تشریف لائے ان پر تمہارا مشقت میں پڑنا سخت گراں ہے۔ وہ تمہاری بھلائی بہت چاہنے والے ہیں اور مومنوں پر نہایت رحیم اور بے حد مہربان ہیں۔ اس آیت کے بعد تین بار مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ اور کہتا ہے صلّی اللہ علیک یا محمد۔ پھر جب میرے پاس شبلی آئے تو میں نے ان سے پوچھا آپ نماز کے بعد کیا پڑھتے ہیں۔ تو انہوں نے اسی طرح بیان کیا۔

(ابن قیم جوزی جلاالافہام ص۲۵۸،، تبلیغی نصاب)

{۷۹}

دلیل نمبر۲۹۱:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے معراج کی ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں۔ اس میں ہے " فقال الجبار یا محمد قال لبیک وسعد یک قال انہ لا یبدل القول لدی کما فرضت علیک فی ام الکتاب فکل حسنۃبعشر امثالھا فھی خمسون فی ام لکتاب وھی خمس علیک "

ترجمہ اللہ تعالی نے فرمایا یا محمد ! آپ نے کہا میں حاضر ہوں اللہ تعالی نے فرمایا میرے قول میں تبدیلی نہیں ہوتی میں نے جسطرح آپ پر ام الکتاب میں (نمازیں) فرض کی ہیں تو ہر نماز دس گنا ہے لہذا ام لکتاب میں پچاس نمازیں ہیں۔ اور آپ پر پانچ نمازیں (فرض) ہیں۔

(صحیح بخاری ص۱۱۲۱ ج۲)

: دلیل نمبر ۲۹۲

امام احمد عبدالرحمٰن بن عائش کی سند کے ساتھ اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔ اس میں ہے " اتانی ربی " عزوجل اللّیلۃ فی احسن صورۃ قال یا محمّد

ترجمہ: آج رات میرے پاس میرا رب عزّوجل بہترین صورت میں آیا اور فرمایا یا محمد

مسند احمد ص۶۶ ج۴، ترمذی)
(ص۴۶۶

: دلیل نمبر ۲۹۳

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے رب کی طرف مسلسل شفاعت کرتا رہوں گا۔ اور میری شفاعت قبول کی جاتی رہے گی حتٰی کہ میں کہوں۔ اے میرے رب جنہوں نے

لا الٰہ الااللہ ، کہا ہے ان کے لیے میری شفاعت قبول فرما۔ اللہ تعالٰی فرمائیگا یا محمد ان کی مغفرت کرانا تمھارا منصب نہیں ہے۔ ان کی براہِ راست مغفرت کرنا صرف میری خصوصیت ہے۔

(مسند ابو یعلٰی الموصلی ص۱۸۸ ج۳، بحوالہٗ شرح صحیح مسلم ص۳۱۷ ج۱)

{۸۰}

: دلیل نمبر ۲۹۴

امام عبدالرزاق روایت کرتے ہیں۔ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی ﷺ نے ایک شاخ رکھی جس سے لوگوں کو خاموش کرتے تھے۔ اللہ تعالٰی نے آپ ﷺ کی طرف وحی کی یا محمد اپنی امت کے سروں کو نہ توڑیں۔ اس کے بعد آپ کے پاس وہ شاخ نہیں دیکھی گئی۔

(مصنف عبد الرزاق ص۱۸۵ ج ۳)

: دلیل نمبر ۲۹۵

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت جبرائیل نے کہا کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے یا محمد جو شخص مجھ پر ایمان لایا ہو اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہ لایا ہو وہ میرے علاوہ کوئی اور رب تلاش کرے

(علامہ سید محمد بن محمد مرتضٰی حسینی زبیدی حنفی اتحاد السّادۃ المتقین ص۶۵۱ ج۹)

: دلیل نمبر ۲۹۶

فقیہ اعظم محمد نوراللہ نعیمی فتا وىٰ نوریہ میں لکھا ہے "یستحب ان یقال عندالسماع الاولی من الشہادۃ صلّی اللہ علیک یا رسول اللہ وعندالثانیۃ منھا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ ثم یقول اللّٰھم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع الابھا مین علی العینین فانہ علیہ السلام یکون قائد الہ الی الجنۃ"

(فتا وىٰ نوریہ ص۳۰۶ ج۱ ، وقار الفتاویٰ ص۳۲ ج ۲)

: دلیل نمبر ۲۹۷

علامہ غلام رسول سعیدی نے لکھا ہے کہ یا محمد کہنا منع نہیں۔ اور اس کے بارے میں انہوں نے بہت دلائل جمع کئے ہیں۔ ان دلائل کے آخر میں لکھتے ہیں کہ میں نے اس مسئلہ میں زیادہ تفصیل اور تحقیق اس لئے کی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کو یا محمد کے ساتھ نداء کرنے کو مسلمان حرام سمجھنے سے باز رہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت صحابہ کرام ،تابعین عظام ،سلف صالحین اورا خیارِ امت کی اتباع کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

(شرح صحیح مسلم ص۲۲ ۳ ج۱)

{۸۱}

: دلیل نمبر ۲۹۸

عن ابن عباس ان رسول اللہ ﷺ۔ قال ان للہ ملائکۃ فی الارض سوی الحفظۃ یکتبون ما یسقط من ورق الشجر " فاذا اصاب احد کم عرجۃ بارض فلاۃ ، فلینا د اعینوا عباد اللہ"۔

ترجمہ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کراماً کاتبین کے سوا اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں۔ جو درخت سے گرنے والے پتوں کو لکھ لیتے ہیں۔ جب تم میں سے کسی شخص کو جنگل کی

سر زمین میں کوئی مشکل پیش آئے۔ تو وہ یہ نداء کرے۔ اے اللہ کے بندوں! میری مدد کرو۔

(کشف الاستاد عن زوائد البزار ص۳۴ ج۴)

: دلیل نمبر ۲۹۹

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ نے مطالب عالیہ میں ذکر کیا ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر عیسٰی میری قبر پر کھڑے ہوکر " یا محمد اہ" کہیں۔ تو میں ان کوضرور جواب دونگا۔

(شرح صحیح مسلم ص۸۴ ج۷)

: دلیل نمبر ۳۰۰

عہد صحابہ اور تابعین میں مسلمانوں کا یہ شعار تھا۔ کہ وہ شدائد اور ابتلاء کے وقت " یا محمد اہ" کہکر رسول اللہ ﷺ کو نداء کرتے تھے۔

الکا مل فی التاریخ للامام محمد بن محمد ابن اثیر جوزی ص۲۴۶ ج۲، البدایہٰ ونہایہ ص ۳۲۴ ج)
۲)

: دلیل نمبر ۳۰۱

حاجی اداد اللہ مہاجر مکیؒ دربار رسالت میں یوں فریاد کرتے ہیں

آے رسول کبریا فریاد ہے

یا محمد مصطفٰی فریاد ہے

{۸۲}

سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل

اے میرے مشکل کشا فریاد ہے

(نالہ امدادِ غریب ص۲۲ ، مطبع راشد کمپنی دیوبند)

: دلیل نمبر ۳۰۲

مہاجر مکی حاجی امداد اللہ رسول اکرم ﷺ کی زیارت کا طریقہ لکھتے ہیں۔"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور " الصلو ۃ والسلام علیک

یا رسول اللہ کی داہنے اور الصلو ۃ والسلام علیک یا نبی اللہ کی بائیں اور الصلو ۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ کی ضرب دل (ضیاء القلوب ص۵۵ ، مطبع راشد کمپنی دیوبند) پر لگائے۔

: دلیل نمبر ۳۰۳

مولوی عبدالشکور دیوبندی لکھنوی اپنی تصنیف " علم الفقہ " کے (ص۱۵۹) پر لکھتے ہیں اذان سننے والے کے لئے مستحب ہے کہ پہلی مرتبہ اشھد ان محمد رسول اللہ سنے تو یہ بھی کہے۔صلّی اللہ علیک یا رسول اللہ اور جب دوسری مرتبہ سنے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کو آنکھوں پر رکھ کر کہے" قرۃ عینی بک یا رسول اللہ اللّٰھم متعنی با السّمع والبصر "

جامع الرموز ، کنزالعباد ،علم فقہ ص۱۵۹ ، مطبع دارالشاعت کراچی ،مصدقہ مفتی محمد شفیع عثمانی)
(دیوبندی

دلیل نمبر۳۰۴ :

حضرت شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ نے قوت القلوب میں فرمایا۔ کہ ابن عینیہ سے مروی ہے کہ حبیب
خدا ﷺ ایک دن مسجد میں تشریف لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی اور جب اشھد ان محمدً رسول اللہ
کہا۔ تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے انگوٹھے آنکھوں پر لگاکر پڑھا "قُرّۃ عینی بک یا رسول اللہ" اور جب حضرت
بلال رضی اللہ نے اذان ختم کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر جو کوئی یہ پڑھے جو تو نے پڑھا ہے
ازروئے شوق دیدار اور ایسے کرے جیسا تو نے کیا ہے تو اللہ تعالیٰ جلّ جلا لہ

{۸۴}

اس کے نئے پرانے پوشیدہ اور ظاہر گناہ خطا وعمر سب معاف فرمادیگا۔

حاشیہ تفسیر جلالین ص ۳۵۷ ، بحوالہ البرھان ص۴۸۲ مصنفہ فقیہہ عصر حضرت علامہ الحاج مفتی محمدآمین صاحب فیصل)
(آباد

دلیل نمبر ۳۰۵ :

علماء دیوبندکے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں ہم سے عہد لیا گیا کہ وعظ سے پہلے
جب تک پوری توجہ اور حضور قلب کے ساتھ نہ کہہ لیں۔ یا رسول اللہ میں اجازت چاہتا ہوں۔ کہ آپکی نیابت میں کچھ بیان
کروں۔ اس وقت تک وعظ نہ کہیں اور یہ اس لئے کہ جناب رسول ﷺ اور احباب یعنی علماء واولیاء باطنی طریقہ سے
ہماری امداد کریں۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے بیان میں الجھنیں یا لغزش یا رکاوٹ نہ ہوگی۔

دعوۃ الحق مصنف مولانا سیّد گل بادشاہ فاضل دیوبند ص۲۹ ، بحوالہ یا رسول اللہ)
ﷺ

(کے متعلق فتویٰ از حضرت علامہ الحاج مفتی محمد آمین صاحب فیصل آ باد

: دلیل نمبر ۳۰۶

مولوی سر فراز خان دیوبندی " نداء یا رسول اللہ ﷺ " کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اگر یہ الفاظ یا رسول اللہ ﷺ محبت اور عقیدت کے طور پر پیش کرتا ہے یہ بھی فی الجملہ درود شریف کے الفاظ ہیں اور فرشتے ان کو آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کردینگے۔ تو درست اور صحیح ہے۔

(سماع الموتیٰ ص ۱۰۷)

: دلیل نمبر ۳۰۷

ہمارے ہم عصر دیوبندی مسلک کے جید عالم دین۔ مفتی محمد فرید صاحب مجددی سابقہ شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک فرماتے ہیں۔ انتہائی عشق ومحبت سے اگر آپ ﷺ کو حاضر اور مخاطب کی طرح سمجھ کر

یا رسول اللہ ﷺ سے پکارے تو یہ نہ شرک ہے نہ ایہام شرک ہے۔ بلکہ معمول ومعروف ہے۔

(مقالات ص۲۰ ،پشتو)

{۸۴}

: دلیل نمبر ۳۰۸

- مولوی حسن احمد مدنی دیوبندی وھابیہ خبیثیہ کا رد اس انداز سے فرماتے ہیں۔ کہ وہابیہ عرب کی زبان سے بار ہا سنا گیا ہے۔ کہ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ کو سخت منع کرتے ہیں اوراس ندا اور خطاب کی وجہ سے اہل حر مین سے سخت نفرت کرتے ہیں۔ اور ان کامذاق اڑاتے ہیں۔ اور یہ کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگر چہ بصیغۂ خطاب ونداء کیوں نہ ہوں۔ مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور یہ

اپنے متعلقین کو اسکا امر کرتے ہیں معلوم ہوا کہ درود شریف بصیغہ خطاب کو منکر بدعت کہنے والے اور استہزاء کرنے والے
(الشہاب وہابیہ خبیثیہ ہیں۔
الثاقب ص۶۵)

: دلیل نمبر ۳۰۹

ابو حنیفہ عن نافع عن ابن عمر قال من السنۃ ان تاتی قبر النبی ﷺ من قبل القبلۃ یجعل ظہر ک الی القبلۃ "
واستقبل القبر بوجھک ثم تقول السلام علیک ایھاالنبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ"۔

ترجمہ: حضرت ابو حنیفہ نافع اور وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ حضور ﷺ کی قبر انور
پر قبلہ کی طرف سے آئے پیٹھ قبلہ کی طرف کرلے اور رخ قبر انور کی طرف پھر کہے سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی
(مسند امام اعظم ص ۱۰۳) رحمت اور اسکی برکت نازل ہو۔

: لیل نمبر ۳۱۰

امام مجتہد فقیہہ اجل عبدالرحمٰن ہذلی کوفی مسعود ی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے
پوتے اور اجلہ تبع تابعین واکابر ائمہ مجتہدین سے ہیں۔ سر پر بلند ٹوپی رکھتے ہیں جس میں لکھا تھا " محمّد یامنصور "
(انوالانتباہ ص۱۱ ، مشارق الانوار ص۵۹)

{۸۵}

: دلیل نمبر ۳۱۱

شیخ الاسلام شہاب رملی انصاری کے فتاوٰی میں ہے کہ ان سے پوچھا گیاکہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت انبیاء
ومرسلین واولیاء وصالحین سے فریاد کرتے اور یارسول اللہ ،یا علی ،یا شیخ عبدالقادر جیلانی اور ان کے مثل کلمات کہتے ہیں۔ یہ

جائز ہے یا نہیں اور اولیاء بعد انتقال کے بھی مدد فرماتے ہیں ، یا نہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ بیشک انبیاء ومرسلین واولیاء وعلماء سے مدد مانگنی جائز ہے اور وہ بعد انتقال بھی امداد فرماتے ہیں۔

(رحمتہ اللہ علیہ افغانی قندھاری ص۱۲ نداء یا رسول اللہ شیخ القرآن والحدیث مفتی شاہ احمد رضا خان)

دلیل نمبر ۳۱۲ :

حضرت ابو عبیداللہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ عنہ کو قنسرین کی تسخیر کے لیے روانہ کیا راستہ میں دشمنوں کے پانچ ہزار لشکر سے مڈبھیڑ ہوگئی ابھی مسلمان اس پر غلبہ بھی نہ پاسکے تھے کہ دشمن کی تازہ دم پانچ ہزار فوج کا دستہ ان کی مدد کے لئے پہنچ گیا۔ اور مسلمان بڑی مصیبت میں پھنس گئے۔ اس وقت نہایت بیقراری میں حضرت کعب ابن ضمرہ رضی اللہ عنہ نے پکارا ، "یا محمداہ ، یا محمداہ یا نصراللہ انزل یا معشرالمسلمین اثبتوا انما ھی الشاعۃ وانتم الاعلون"۔

ترجمہ : یا رسول اللہ ﷺ یا رسول اللہ ﷺ اے اللہ کی مدد اتر آ اے مسلمانوں کے گروہ ثابت قدم رہو ۔ یہ سختی کوئی دم بھر کی ہے پھر تم ہی غالب ہوگے۔

(فتوح الشام ص۲۹۸)

دلیل نمبر ۳۱۳ :

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی دیوبندیوں کے پیر ، مرشد اپنی تصنیف گلزارِ معرفت سے نعتیہ کلام پیش کرتے ہیں۔

کرکے نثار آپ پہ گھر بار یا رسول اللہ

اب آپڑا ہوں آپ کے دربار یا رسول اللہ

{۸۶}

عالم نہ متقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا

ہوں امتی تمہارا گنہگار یا رسول اللہ

کرو روئے منور سے مری آنکھوں کو نورانی

مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ

اٹھا کر زلف اقدس کو ذرا چہرہ مبارک سے

مجھے دیوانہ اور مجنوں بناؤ یا رسول اللہ

یہ غزل چھتیس ابیات پر مشتمل ہے۔ جو کہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے لکھی ہے۔

گلزار معرفت تصنیف حاجی امداد اللہ)
(مہاجر مکی

اللہ تعالٰی اپنے حبیب پاک کے طفیل ہر مسلمان کو ان بے دینوں ، خارجیوں ، وھابی خبیثوں کے قول وفعل سے محفوظ رکھے اور مسلک اہلِ سنت وجماعت پر قائم ودائم رکھے اور اسی پر خاتمہ فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

از خادم الاولیاء والعلماء

فقیر احمد علی شاہ حنفی سیفی

فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

صوبۂ سرحد پاکستان

{۸۷}

خصوصیات کتاب

انوارالانتباہ فی اثبات نداء یا رسول اللہ میں قبلہ حضرت علاّمہ مفتی سیّداحمد علی شاہ صاحب دامت برکاتھم عالیہ نے ۳۱۳ دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یا رسول اللہ کہنا بالکل جائز اور صرف جائز ہی نہیں ثواب بھی ہے اور بہت سی پریشانیوں کا حل بھی ہے۔ یا رسول ا للہ پر اعتراض کرنے والوں کے مختلف گروہ ہیں۔

۱۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ درود ابرہیمی کہ علاوہ کوئی درود ثابت ہی نہیں۔ قبلہ شاہ صاحب نے اسپر بھی دلائل دئے ہیں کہ " الصّلوۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ "کہنا ثابت ہے۔

۲۔ بعض لوگ یا کے ساتھ ندا کرنے کو شرک کہتے ہیں۔ قبلہ شاہ صاحب نے اس پر بھی دلائل دئے ہیں کہ یا کے ساتھ ندا کرنا بالکل بغیر کسی شک کے جائز ہے۔

۳۔ اور بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ تم لوگ نعرۂ رسالت لگاتے ہوتو یا رسول اللہ کہنے کے بعد کوئی حاجت وغیرہ طلب نہیں کرتے اسکا بھی جواب دیا گیا ہے۔

۴۔اور اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں قبلہ شاہ صاحب نے یارسول اللہ کے منکرین کے بزرگوں اور بڑوں کے بہت سے اقوال نقل کئے ہیں جن میں انہو ں نے یا رسول اللہ کہنے کو جائز ہی نہیں بلکہ باعثِ ثواب قرار دیا ہے۔

اب اگر کوئی شخص ہمیں یارسول اللہ کہنے پر مشرک یا بدعتی کہتا ہے تو اسکا یہ فتویٰ اشرف علی تھانوی صاحب ،نواب صدیق حسن خان ، مولوی سید نور الحسن نجاری دیوبندی، مولوی حمد اللہ صاحب اور دیوبندیوں کے پیر ومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی وغیرہ پر لگے گا۔

پہلے دیوبندیوں کے اکابر مشرک ہونگے اور پھر ہم ہونگے اور جسکے اکابر مشرک ہوں انکا اپنا حال بھی پھر کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے فھدا ھم اللہ الی ا لانصاف۔

یا تو انکو یہ ماننا پڑے گا کہ انکے اکابر بھی مشرک ہیں یا پھر ہمیں مشرک کہنا چھوڑنا پڑے گا۔

قارئین سے گزارش ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ کریں اور اپنے بچوں ،بچیوں اور گھر والوں کو اسکا مطالعہ کرائیں تاکہ

{۸۸}

عقائد کی حفاظت ہو سکے اور قبلہ شاہ صاحب کی صحت اور عمر میں برکت کے لئے دعا کریں۔

یہ کتاب اصل میں شاہ صاحب نے پشتو میں تصنیف فرمائی تھی جس سے پشتو خواں حضرات نے بہت فائدہ اٹھایا اس لئے

اردو خواں حضرات کے فائدے اور ضرورت کے تحت اس کتابِ لاجواب کا ترجمہ جناب مولا نا سید منور شاہ صاحب نقشبندی سیفی نے فرمایا۔جزاہُ اللہ احسن الجزاء

اور شاہ صاحب ان لوگوں میں سے ہیں جو ہر وقت مسلک اھلسنت (شریعت اور طریقت)کی اشاعت میں مصروف ہیں اللہ تعا لیٰ شاہ صاحب کی ان کوششوں کو شرفِ قبولیت عطا فرماکر انھیں اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کا سایہَ تا دیر ہم پر قائم و دائم فرمائے (آمین)اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہم سب کا حامی اور ناصر ہو۔

غلام حسین سیفی نقشبندی

متعلم جامعہ اسلامیہ معارف القرآن کشمیر کالونی کراچی۔

For More Books Click On Ghulam Safdar Muhammadi Saifi